137.ج.ن
1783

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

ترجمانِ وہّابیہ

تصنیف نواب والاجاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

مع معاہدۂ اہلحدیث وحنفیہ مسمّٰی بہ

معاہدۂ اتّفاقیہ

بفرمایش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید

Marfat.com

1783

59727

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے — عصائی پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے
ہوائے نعت آنحضرت دل بیتاب الفت مین — چراغ معرفت ہی چشم جان ہے جان ایمان ہے
رسول ہاشمی کے گیسوئی مشکین پہ قربان ہون — کہ صبح فیض اس شام ہدایت سی نمایان ہے
مسلمان کی نظر مین دفتر سنت کا ہر نقطہ — دل دانش ہے نجم سعد ہے مہر سلیمان ہے
محبت آل و اصحاب نبی کی کیون نہو دلمین — ہر ایک مہر ہدی ہے ماہ دین ہے نور عرفان ہے
نجات ابرار کی روز قیامت عدل سے ہوگی — گنہگاری ہماری واسطے بخشش کا سامان ہے
گدائی کوچۂ رحمت فدائے شاہد سنت — ترا بندہ امیر الملک صدیق حسنخان ہے

سنو صاحب مجھ کو کچھ ضرورت اس امر کی نہی کہ مین یہ رسالہ لکھون اسلیے کہ جو بحث مذہبی مسلمانان ہند مین ایک مدت دراز سے بابت راہ و رسم مذہب وہابی سنی جاتی ہے اسکی دہوم دہام خاص ملک میان دوآب ہی مین رہی کبھی غلغلہ اسکا جنوب و شمال ہند مین پایا نہین گیا خصوصاً ریاستہای ہندوستانی مین کہ اہل ریاست ہمیشہ ایسے حالات و واقعات سے ابتک غافل و ناآگاہ ہین لکن چند روز سی کہ ایک ملک کے آدمی اچھے برے دور دور سے دوسرے ملک مین آنے لگے اور اپنی اپنی گانے لگے تو وہ کاریگری انکی کچھ کچھ اس جگہ بھی ظاہر ہونے لگی اور نئی نئی بول چال سے تازہ تازہ لقب مذہبی بنا کر جس سیدھے سادے

Marfat.com

مسلمان کو جاہلوں ڈرا دھمکا کر اپنے مطلب کے واسطے بدنام کرنے لگے ملک بھوپال کی رعیت اکثر ہندو
ہے تھوڑے مسلمان جو شہر میں رہتے ہیں دیسی ہوں یا پردیسی اُن میں اَن پڑھے بہت زیادہ پڑھے بہت
کم ہیں جو پڑھے ہیں وہ فارسی کی شُد بُد نوکری چاکری کے لیے جانتے ہیں مذہبی بحث سے غافل اور جاہل ہیں
چنانچہ اب تک یہی حال ہے کہ کبھی مباحثہ مذہبی تقریرًا تحریرًا اس جگہہ نہیں ہوا اور نہ کبھی کوئی کتاب یا رسالہ
کسی شخص نے کسی مذہب کے رد میں لکھا کہ کوئی مذہب کیوں نہ ہو فرمان روایان بھوپال کو ہمیشہ آزادگی مذہب
میں کوشش رہی جو خاص منشار گورنمنٹ انڈیا کا ہے عیسے بدین خود موسی بدین خود لکن چند سال سے بعض نو
دولتان بداندیش متوسل ریاست نے جنکو خاص میرے سبب سے کسقدر اوج موج حاصل ہوا ہے اور محسن
کشی انکا پیشہ آبائی ہے بقول اے سے شور بختان بآرزو خواہند ۔ مقبلان را زوال دولت وجاہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمہ آفتاب را چہ گناہ ۔ مخبری وہابیت نسبت ریاست بڑے زور شور سے کرکے
حکام بالا دست کا ناخوش کرنا مجھ سے اپنی مطلب براری کو چاہا چنانچہ ہنوز اسی خیال باطل میں دیوانے ہو رہے
ہیں اور جا بجا عرضی فرضی بذریعہ ڈاکخانہ بھیجتے رہتے ہیں اور طرح طرح کے مضامین نئے نئے قالب میں ترشے
جاتے ہیں یہ ساری تگ و دو اسلیے ہے کہ مجھ کو کوئی نقصان کسیطرف سے جسطرح ہو سکے پہونچے لکن جو سچا ہے
اسکو خدا ہر بلا سے بچاتا ہے اور جھوٹا اپنی سزا و جزا کو یہاں یا وہاں پہونچتا ہے پس جب میں نے دیکھا کہ
یہ طوفان بے تمیزی طغیان پر ہے اور بلاد ہندوستان کا احوال بھی جو سُنا جاتا تھا تحقیق کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ سب بیچ کے فقرے ہیں دولت عالیہ برٹش نے اس معاملہ میں قدیمًا و حدیثًا ہر جگہہ انصاف پہ نظر
رکھی ہے کسی جگہہ بمجرد تہمت و افترا پر کارروائی خلاف واقع نہیں فرمائی بلکہ اشتہار آزادی مذہب
جاری کیے اور سوای باغیان دولت انگلشیہ کے فقط مذہب زید و عمر پر کبھی مواخذہ نہیں کیا اور لائق
حال ہر سلطنت کے یہی ہے کہ جس کسی سے جس جگہہ کوئی فتنہ اوٹھے اور اسکے نزدیک اسباب بغاوت پاے جاویں
اور اسکی کوشش فساد میں ملاحظہ ہو خواہ وہ وہابی عرفی ہو یا نہ ہو اس سے ضرور باز پرس کیجاوے اور
جسکو دشمن اسکے نجدی مشرب یا وہابی مذہب یا لامذہب یا اور کچھ ٹہیرا دیں اور وہ اس سے غافل اور
بعید ہو اور اس سے بجز خیر خواہی کوئی امر بد اندیشی و مخالفت کا کبھی پایا نہ گیا ہو وہ بیشک ہوا خواہ دوستی
دوست ہے کیونکہ سب اہل تجربہ دیکھتے ہیں کہ جب کوئی دشمن کسی شخص یا قوم کا ہوتا ہے اور کوئی قابو اسکا
اپنے مخالف پر نہیں چلتا تو وہ اسکو پردہ تہمت وہابیت وغیرہ میں دشمن گورنمنٹ ظاہر کرکے نقصان
پہونچانا چاہتا ہے پھر کبھی اس حیلہ سے بوجہ ناواقفیت بعض حکام داؤ اسکا اس غریب غافل مزاج
پر چل جاتا ہے ورنہ غالبًا نزدیک حکام معاملہ فہم کے وہ بھید و کید دشمن کا کھل جاتا ہے چنانچہ دقت

Marfat.com

تحقیقات ایسے مقدمات کی سرکار عالیہ برٹش کو یہ بات بخوبی ثابت ہوگئی ہے کہ اکثر مدعی کاذب اور مدعاعلیہ صادق ہین ایک معاملہ اسی قسم کا حال ہین سُناگیا تہا کہ جسکی تصدیق پہر اخبار پانیر سے بخوبی ہوگئی پرچہ ہشتم جنوری سنہ ۱۸۸۳ روز دوشنبہ مین یہ عبارت لکہی ہے ؛ تجویز ذیل کہ جسکو گورنمنٹ ہند نے دفتر خاص مین جاری کیا ہے وہ بغرض اشتہار عام لکہی جاتی ہے کیفیات مقدمہ پہ غور فرماکر اور نیز استفسار روداد مقدمہ از گورنمنٹ بنگال و پنجاب گورنر جنرل باجلاس کونسل مہربانی فرماکر فیصلہ کرتے ہین کہ کل وہ وہابیان قیدی جنکی نسبت حکم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور قرار پایا تہا اور جرم انکا مدد جنگ بمقابلہ گورنمنٹ سمجہا گیا تہا اور جنکی میعاد ابتک باقی ہے اب وہ قید سے رہا کیے جاتے ہین اور ان سب کو بوطن اجازت دیجاتی ہے الخ فقط پہر دوسرے پرچہ پانیر مطبوعہ یازدہم جنوری سنہ ۱۸۸۳ع مین یہ لکہا ہے کہ تجویز جدید جو رہائی قیدیان وہابی کی ہے اسپر اخبار ہند و پیریٹ نے یہ رائے اپنی بیان کی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے عمدہ مہربانی کے کام سے شروع سال کو ابتدا کیا ہے چنانچہ اس سے نہ صرف مسلمانان ہند نے خوشی کے ساتہ تجویز گورنمنٹ کو قبول کیا ہے بلکہ عامۂ کل سکنۂ ہند نے گورنمنٹ کے اس کام پر خوشی ظاہر کی ہے اس کارروائی گورنمنٹ سے ظاہر ہے کہ ہند کی حکومت نہ فقط اچہی حکمرانی کو ظاہر کرتی ہے بلکہ موقع وقت کے ساتہ کام کرتی ہے اور اس سے پیشتر جسکو تہوڑا زمانہ ہوا ہے جبکہ جنگ مصر پیش تہی اسوقت ذریعہ تار برقی لندن معلوم ہوا تہا کہ جناب لارڈ نارتہ برک صاحب بہادر گورنر جنرل سابق ہند نے نسبت جملہ مسلمانان ہند کی خیرخواہ ہونا سلطنت برٹش کا ظاہر فرمایا چنانچہ پانیر مطبوعہ شانزدہم اکتوبر سنہ ۱۸۸۲ع مین بابت اسپیچ یعنے تقریر انتظام ملکی جناب موصوف کے جو لنڈن سے ذریعہ تار برقی ۱۳ اکتوبر پہونچی تہی یہ عبارت درج کی ہے کل کے روز لارڈ نارتہ برک نے بمقام لیورپول بڑی خوشی سے تقریر ذیل کو بیان کرکے ظاہر کیا کہ ہندوستان کی عامۂ مسلمانون نے جو دلی خیرخواہی نسبت انگریزی کارروائی کے بمقدمہ جنگ مصر ظاہر کی ہے یہ بڑی دلیل ہے کہ کل مسلمان ہند دلی خیرخواہ گورنمنٹ انگریزی کے ہین اب اس سے زیادہ کس کی گواہی ہوگی اسبات پر کہ ہند کے مسلمانون مین کوئی دشمن سرکار انگریزی کا نہین ہے خواہ انکو کوئی دشمن انکا بلفظ وہابی مشہور کرے یا نکرے اور سچ پوچہو تو ہے بہی یون ہی اسلیے کہ معرکہ بحال مصر مین جسطرح ریاست بہوپال نے آمادگی اپنی واسطے اعانت مالی وجانی سرکار انگریزی کی ظاہر کی اور اسکے جواب مین جناب لارڈ رپن صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے بتحریر خریطہ خط شکریہ بیگم صاحبہ کا مع انبجانب ظاہر فرمایا اسیطرح دیگر ریاستہای ہند نے بہی اظہار خیر سگالی کا کیا اور فتح مصر کی سبکو خوشی حاصل ہوئی الحاصل یہ رسالہ اس غرض سے لکہا گیا ہے کہ سرکار عالیہ برٹش کو یہ بات معلوم ہوجاوے کہ مسلمانان ریاستہای ہند و رعایاے ہند مین کوئی بدخواہ اس دولت عظمی کا نہین ہے اور جن مسلمانان ریاست وغیرہ پر دشمن انکے تہمت وہابیت کی لگاتے ہین وہ ہرگز

Marfat.com

وہابی نہین اور اصل مذہب صحیح اسلام مین مسئلہ جہاد کا کسطرح پر ہے اور غربا اہل اسلام بلکہ بعض امرا مسلمین جنکی
نسبت ایسی مخبری غلط پیشتر کبھی ہوئی ہے یا اب ہوتی ہے وہ اس راہ و رسم سے بالکل بری ہین چنانچہ بہت
پہلے وزیر الدولہ بہادر مرحوم رئیس ٹونک کو یاروں نے وہابی ٹھیرایا تھا اسلیے کہ اونہون نے بعض رسوم فتنہ
انگیز کو اپنی ریاست سے یک قلم موقوف کرادیا تھا جیسے تعزیہ سازی پیر پرستی گور پرستی وغیرہ لیکن زمانہ غدر
ہندوستان مین وہ کیسے خیرخواہ سرکار انگریزی کے نکلے اسیطرح ریاست بہوپال اور متوسل اسکے خواہ اخوان
ریاست ہوں جو خاندان خاص بانی ریاست میان وزیر محمد خان بہادر مرحوم مین ہین یا اہل کار ریاست
بڑی ہون یا چھوٹے سب خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ مین اور یہ ریاست اس امر مین فائق ہے سب ریاستون پر لیکن
مفسد لوگ جسکو جو چاہتے ہین کہدیتے ہین سو یہ رسالہ اون غریبون کا بہی مددگار ہوگا جو بلا وجہ دشمنون کی
تہمتون مین پہنسے جاتی ہین اور بوجہ لاعلمی کے اپنی مسائل مذہبی سے کبہی محل عتاب وخطاب حکام ٹھیر جاتے
ہین مین خیال کرتا ہون کہ اگرچہ ایک جماعت نے کلکتہ سے لاہور تک وقتاً فوقتاً اس باب مین قلم اٹھا کر کچھ
لکھا پڑہا مطابق اپنی استعداد و فہم کے لیکن جو اصل حقیقت مذہب وہابیّت کی تہی اور جو حکم مفتے بہ مسئلہ
جہاد کا دین اسلام مین ہے اسکی کشف ماہیئت جسطرح اس رسالہ مین ہے کسی نے ظاہر نہین کی ورنہ اسقدر وہم و
گمان غیر واقع جو گاہ گاہ بعض حکام عالی مقام کے ذہن مین کثرت اخبار اعدا ریکدیگر سے راہ پاتا ہے ہرگز پیرامون
خاطر عاطر انکے نہ ہوتا اور ایکطرح کی بے فکری اس قسم کے تنازع فضول سے حکام عالی مقام اور رعایا ئے
مطیع دونون کو حاصل ہو جاتی ✤ اس رسالہ کے دیکھنے سے یہی بات سبکو بخوبی معلوم ہو جاوے گی کہ تہمت
وہابیت کی نسبت مسلمانان ہند کی جو دعوی پیروی قرآن مجید و حدیث کا کرتے ہین محض غلط اور براہ عناد
ہے بلکہ اگر کوئی بدخواہ وبداندیش سلطنت برٹش کا ہوگا تو وہی شخص ہوگا جو آزادگی مذہب کو ناپسند کرتا ہی
اور ایک مذہب خاص پر جو باپ دادون کیوقت سی چلا آتا ہے جما ہوا ہے ورنہ اس ملک خصوصًا ریاستہائے
اسلامیہ ہند مین نہ کوئی وہابی مصطلح اور لامذہب عرفی ہی اور نہ کوئی بدسگال اپنے حاکم آزادگی بخش امن
خواہ کا اور اگر کوئی ہو تو بتاؤ کہ کس جگہہ کس ریاست مین کون وہابی ہی اور کیا اسکا ثبوت ہی اور کہان کہان
اسباب جنگ وبغاوت یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے سامان پائے جاتی ہین جہوٹے پر لعنت خدا کی جو لوگ
مفسد طبع ہین وہ اپنا جرم دوسرے پر لگا کر خود براہ فریب و دغا بازی نزدیک حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین مگر
ہمیشہ دیکہا گیا کہ خدا تعالی جہوٹون کو روسیاہ کرتا ہی حکام معاملہ شناس جلد مغز معاملہ کو پہنچ جاتے ہین بہرحال
اس رسالہ مین پہلے اس سے کہ مین ترجمہ عبارت متعلقہ وہابیت و مسئلہ جہاد کا اپنے کتب مؤلفہ قدیمہ سے تحریر
کرون ایک مقدمہ مختصر بیان حال آفرینش دنیا و بیان مذہب خلق بابت اس دار فانی وغیرہ کے لکھتا ہون

Marfat.com

جو طریقہ اہل اسلام پر اور مورخین کے کلام سے ثابت ہے پھر ایک کتاب کا ترجمہ بفضل علاحدہ مین پھر سرگذشت مختصر اپنے آخر رسالہ مین جو ایک سبب اصلی تالیف اس مقالہ کا بھی ہے لکھون گا اور سرکار عالیہ برٹش کے انصاف و قدرشناسی کا منتظر رہون گا اسلیے کہ جس طرح اس رسالہ سے بحیری متھمان رہابیت کی اور تحقیق اس لقب کی جو باعث تشویش خاطر حکام عالی مقام ہے ثابت ہوئی ہے اسیطرح ان جاہلون مفسدون کیواسطے جو ہر وقت ہر خرفشار وہشت و نفت مین جہاد کا نام لیکر فساد کرنے کو طیار ہوجاتے ہین ایک تازیانہ اسلامی ہے حقتعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ط

مقدمہ

مسلمانون کے نزدیک آفرینش عالم کی اسطرح ہے کہ پہلے اللہ تھا اور کچھ نہ تھا پھر اوس نے اپنا تخت پانی پر پیدا کیا پھر آسمان زمین کو بنایا اب وہ تخت جسکو عرش کہتے ہین سب آسمانون کے اوپر مثل قبہ کے ہے اور ایسا چرچراتا ہے جیسے زین نیچے سوار کے خاک سنیچر کے دن اور پہاڑون کو اتوار کے دن اور درختون کو پیر کے دن اور بری کامون کو منگل کے دن اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن ساری دواب کو زمین مین پھیلایا پھر جمعہ کے دن بعد عصر کے سب کے پیچھے آخر ساعت دن مین عصر کے وقت سے تا شام آدم ابو البشر علیہ السلام کو پیدا کیا زمین سے آسمان تک پانسو برس کا رستہ ہے اور ہر آسمان کا دل بھی اتنا ہی ہے اور ہر آسمان دوسرے آسمان سے اسیقدر دور ہے ساتون آسمان کے اوپر عرش ہے عرش کے اوپر خالق عرش و فرش ہے اسی طرح سات زمینین ہین ہر زمین دوسری زمین سے پانسو برس کی راہ کا فاصلہ رکھتی ہے فرشتے نور سے بنے ہین جن آگ سے آدمی خاک سے آدم ابو البشر کا قد طول مین ساٹھ اور عرض مین سات گز تھا یہ خلیفہ تھے خدا کے اور پہلے پیغمبر ہین جو دنیا مین آئے انکے سوا کہتے ہین کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اور پیغمبر ہوئے لیکن یہ روایت ضعیف ہے گنتی رسولون اور کتابون کی ٹھیک ٹھیک خدا ہی کو معلوم ہے آدم کو جو مٹی سے بنایا سب جگہ کی مٹھی مٹھی بھر مٹی لی اسلیے کوئی آدمی گورا کوئی کالا کوئی لال ہے جیسی مٹی تھی ویسی رنگت آئی جیسے جسکی خاک نرم سخت پاک ناپاک تھی ویسا ہی اثر ہر کسی مین آیا سورج شام کو عرش کے نیچے جاکر خدا سے اذن لیکر ہر صبح مشرق سے نکلتا ہے قیامت کے قریب حکم ہوگا کہ جہان تو ڈوبا ہے وہان سے نکل پھر اسوقت سے کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی حشر مین چاند سورج کو لپیٹ کر دوزخ مین ڈالدینگے رعد ایک فرشتہ ہے اور بجلی ایک کوڑا آگ کا ہے اسکے ہاتھ مین گرمی سردی کا موسم دو سانسین ہین دوزخ کی تارون سے صرف تین کام نکلتے مین ایک آرایش آسمانون کی دوسرے مارنا شیطانون کا تیسرے رستہ پہچاننا

Marfat.com

دریا و خشکی مین دن یا رات مین اسکے سوا جو کچھ کہا جاوے وہ سب غلط ہے کسی ستارہ کے نکلنے سے نہ کوئی مرے نہ جیے نہ
کسی کو رزق ملے نہ کسی کا رزق بند ہو نہ کوئی بلا آوے بے حکم خدا کے ایک ذرہ نہین ہل سکتا سوا اسکے نہ کوئی
معبود ہے نہ کسیکا حکم و تصرف عالم مین جاری ہے امت اسلام کا حال بارش کا سا ہے معلوم نہین کہ اگلا
پانی اچھا ہوگا یا پچھلا بڑی محبت والے وہ لوگ مین جو پیچھے آئے اور جان و مال صدقے کرکے اپنے پیغمبر کا دیکھنا
چاہتے ہین ایک نہ ایک گروہ اس امت کا ہمیشہ کسی نہ کسی جگہہ ظاہر رہیگا قریب قیامت کے اکثر ملکون کے حاکم
عیسائی لوگ ہوجاوینگے تمام ہوا مضمون احادیث وغیرہ کا ان حدیثون سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگرچہ حکومت
اسلام کی ضعیف ہوجاوے یا جاتی رہے لیکن بالکل مسلمان دنیا سے نہین مٹین گے یہانتک کہ قیامت آجاوے
اور طول و عرض دولت عیسائیون کا بہت ہوگا اور یہ لوگ سب پر غالب اور حاکم ہوجاوینگے چنانچہ مطابق
اسکے دیکھا سنا جاتا ہے پس فکر کرنا ان لوگون کا جو اپنے حکم مذہبی سے جاہل ہین اس امر مین کہ حکومت نصاریٰ
مٹ جاوے اور یہ امن و امان جو آج حاصل ہے فساد کے پردہ مین جہاد کا نام لیکر اٹھا دیا جاوے سخت نادانی
و بیوقوفی کی بات ہے بھلا ان ناعاقبت اندیشون کا چاہا ہوگا یا اس پیغمبر صادق کا فرمایا ہوا جسکا کہا ہم
آج ہم آنکھون سے دیکھ رہے ہین اور اسکے خلاف نہین ہوسکتا بہرحال جب خدا نے انسان کو دنیا
مین پیدا کیا اور دنیا کو پہلا دن واسطے بنی آدم کے ٹھیرایا اور دوسرا دن قیامت کا تبلایا اور پہلے کو
فانی اور اسکو باقی فرمایا تو اس پہلے دن کے مقدمہ مین اختلاف مذہب ظاہر ہوا حکماء ختا و ہند
و فارس و یونان کہتے ہین کہ زمانہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور ہمیشہ رہیگا اور بعض کہتے ہین کہ اگرچہ
ہمیشہ سے زمانہ چلا آیا ہے لیکن ہمیشہ نرہیگا مسلمان کہتے ہین کہ زمانہ ہمیشہ سے نہین ہے اور باقی بھی
نرہیگا غرض کہ اسباب مین یہی تین مذہب ہین اور ظاہر یہ ہے کہ اعتبار تاریخ کا وقت ولادت آدم سے
چاہیے تہا لیکن مورخین نے اعتبار تاریخ کا اترنے آدم سے دنیا مین کیا ہی اور درمیان آفرینش آدم اور
وقت نزول کے کتنا زمانہ گذرا اسکی بحث نہین کی توریت مین اسیطرح ہے غرضکہ آدم بہشت سے دن جمعہ
کے دسوین محرم کو سراندیپ مین کوہ رہو پر اترے کوئی کہتا ہی کہ یہ جنت آسمان پر تہی کوئی کہتا ہے کہ زمین پر
تہی معلوم نہین ٹھیک ثابت کیا ہی سنہ ۹۳۰ء مین ایک ہزار آٹھ سو پچاس سال پہلے طوفان نوح سے وفات آدم
علیہ السلام کی ہوئی اسوقت چالیس ہزار آدمی ان کی اولاد سے موجود تہے ان مین شیث و ادریس علیہما
السلام پیغمبر ہوئے جب ایک ہزار چھ سو چالیس برس آدم علیہ السلام کو گذرے نوح علیہ السلام پیدا ہوئے
جب انکی عمر چھ سو برس کی ہوئی طوفان آیا انکی قوم بت پرست تہی چھ مہینے دس رات طوفان رہا پارسی
و ختا و ہند و چین والے طوفان کا انکار کرتے ہین مسلمان کہتے ہین کہ تمام زمین پر طوفان پہونچا اسرکیچ

نوح کو آدم ثانی کہتے ہین کہ سب آدمی جو دنیا مین فے الحال موجود ہین نوح کی اولاد ہین جب ایکہزار اکاسی برس طوفان کو گذری ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئی تین ہزار تین سو تیئیس سال بعد آدم کے انکی ولادت ہوئی انکو سب دنیا کے مذہب والے مانتے ہین ایک سو پچہتر برس کی عمر مین سن تین ہزار چار سو اٹھانوین مین نزول آدم کے بعد انکا انتقال ہوا انکو آدم سوم کہتے ہین چہیاسی سال کی عمر مین اسمعیل اور سو برس کی عمر مین اسحاق پیدا ہوئے یوسف پوتے اسحاق کے ہین موسیٰ چار سو پچیس برس کے بعد وفات ابراہیم سے پیدا ہو جب مصر سے بنی اسرائیل کو لیکر نکلے اسی برس کے تھے ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی اسوقت نزول آدم کو تین ہزار آٹھ سو آٹھ برس ہوئے تھے پانسو انتیس برس بعد انکے اورشلیم کو بنایا گیا عیسے بن مریم علیہ السلام کی ولادت دن پنجشنبہ کو تیسری مارچ چار برس نو ماہ نوروز پہلی تاریخ عیسوی سے تیسری اپریل روز جمعہ کو سن تینتیس عیسوی مین ہوئے نزدیک علما نصاریٰ کے انکو سولی دیگئی اور مسلمان کہتے ہین کہ نزول آدم سے پانچہزار چھ سو سترہ برس بعد آسمان پر اوٹھا لیے گئے اب سن عیسوی اٹھارہ سو تراسی شروع ہے جب سے حضرت اسمعیل مکے مین رہے اسوقت سے تا ہجرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو ہزار سات سو ترانوے برس گذرے تھے شروع سال ہجرت مطابق سولہوین جولائی سن چھ سو بائیس عیسوی ہے وفات انکی بارہوین ربیع الاول سال یازدہم ہجری روز دوشنبہ مطابق ہشتم جون سن چھ سو بتیس عیسوی کے ہوئی مطابق قول یہود کے سال حال تک سنہ ۱۳۰۰ ہجری اور سنہ ۱۹۱۳ع شروع ہے مین آدم کو سات ہزار سات سو چار برس ہوئے تیس برس تک بعد ہمارے پیغمبر کے مثل زمانہ پیغمبر عمل درآمد رہا پھر بعد اسکے بادشاہی ہوگئی اور اگلی بات جاتی رہی چودہ بادشاہ بنی امیہ مین ہوئے ایک سو تیس ہجری مین ان کی سلطنت ختم ہوگئی انکے بعد سینتیس بادشاہ قوم عباسی کے ہوئے دن جمعہ ۱۳ ربیع الاول سنہ ایک سو بتیس سے ابتدا انکی ہوئی اور چھٹی صفر سنہ چھ سو چھپن کو سلطنت انکی ختم ہوگئی پانسو بیس برس دو ماہ تخمینا انہون نے بادشاہی کی ہندوستان مین دین اسلام کو ناصر الدین بادشاہ غزنین سنہ ۳۶۷ع مین لائی انکے بعد سلطان محمود نے بارہ مرتبہ ہند پر چڑہائی کی یہ سلطان حکومت بغداد کیطرف سے صوبہ تھی انکے وقت مین ملک ہند شہر قنوج تک فتح ہوا آخر آنا انکا ہند مین سنہ ۴۱۷ھ مین تھا اس زمانے سے سنہ ۱۱۵۷ تک سلطنت مسلمانون کی رہی سنہ مذکور مین تسلط انگریزون کا مرشد آباد پر ہوا اور حکومت بڑہتی گئی سنہ ۱۲۷۵ مین ملکہ معظمہ انگلنڈ وقیصر ہند تخت نشین ہوئین کتاب سیر المتاخرین مین سنہ ۱۱۹۵ ہجری تک کا حال ہندوستان کے صوبجات اور لڑائیون کا مفصل لکھا ہے اب یہ ملک تمام وکمال زیر حکومت برطانیہ ہے سب کام موافق مرضی حکام ہوتے ہین ہر مذہب کی سلطنت مین یہی طریق چلا آیا ہے کچھ نئی بات نہین کتب تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو امن وآسایش وآزادگی اس حکومت انگریزی مین تمام خلق کو نصیب ہوئی ہے کسی

Marfat.com

حکومت مین نہ تھی اور وجہ اسکی سوا اسکے اور کچہ نہین سمجھی گئی کہ گورنمنٹ نے آزادگی کامل ہر مذہب والی کو سلطنت ہوایا ہند دیا اور کچہ عطا فرمائی ہے جسکا اشتہار بڑی دہوم دہام سے دربار قیصری مین بمقام دہلی مجمع جملہ روسا و معززین ہند مین رعایا برایا کو سُنایا گیا بعد جلسہ مذکورہ اشتہار بخط عربی و عبارت اردو طبع ہوکر مشہور آفاق ہوا جسکا عنوان بلفظ جلسہ قیصریہ خیمہ گاہ دہلی اول جنوری ۱۸۷۷ء ہے اس اشتہار مین یہ عبارت درج ہی کہ ان دنون بسبب حمایت احکام ملکہ معظمہ جس مین کسی ملت و مذہب کا فرق نہین ہے جناب ممدوحہ کی ہر ایک رعیت امن و امان کے ساتہ اپنی گذران کر سکتی ہے ہر فریق کو عدم تعصب سرکار موصوفہ کے سبب اس بات کی اجازت ہی کہ بلا تعرض اپنے اپنے مذہب کی رسومات کو ادا کرین جو دست اقتدار قوت قیصرانہ دراز کیا جاتا ہے وہ مٹانے اور دلنے کے لیے نہین بلکہ حمایت اور ہدایت کے لیے ہے - اور آخر فقرہ اشتہار مذکور کا بعد مخاطبت عہدہ داران سرکار انگریزی و اہل قلم و اہل سیف و لشکر ہند . و رؤسا و امراء و ملکی رعایا کے یہ ہے کہ ہر ایک اعلی و ادنے اس بات کا یقین کرے کہ ہماری تحت حکومت مین آزادگی و عدل و انصاف اصل اصول انکے واسطے ٹہیرایا گیا اور یہ کہ ما بدولت کی سلطنت مین انکی خوشی کی افزایش اور انکی سرسبزی کی ترقی اور انکی بہبودی کی زیادتی مدام مد نظر ہے مین یقین کرتا ہون کہ آپ لوگ ان الفاظ رحمت آمیز کی بڑی قدر کرینگے مطبع دفتر پرایویٹ سکرٹری خیمہ گاہ دہلی ۱۸۷۷ء انتہا بلفظہ حق کہتا ہون کہ فی الواقع یہ الفاظ اشتہار جو طرف سے ملکہ معظمہ انگلنڈ و قیصر ہند کی زبان لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل و وایسرے کشور ہند سے جلسہ دربار مذکور مین اولاً اور ذریعہ اشاعت اشتہار مطبوع ثانیا بابت عدم تعصب مذہب و عموم آزادگی سننے دیکہے گئے ہین لائق بڑی قدر و منزلت کے ہین اور رعایائے ہند کے لیے عموماً اور روسا و امراء کے واسطے خصوصاً مثل عہدنامجات ریاست کے ایک بڑی سند ہین اور جو حاکم و رعیت خلاف اسکے عمل درآمد کرے اور بلا وجہ براہ تعصب کسی امیر فقیر کو ستایا چاہے اسپر حجت قاطع ہین اور واسطے برات ان لوگون کے جو براہ دشمنی تہمت مذہبی کسی تقصیر قائم کرکے اسکو نقصان پہونچایا چاہتے ہین اور وہ اس کام مین مشغول نہین بلکہ اس سے ناآگاہ و غافل ہے ایک دستاویز قوی ہے -

فصل اوّل

اس فصل مین ترجمہ کتاب ہدایۃ السائل الے ادلۃ المسائل کا ہے یہ کتاب ۱۲۹۱ھ مین تالیف ہوچکی تہی جس کو اب سال دوم ہے پہر ۱۲۹۲ہجری مین طبع ہوئی اس کتاب مین جوابات سوالات نماز و روزہ وغیرہ مین منجملہ اسکے ایک یہ سوال کسی شخص کا اور جواب میرا ہے جسکا ترجمہ اس جگہہ لکہا جاتا ہے وجہ اس ترجمہ لکہنے کی یہ ہے کہ بین تیس سال کامل سے متوسل و متوطن اس ریاست بہوپال کا ہون اور ہمیشہ معزز و مکرم رہا

Marfat.com

کبھی نسبت اس ریاست یا اسکے متوسلین کے نہین سنا گیا کسی نے مجھکو یا بیگم صاحبہ مرحومہ یا رئیسہ معظمہ حال
کو بہ لفظ کہا ہو کہ ان مین کوئی وہابی ہے جب سے مقدسہ قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کا چھہ سال سے پیش ہوا
تو بعض نو دولتون نمک حلالون شیعہ مذہب نے جو ظاہر مین سُنی بنے ہین انکے ملازمان فتنہ انگیز واقعہ
طلب سے ملکر یہ تہمت نسبت ریاست اور نسبت میرے لگائی اور حکام تک پہونچائی کہ اسلیئے ضرور ہوا کہ اس
تہمت سے چند سال پیشتر جبکہ مفہوم بہی اس مضمون کا کسی دشمن ریاست کے خیال مین نہ تہا جو کچھ مینے
بابت مذہب وہابیہ اپنی کتاب مین لکہا ہے اسکو اسجگہہ نقل کردون اور دروغگو کو اسکے گہر تک پہنچادون
سوال عبد الوہاب نجدی جسکیطرف وہابیہ منسوب ہین کون شخص تہا اسکے عقاید مذہب اہل سنت
وجماعت کے موافق تہے یا نہین **جواب** جن لوگون نے فرقہ وہابیہ کو عبد الوہاب کیطرف منسوب کیا
ہے یہ اُن سے غلطی ہوئی اسلیئے کہ جسنے دعوت اپنے مذہب حنبلی کیطرف خاص اپنے ملک مین کی تہی
وہ انکا بیٹا محمد نام تہا نہ خود عبد الوہاب مذکور اسکی طرف نسبت وہابیہ صحیح نہین اور عبد الوہاب مذکور
نے کوئی مذہب جدید نہین نکالا وہ اور انکا بیٹا دونون حنبلی مذہب تہے اور ہندوستان کے
مسلمان یا تو حنفی مذہب ہین یا عامل بالحدیث یا شیعہ یہان قدیم سے ابتک کوئی حنبلی مذہب پیدا نہین
ہوا ان محمد کی ولادت ۱۱۱۵ سنہ ہجری مین عیینہ مین جو ایک مقام ہے بلاد نجد سے ہوئی اور ۱۲ سنہ ہجری
مین انکا خروج حدود حجاز اور یمن مین ہوا اور ۱۲۰۶ سنہ مین انہون نے وفات پائی اور اصل مذہب انکا
حنبلی تہا اس مذہب کے لوگ حجاز و یمن وغیرہ مین سُنا گیا ہی کہ بہت ہین اور ہند مین ایک بہی نہین اور
اصل اسلام مین اتباع قرآن وحدیث کا ہے نہ اتباع کسی عالم خاص کا اور نیا مذہب نکالنے کی نسبت
انکی طرف بظاہر غلط محض ہے اسلیئے کہ وہ مذہب حنبلی مین پہلے سے آخر تک رہے اور کسی مسلمان کو جو قرآن
وحدیث کا تابع ہو اسکو انکا تابع اور انکے مذہب کا جاری کرنے والا جاننا محض نادانی ہے اور بڑا
ظلم ہے اور نہایت جہوٹ ہر مسلمان خالص اطاعت خدا و رسول کی سب دینون اور مذہبون پر مقدم
جانتا ہے اور بڑے بڑے لوگون کی بات بہی خدا اور رسول کے مقابلہ مین پسند نہین کرتا محمد بن عبد الوہاب
کی بات کا کیا ذکر ہے اور وہ کس قطار شمار مین ہے لاکہون عالم اسلام مین گذری ہین لیکن کوئی ادنے
مسلمان بہی ہمچو باتون کو انکے طریقہ مین منحصر نہین   جانتا اور انکے پیچہے چلنا واجب نہین
سمجہتا خلاصہ حال ہندوستان کے مسلمانون کا یہ ہے کہ جب سے یہان اسلام آیا ہے چونکہ اکثر لوگ
بادشاہون کے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے ہین اسوقت سے آجتک لوگ حنفی مذہب پر قائم رہے
اور ہین اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے یہانتک کہ ایک جم غفیر نے

Marfat.com

ملکر فتاوی ہندیہ یعنے فتاوی عالمگیری جمع کیا اور اُس مین شیخ عبدالرحیم دہلوی رح والد بزرگوار شاہ ولی اللہ مرحوم کے بہی شریک تہے بعد اسکے شاہ ولی اللہ محدث جو بڑے عالم حنفیون مین اور بڑے متبع کتاب و سنت تہے انہون نے بہت مسائل دین کی چہان بین کی اور ضعیف اور بودی باتون کو قوی اور مضبوط باتون سے علاحدہ کیا اور اسیطریقہ اور رویہ پر انکے پوتے محمد اسمعیل دہلوی گذرے کہ انہون نے بہت سی شرک و بدعت کی باتون کو جو امن خلائق اور رفاہ عوام مین خلل انداز ہوتی مین اور دین دنیا مین باعث فتنہ و فساد ہوا کرتی ہین دور کیا اور سچی شریعت کو بیان کیا اور بہت سی بری رسمین جس سے مسلمانون کی دین و دنیا کی خرابی ہوتی ہے مثل تعزیہ پرستی اور ناچ رنگ اور چوری چکاری اور خیانت اور بغاوت وغیرہ انکو اکثر اہل ہند سے رفع دفع کیا اور سچی سچی حدیثون پر اور عمدہ عمدہ باتون پیغمبر کے لوگون کو بلایا جنکے کہ بہت سے مدارس و مساجد انکی سعی و کوشش سے آباد ہوئے اور بہت سے بھنگیر خانے اور مدک خانے اور تھیٹر خالی اور جنگل ویران ہو گئے جسکے سبب سے ملک سرکار برٹش مین اندیشہ فساد رہتا تہا اور ٹہسے امن و امان کا نور ہندوستان مین چمکنے لگا انہون نے اپنی کسی کتاب مین مسئلہ جہاد کا نہین لکھا چہ جائیکہ ذکر جہاد با سرکار عالیہ انگریزی بلکہ سرکار نے انکی نسبت معاملہ قدرشناسی کا اسوقت مین فرمایا چنانچہ تحریر سید احمد خان نیچری سے بہی ثابت ہی اگرچہ بہت سے مفسدین نجد کا شعار فسق و فجور تہا انکے مقابلہ مین بہت کوششین کین مگر حکام انگریزی نے اسکی سماعت نہین کی اور نہ کبہی ان سے تعرض کیا غرض کہ خاندان محمد بن عبدالوہاب کا حنبلی مذہب تہا اور محمد اسمعیل ہندی نژاد کو اُن سے کسیطرح کا علاقہ شاگردی یا مریدی کا نہ تہا نہ کوئی وجہ تعارف اور جان پہچان کی آپس مین پائے گئی پہر یہان کے لوگون کو عالم ہون یا جاہل محمد بن عبدالوہاب سے منسوب کرنا اسکی وجہ کسیطرح کسی عاقل کی سمجھ مین نہین آتی اور بجز بے وقوفی اور دشمنی عوام کے اور کچہ بات سمجہی نہین جاتی حالانکہ نجدیون اور ہندیون مین اس زمانہ سے آجتک کوئی ربط و ضبط اور کسیطرح کا علاقہ اور میل جول نہین اور ہزارون کوس اور سیکڑون منزلون کا فاصلہ ہے اور دریای شور بیچ مین حائل ہے اور دنیا اور دین کے برتاؤ مین جو امور یہان مروج ہین وہان انکا نام نہین اور جو باتین وہان رائج ہین یہان انکا نشان نہین غرضکہ یہان کے چال ڈہال اور ڈہنگ کو وہان کے چال چلن سے کسیطرح کچہ نسبت ہی نہین علاوہ اسکے کبہی یہان سے کسی گروہ نے اس بات کا دعوی نہین کیا نہ زبان سے نہ قلم سے کہ ہم سچا دین اور خالص اسلام اہل نجد کے طریقہ والون ہی مین منحصر ہے اور باقی سب مسلمان یون ہی ہین اس بات کو ہر عاقل بخوبی دریافت کرسکتا ہے آج علماء دہلی وغیرہ کی ہزارون کتابین چہوٹی بڑی عربی فارسی اردو موجود مین کسی

Marfat.com

مین یہ بات کوئی پڑہا لکہا دکہا تو دیوے غرض اصلی بات اسلام مین وہی قرآن وحدیث پر چلنا ہے جس مین فساد کے کامون سے روکا گیا ہے نہ کسی شخص خاص کی بات اور چلن پر اس مین ساری روے زمین کے عالم وفاضل برابر ہین خواہ نجد کے ہون یا ہند کے یا دکن کے یا سندہ کے نہ ہم اپنے دین مین محمد بن عبد الوہاب کے تابع ہین نہ محمد اسمعیل کے مطیع قرآن وحدیث ہماری پیش نظر ہے اور جو معاملہ اک عالم سے ہے وہی ساری جہان کے عالمون سے ہے نہ یہ کہ ایک کیطرف اپنے تئین منسوب کرنا اور انکی طرفداری مین لڑنا جہگڑنا شور وفساد برپا کرنا شیوہ اسلام سے بعید ہے اور بڑا تماشا یہ ہے کہ ہندوستان کے نادان مسلمانون نے ہر جگہہ وہابی کے ایک نئے معنے تراشے ہین میان دوآب مین وہابی وہ ہے جو قبرین پوجنے اور تعزیہ رکہنے اور ولیون سے مدد چاہنے اور مولود کی مجلسون سے منع کرے اور یا رسول اللہ اور یا علی کہنے سے باز رکہے اور حیدرآباد دکن مین وہابی وہ ہے کہ سندہی نہ پہنے اور پاجامہ ٹخنون سے اونچا رکہے اور داڑہی نہ منڈا دے اور نماز روزہ ادا کرتا ہے اور بمبئی مین وہابی وہ ہے کہ شیخ عبد القادر جیلانی جنکا مذہب حنبلی ہے اور ایک عالم دیندار تہے انکو ساری جہان کا مالک نہ جانے اور محفل مولود کو بدعت اور نئی تراش مسلمانون کی بتاوے اور پوربیون کے نزدیک مشرق کے ہندوستانی شہرون مین وہابی وہ ہے جو ان چار مذہبون مین سے کسی مذہب خاص کا مقلد ومقید نہ ہو بلکہ سچے اور اچہے طریقہ پر پیغمبر کے چلتا ہو اور ان نئی باتون سے جو پیغمبر کے بعد لوگون نے اپنی عقل سے تراش لین دور رہتا ہو اور بعضے لوگون کے نزدیک وہابی وہ ہے جس مین یہ سب باتین موجود ہون اور اکثر ہند مین وہابیہ بدعتیون کے مقابل مین بولا جاتا ہے اور بدعتی وہ لوگ ہین جو ان مذہبون پر اڑ رہے ہین جو بعد پیغمبر برحق کے نکلے ہین اور پیغمبر کی حدیث اور عادت پر چلنا جائز اور روا نہین رکہتے اور فقیرون اور درویشون کیحد سے بڑہکر تعظیمین اور سجدے اور نذرین نیازین کیا کرتے ہین اور قبرون پر چلّے اور دونے اور مٹہائیان اور گنڈے اور کنٹہیان چڑہاتے ہین اور انکی روحون کو جہان کا مالک اور حاکم اور قابض اور متصرف جانتی ہین اور غیب کی چہپی چیزون سے خواہ چہوٹی ہون یا بڑی ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا واقف اور خبردار سمجہتے ہین اور طرح طرح کے شرک وبدعت کی باتین اور لا یعنی بے کار اور خراب رسمین ناچ رنگ وغیرہ ان مین پہیل رہے ہین اور بڑا مکر اور جہوٹ انکا یہ ہے کہ حکام انگلشیہ کہ فی الحال فرمانروا ے ملک ہندوستان ہین اُنکے دلون مین یہ وسوسہ اور یہ خیال ڈالتا ہے کہ یہ لوگ تمہارے دشمن ہین اور تمہاری مار ڈالنے اور سلطنت بگاڑنے اور امن خلائق اور رفاہ عوام کے کہونے کا اندیشہ اور فکر رکہتے ہین حالانکہ بفرض محال اگر وہ وہابی ہون بہی تو

بہی مضمون کی تصدیق کوئی عاقل اور دانا نہین کر سکتا اور یہ قول انکا کبہی پایہ صدق کو نہین پہونچ سکتا اسلیے کہ اس صورت مین ہندوستان انکے نزدیک دار الحرب ہوگا نہ دار الاسلام اور دار الحرب مین رہکر اور غیر مذہب والون کے ملک مین بامن و امان بسکر کسی مسلمان کے نزدیک ارادہ اور قصد جہاد کا کرنا روا نہین چنانچہ غدر مین جو چند لوگ نادان عوام الناس فتنہ و فساد پر آمادہ ہو کر جہاد کا جہوٹ موٹ نام لینے لگے اور عورتون اور بچون کو ظلم و تعدی سے مارنے لگے اور لوٹ مار پر ہاتھ دراز کیا اور اموال رعایا اور برایا پر غصبًا قابض و متصرف ہوگئے اونہون نے خطائی فاحش کی اور قصور ظاہر اسلیئے کہ قرآن و حدیث کے موافق کہین شرطین جہاد کی موجود نہ تہین صرف سودای خام اور خیالی پلاؤ حکومت رانی اور ملک ستانی کے انکے دلون مین اور مغزون مین سمائی ہوئے تہے ہم نہین جانتے کہ ان مین سے کسی جماعت اور لشکر مین خلوص نیت اور پاکی طینت اور انصاف واجبی اور تبعیت مذہب اسلام ہو اللہ تعالے ہی انکے حال سے خوب واقف ہی حاصل یہ کہ ہندوستان مین جنکا نام انکے دشمنون نے وہابی رکہا ہے ان مین ہمارے نزدیک اور نزدیک اہل تجربہ کے ہرگز کوئی وہابی نہین اور قرآن و حدیث پر چلنے والون اور نماز و روزہ اور امور مذہبی حسب شریعت اسلام کے بجا لانے والون کو وہابی کہنا ایک بڑا ظلم اور دہینگا مشتی ہے اور قرآن و حدیث پر چلنا مستلزم اس امر کا نہین کہ حاکم وقت سے بغاوت کری یا امن خلائق مین خلل ڈالے یا رفاہ عوام کا رستہ بند کرے بلکہ سارا قرآن اور تمام حدیثین ان امور سے مانع اور باز رکہنے والے ہین باقی رہا یہ امر کہ نفس جہاد غیر مسلمانون سے اور فضیلت اسکی مسلمانون کی   شریعت مین ثابت ہے اس مین بدعتی اور سنی اور شیعہ اور رافضی اور خارجی اور ہندی اور سندی اور نجدی سب برابر ہین اور اسکے وقوع کے بصورت وجود شرائط اور وجود اسباب سب مسلمان قائل ہین کوئی ادنی مسلمان بہی اسکا انکار نہین کر سکتا لیکن شریعت مین کسی حکم کا ہونا اسکے وقوع کا مستلزم نہین نہ عقل کی رو سے نہ شرع کی جہت سے اور یہ امر بہی بخوبی ظاہر ہے اور تاریخ دانون پر خوب روشن ہے کہ کوئی شخص آجتک نجد سے عالم فاضل کی صورت مین دیگر ہند مین داخل نہین ہوا کہ لوگ اسکے شاگرد ہوئے ہون اور اسکی دعوت تمام ہند کے شہرون مین اور قریون مین پہیل گئی ہو یا اُس نے یہان کسیطرح کی حکومت اور سلطنت حاصل کی ہو کہ لوگ اسکے طریقہ اور چال پر ہو جاوین اور اسیکا گیت گاوین نہ کوئی سلسلہ شاگردی اور پیری مریدی کا اہل ہند اور اہل نجد مین باہمی ایسا جاری ہے جسکی رو سے انکو اہل نجد کے طریقہ اور روش پر کہہ سکین نہ کوئی تعلق یہان کے لوگون کو بذریعہ اخبار یا تار یا ریل کے ان لوگون سے حاصل ہے جیسا فی الحال انگلستان یا جرمن یا

Marfat.com

فرانس سے حاصل ہے کہ جس کے ذریعہ سے انکو اہل نجد کا ہم طریقہ کہین غرض ہند کے لوگون کو وہابیہ نجدیہ کی نسبت دینا بکمال نادانی اور بنہایت بیوقوفی اور صریح غلطی ہے اور جبکہ وہ خود اس نام سے انکار کرتے ہین تو زبردستی انکی نزدیک حاکمون کے بدنام کرکے اپنی دشمنی اس پردہ مین نکالنا سراسر ناانصافی ہے بلکہ فی الحال سنا جاتا ہی کہ عرب نجد تجارت کے لیے بندر بمبئی تک آتے جاتے ہین اور اپنا پیشہ کرتے ہین اور حکام کو باوجود علم ان سے کچھ تعرض نہین اسلیے کہ سرکار عالیہ برٹش کو محبت بغض و عدوان و باغیان سے ہے نہ زید و عمرو سے حدیث عبداللہ بن عمرو مین مرفوعًا آیا ہے کہ متفرق ہوئے بنی اسرائیل یعنے یہود بہتر فرقون پر اور متفرق ہوگی امت میری تہتر فرقون پر سب فرقے آگ مین ڈالے جاوینگے مگر ایک طائفہ کے لوگ صحابہ نے پوچھا وہ کون طریقہ کے لوگ ہین فرمایا وہ طریقہ جسپر مین ہون اور میرے ساتھی رواہ الترمذی اور ایک روایت مین یون ہی کہ بہتر فرقے تو اس امت کے دوزخ مین جاوینگے اور ایک بہشت مین داخل ہوگا اور اس فرقہ کا نام جماعت ہی اور نزدیک ہے کہ نکلینگے میری امت مین چند قومین گھس جاوینگی ان مین بدعتین جسطرح گھس جاتی ہے بیماری کتا کاٹے ہوئے کو نہ بچیگی اُس سے کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر یہ بیماری اس مین گھس جاوے گی رواہ احمد وابوداؤد عن معاویۃ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ قرآن و حدیث پر عامل ہین انکا نام اہل سنت و جماعت ہی نہ وہابی اور ہندوستان کے اکثر مسلمان مذہب سنی رکھتے ہین نہ مذہب حنبلی اور علماء اسلام نے جہان تعداد تہتر فرقون اس امت اسلام کی لکھی ہے اور نام بنام انکو گنا ہے اُن مین کہین کسی جگہہ کسی فرقہ کا نام وہابیہ نہین بتلایا اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو دین قدیم اسلام مین کوئی نئی راہ و طریقہ یا جدید مذہب و فساد کی بات نکالی اسکا نام بدعتی اور ہوائی ہے اور وہ دوزخیون مین ہے پھر کسطرح کوئی سچا مسلمان کسی نئے طریقے نکالے ہوئے پر چل سکتا ہے اور وہ کب کسی لقب جدید کو اپنے لیے پسند کریگا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

فصل دوم

ترجمہ عبارت کتاب موائد العوائد من عیون الاخبار والفوائد اس مین احادیث ضروری اور فوائد عمدہ مذکور ہین یہ حاصل مضمون اسکے صفحہ ۳۳ کا ہے بے کم و کاست روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایمان لاوے اللہ پر اور اسکے رسول پر اور قائم رکھی نماز اور ادا کرتا ہے روزے رمضان کے اللہ پر فضل و احسان کی راہ سے اسکا یہ حق ہی کہ داخل کرے اسے جنت مین خواہ وہ جہاد کرے اسکی راہ مین خواہ بیٹھا رہے اپنی ملک مین جہان پیدا ہوا آخر حدیث تک سو جب تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگو کہ وہ سب جنتون کے بیچ بیچ ہے اور سب سے اونچی ہے اور اسپر عرش ہے رحمن کا

Marfat.com

اور اسی سے بہتی ہین نہرین جنت کی روایت کی یہ بخاری نے اِس حدیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ جہاد مخالفون کے
ساتھہ فرض کفایہ ہی یعنے ایک ملک کے لوگ اگر اسکو بجا لاوین تو دوسرے ملک کے لوگون پر فرض نہین اور ہر فرد
بشر پر مسلمانون سے فرض نہین کہ جو اسکو نہ بجا لاوے اسکے اسلام مین نقصان ہو اور جنت مین داخل
ہونیکو فقط اسلام اور ایمان کافی ہے اگرچہ اپنے وطن مین ساری عمر بیٹھا رہے اور جہاد نکرے اور
یہی قول ہے جمہور یعنے سب عالمونکا باقی رہے مناقب جہاد کے اور اسکی فضیلتین قرآن اور کتب
دین مین بھری ہوئی ہین اور انکے ترجمہ ساری جہان مین پھیلے ہوئے اور ہر چھوٹا بڑا عورت و مرد گاؤن
گاؤن اور شہر شہر مین فارسی اور اردو اور عربی مین پڑھتا ہے بلکہ کوئی گاؤن اور شہر شاید اُس سے خالی
نہین مگر اسپر ثواب کا ملنا اور اجر کا حاصل ہونا جب ہی ہے کہ اسکی شرطین جو شریعت مین مقرر ہین وہ
سب پائی جاوین اور اسباب و احکام اُس کے موجود ہون اور آجکل عام مسلمان جنکو علم و فہم سے
بہرہ بلکہ اکثر ارباب دول و حکومت جنہین اسلام کی خوبیون سے اور ایمان کی باتون سے بالکل واقفیت
نہین جسکو جہاد سمجھ رہے ہین وہ حقیقت مین فتنہ کے سوا اور کچھ نہین اور کوئی اہل علم اور ارباب عقل
سے اسکا قائل اور معترف نہین چنانچہ ایام غدر مین جو ملک ہندوستان مین بعضے راجہ بابو اور بہت سے
نام کے نواب و امراء بنام نہاد جہاد ہندوستان کے امن و امان مین خلل انداز ہوئے اور انہون نے
لڑائی بھڑائی کا بازار گرم کیا اور یہانتک کہ انکے فساد و عناد کی نوبت پہونچی کہ عورتون اور بچون کو
جو کسی شریعت مین واجب القتل نہین ہین بے تامل چیر پھاڑ کر پھینکدیا افسوس صد افسوس حالانکہ
اسلام مین تمام اہل اسلام کے نزدیک یہ کام خلاف شرع محمدی ہے اور کسی فرقہ اسلامیہ مین ہرگز جائز
اور روا نہین اور جو آجکل ایسا فتنہ برپا کرے وہ بھی ویسا ہی فتنہ پرواز اور از انجام تا آغاز
اسلام مین دھبا لگانیوالا ہے اسلیے کہ علما اسلام کا اسی مسئلہ مین اختلاف ہے کہ ملک ہند مین جب سے
حکام والا مقام فرنگ فرمان روا ہین اسوقت سے یہ ملک دار الحرب ہے یا دار الاسلام حنفیہ جن سے
یہ ملک بالکل بھرا ہوا ہے انکے عالمون اور مجتہدون کا تو یہی فتوی ہے کہ یہ دار الاسلام ہے اور
جب یہ ملک دار الاسلام ہوا تو پھر یہان جہاد کرنا کیا معنے بلکہ عزم جہاد ایسی جگہہ ایک گناہ ہے
بڑے گناہون سے اور جن لوگون کے نزدیک یہ دار الحرب ہے جیسے بعض علماء دہلی وغیرہ انکو
نزدیک بھی اس ملک مین رہکر اور یہان کے حکام کی رعایا اور امن و امان مین داخل ہوکر کسی سے جہاد
کرنا ہرگز روا نہین جب تک کہ یہانسے ہجرت کرکے کسی دوسرے ملک اسلام مین جاکر مقیم نہ ہو غرض
کہ دار الحرب مین رہکر جہاد کرنا اگلے پچھلے مسلمانون مین سے کسیکے نزدیک ہرگز جائز نہین علاوہ

Marfat.com

اسکے جہاد مین ٹبری شرط تو یہ ہی کہ ایسے امام عادل عالم کامل صاحب فہم و فراست دانشمند کے ہاتھ پر بیعت
کی جاوی کہ جس مین شرائط امامت بخوبی موجود ہون اور اُس ملک کے مردمان ذیہوش و معاملہ دان و عقلمند
اسکی امامت کو پسند فرماوین اور اسکو برضا و رغبت خود بلا جبر و اکراہ اپنے اوپر بیعت عام کرکے حاکم بناوین
اور اس لڑائی ٹہرائی مین لڑکون اور بچون اور عورتون اور بوڑہون اور ضعیفون کو قتل نکرین اور اگر
پہر دوسرا شخص دعوی امامت کرے تو باغی اور مفسد قرار دیا جاوی اور واجب القتل ہو اور یہ سب شرطین
غدر مین بکقلم مفقود اور غیر موجود تہین بلکہ ہر ملک و شہر مین جسکا جی چاہا اور اسکو وسوسہ سرداری
نے گہیرا وہی سرکار سے باغی ہوکر لڑنے کو کہڑا ہوگیا اور اس لڑائی کو جہاد ٹہیرایا حالانکہ وہ جہاد نہ تہا
سراسر فتنہ تہا غرض شریعت اسلام کی بنا پر مسلمانان ہند کو ایسی حالت موجودہ پر کہ امن و امان خلائق
و رفاہ عوام بخوبی قائم ہے اور ہر ایک کو اپنے امور مذہبی کے اجرا کے لیئے بموجب اشتہار گورنمنٹ مجریہ
دربار قیصری دہلی کسیطرح کی مزاحمت اور مخالفت سرکار انگلشیہ سے مطلقًا نہین جہاد خیال کرنا خبط
ہے اور جو شہر یونکیون کیطرح بے فائدہ مار پیٹ کا اور لوٹ مار کا بازار گرم کرے اور اسکو جہاد کہے وہ
بالکل شریعت کی خلاف عامل ہے اور مفت ناحق جان و مال لوگون کا ضائع کرتا ہے اور عزت و آبرو
گنواتا ہے اور اصل بات یہ ہی کہ کسی عمل پر ثواب نہین ملتا جبتک وہ خالص خدا کے واسطے اور موافق شرع
شریف کے نہو اور جب تک شریعت کے موافق نہو اور خاص اللہ کے لیے نہو تب تک دونون جہان
کا زیان اور جان و مال کا نقصان تصور کیا جاتا ہے ہم کو بڑا تعجب آتا ہے ان لوگون پر جنہون
نے غدر مین بغیر وجود شرائط کے اور بغیر وجود امام کے اور بغیر اتباع شرع کے با وجود قتل کرنے لڑکون
اور عورتون کے جو محض بے گناہ اور معصوم تہے کیونکر فتوی دیدیا کہ یہ شہر یونک جاہلون کا اور بہتیرے
مفسدون کا اور جمگہٹا بے وقوفون کا جہاد ہے اور معلوم نہین ہوتا کہ اونہون نے یہ فتوی کس قرآن
سے نکالا اور کونسی حدیث سے ثابت کیا اسپر طرہ یہ ہے کہ اکثر حاکم اسوقت مین راجہ بابو اور ہندکے
ہندو تہے کہ انکی امامت مسلمانون کے کسی فرقہ کے نزدیک جائز نہین اور اکثر لوگ جنہون نے اسوقت
فی دور غدر مین حکام انگلشیہ سے مقابلہ کیا ہندو مذہب تہے کہ شراکت انکی جہاد مین اور مدد لینا ان سے
ہرگز جائز نہین یہ بات صاف حدیث مین آئی ہے پس اگر ہم اسکو مان بہی لین کہ وہ سب اسلام کا نام
لیتے تہے تو بہی جبتک دار الحرب سے باہر جاکر کسی دار الاسلام کو اپنا وطن اور مسکن نہ ٹہیراوین اور کسی
امام کو جو شرائط امامت اپنی ذات مین رکہتا ہو اپنا امام اور حاکم مقرر نہ کرین تب تک جہاد کا نام
محض خبط ہے اور ایسا امام جو اسلام کے شرائط رکہتا ہو اسوقت مین حکم کیمیا و عنقا کا رکہتا ہے

یہانتک کہ جو لوگ اہل اسلام مین اسوقت فرمان بردار اور حکمران ہین ان مین سے ایک بہی امامت کی صفتون
سے موصوف نہین اور سلطنت اور حکومت کی شرطون اور آداب اور احکام سے معروف نہین پہر
باغیان غدر اور مفسدان فتنہ پرداز کا کیا ذکر یہانتک کہ اکثر علمائے اسلام نے تیمور لنگ اور اکبر اور
دیگر شاہانِ اسلام کو جو محض ملک گیری اور سلطنت کے طمع سے لڑائیان لڑین ہین اور امن وامان
ملک مین فساد ڈالا انکی لڑائی کا نام جہاد بہی نہین رکہا چنانچہ امام شوکانی نے بدر طالع مین جہان ترجمہ
تیمور کا لکہا ہے وہان یہ لکہا ہے کہ ایک بار تیمور نے اپنی مجلس کے عالمون سے پوچہا کہ ہماری لڑائیون
مین جو لوگ قتل ہوے اور مارے گئے ان مین سے کون جنت مین جاویگا ہماری طرف کا یا ہمارے
دشمنون کیطرف کا تو ایک عالم نے جواب دیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی حمیت
کے لیے لڑتا ہے اور کوئی اظہار شجاعت کے لیے اور کوئی اس نیت سے کہ لوگ اوسکی کارگزاری دیکہین
ان مین سے جنتی وہی ہین جو خاص اسلیئے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو غرض اصل مقصود جہاد سے
یہی ہے کہ اللہ کی بات بلند ہو اور ملک مین امن وامان قائم ہو جاوے اور نام آوری اور شہرت
اور ملک گیری اور نیک نامی ہرگز مقصود نہو پس ایسی لڑائیان جن سے صرف حکومت اور جہانگیری
اور سلطنت مقصود ہو جہاد شرعی سے ہزارون کوس دور ہین اور ایسی لڑائیون والا ہرگز اپنے
تئین مجاہد نہین قرار دے سکتا ہے اسلیئے ابن عرب شاہ نے عجائب المقدور مین اور سیوطی نے تاریخ
الخلفاء مین تیمور کی مذمت کی ہے اور اوسکو برا لکہا ہے کہ اسنے اپنی لڑائیون کا نام جہاد رکہا
تہا حالانکہ علماء اسلام متفق ہین کہ احکام شریعت حقیقت سے تعلق رکہتے ہین نہ فقط نام سے اور
کسی شئے کا نام بدلدینے سے اسکی حقیقت نہین بدلجاتی مثلا سود کا نام منافع رکہنے سے سود
حلال نہین ہو جاتا چنانچہ امام شوکانی نے فتح ربانی مین یہی مضمون عربی مین لکہا ہے اور کتاب
تنبیہ الامثال مین صاف لکہا ہے کہ یہ لڑائیان بادشاہون کی جو ملک و مال کے لیے ہین ہرگز
جہاد نہین چنانچہ خلاصہ انکی تحریر کا یہ ہے کہ یہ بادشاہ جو رعایا کے مال شریعت کے خلاف لیا کرتے
ہین خواہ وہ رعیت کے لوگ رضی ہون یا ناراض ہون اور اپنی لڑائیون مین خرچ کرتے ہین
اس سے رعیت کا نفع خاک نہین ہوتا بلکہ سراسر نقصان اور زیان کا سبب ہوتا ہے جیسے بعض
بادشاہون مین لڑائیان واقع ہوتی ہین اور ہر شخص چاہتا ہے کہ سلطنت میری ہو یہ ہرگز جہاد
شرعی نہین بلکہ جہالت اور نادانی اور حماقت کی لڑائیون مین داخل ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ انکے
لشکری اور سپاہی رعایا کے ضعیفون اور عاجزون کو قتل کر ڈالتے ہین اور انکا مال ومنال

Marfat.com

چھین جھپٹ کر لیتے اور انکو بے عزت اور بیحرمت کردیتے ہین یہ بڑا ظلم ہے تمام ہوا مضمون شوکانی کی تحریر کا اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ جو لڑائیان غدر مین واقع ہوئین وہ ہرگز جہاد شرعی نہین اور کیونکر وہ جہاد شرعی ہو سکتا ہے کہ جو امن و امان خلائق کا اور راحت و رفاہ مخلوق کا حکومت حکام انگلشیہ سے زمین ہند مین قائم تھا اس مین بڑا خلل واقع ہو گیا یہانتک بوجہ بے اعتباری رعایا نوکری کا ملنا محال ہو گیا اور جان و مال و آبرو کا بچانا وہم و خیال ہو گیا امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے جہان حکام کے عدل کا بیان کیا ہے وہان یہ بھی لکھا ہے کہ اگر شریعت اسلام کے موافق عدل نہ ہو سکے تو حکام فرنگ کی طرح تو امن و امان رعایا اور اصلاح و درستی برایا کا لحاظ رکھا جاوے غرض انکی گواہی سے بخوبی معلوم ہوا کہ درستی ملک اور صفائی راہ اور رفاہ عوام اور امن خلائق اور امان مخلوق اور راحت رسانی رعیت اور آرام دہی بریت مین حکام فرنگ کا مثل اور نظیر اسوقت مین بلکہ اکثر اوقات مین ہرگز نہین اگرچہ ہر وقت کے ملا اور مفتی خوشامد کی راہ سے باتین بتاتے ہین اور ہر کسی کو اچھا بتاتے ہین مگر میری نظر مین جو راجح اور صحیح معلوم ہوا وہ لکھدیا قبول و ہدایت اللہ کے ہاتھ ہے۔

فصل سوم

دوسرے مقام مین اسی کتاب کے صفحہ ۱۶۳ مین یہ مضمون ہے کہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ملک یمن اور شام کے لیئے دعاء برکت کی لوگون نے عرض کیا کہ ہمارے نجد کے لیئے بھی برکت کی دعا فرمایے ابن عمرؓ کہتے ہین کہ مین گمان کرتا ہون کہ جب ان لوگون نے تین بار عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہان سے بکھیڑے اور فتنے نکلینگے اور وہین سے شیطان کا سینگ نکلیگا روایت کی یہہ بخاری نے قبرون کے پوجنے والے اور پیرون کے پوجا کرنے والے ہندوستان مین ایک خدا کے ماننے والون کو عداوت اور نفسانیت کی راہ سے وہابیہ کہتے ہین اور سمجھتے ہین کہ یہ فرقہ ایک خدا کو ماننے والا محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب ہی اور وہ نجد مین گذرا ہے غرض مذمت نجد کی احادیث سے ثابت کرتے ہین اور جب محمد بن عبد الوہاب بُرے ہوئے تو وہ فرقہ جو انکی طرف منسوب ہے وہ بھی بُرا ہوا – مین کہتا ہون کہ اس بات کو جانے دو کہ یہ دوسرے ملک کی بات ہی ہندوستان کی نہین کلام اس مین ہے کہ یہ فرقہ جو ایک خدا کو مانتا ہے اور ساری جہان کا حاکم اور مالک اسی اکیلے ایک قدرت والے کو سمجھتا ہے انکو وہابی کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کیطرف اس فرقہ کو منسوب سمجھنا محض غلط ہے اور جھوٹ ہی کئی وجھون سے اول یہ کہ یہ فرقہ خود اپنے تئین وہابی نہین کہتا اور نہ عبد الوہاب کی طرف اپنی نسبت ثابت کرتا ہے پس یہ خطاب اور لقب اس نے اپنے لیئے مقرر نہین کیا جیسے شیعون

نے سنیون کے مقابلہ مین اپنے آپ کو شیعہ کہنا مقرر کیا ہے اور ضرور تہا کہ اگر وہ اس لقب کو اپنے لیے مقرر کرتے تو ضرور اسکی بو ان مین پائی جاتی بلکہ یہ لوگ تو اس لقب سے کمال نفرت رکہتے ہین اور انکار کرتے ہین پہر ایسا لقب کسی کیواسطے رکہنا جو وہ خود اس سے ناراض ہو عرفاً اور عقلاً وقانوناً ہرگز لائق صحت نہین ہو سکتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم لوگ جو ایک خدا کے ماننے والے ہین انکو وہابی کہنا ایسا برا لگتا ہے جیسے گالی دینا اور ہم ایک خدا کے ماننے والے اور ایک نبی برحق کے چال چلنے والے اپنے تئین کسی اگلے بڑے اماموں کیطرف منسوب نہین کرتے نہ اپنے تئین حنفی اور شافعی کہتے ہین اور نہ حنبلی اور مالکی کہنے سے راضی ہوتے ہین پہر محمد بن عبد الوہاب کے پیچہے چلنے اور انکے طریقہ مین اپنے تئین داخل کرنے پر کب راضی ہونگے دوسرے یہ کہ کسی مذہب مین داخل ہونا یا کسی طریقہ مین کہلانا بغیر اسکے نہین ہوتا کہ وہ شخص اسکا شاگرد ہو یا اسکے گہر کا چیلہ یا معتقد ہو یا اسکا ہموطن ہو غرض داخل ہونا ہندوستان کے لوگون کا محمد بن عبد الوہاب کے طریقہ مین بغیر ان صورتون کے ممکن نہین اور کوئی ہندوستانی کسیطرح کا علاقہ ان علاقون مین سے ان کے ساتہہ نہین رکہتا ہے پہر انکو انکیطرف منسوب کرنا سوای خطا اور غلط کے کیا تصور کیا جاوے تیسرے یہ کہ محمد بن عبد الوہاب کے انتقال کو ایک مدت مدید گذری کہ ملک نجد مین بہی جہان انکا نشو ونما تہا وہان بہی کوئی انکی پوتون پڑپوتون مین سے باقی نہین سنا جاتا کہ انکے طریقہ کی تعلیم لوگون کو کرتا ہو اور اہل ہند یا عرب کو اسطرف بلاتا ہو اور یہ لوگ اسکی چال پر چلتے ہون اور اسکے سکہلانے کے موافق برتاؤ رکہتے ہون پہر اسصورت مین انکو وہابی کہنا اور محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب کرنا انصاف کا خون بہانا اور عدل کی گردن مارنا ہے چوتہے یہ قبول کرنا کسی مذہب کا اور داخل ہونا کسی طریقہ مین اس مذہب اور اس طریقہ کی کتابین دیکہنے اور سننے سے بہی ہوتا ہے اور صحبت سے بہی آدمی کسی مذہب و ملت کو اختیار کرتا ہے جیسے بہت سے رسوم ہندؤن کی بسبب ہم صحبتی کے ہند کے مسلمانون نے سیکہہ لین اور بہتون سی انکی شادی اور بیاہ مین جاری ہین سو یہ بہی ظاہر ہے کہ محمد بن عبد الوہاب کی کوئی کتاب ہند کے کسی شہر مین ایسے شائع نہین کہ مدرسون مین پڑہائی جاتی ہو اور عالمون مین اسکا ہاتہون ہاتہہ لین دین ہو اور اسیطرح محمد بن عبد الوہاب جو کہ نجد مین پیدا ہوئے اور وہان کے لوگ اکثر حنبلی مذہب تہے جیسے ہند کے لوگ حنفی مذہب ہین اور انہون نے کوئی نیا مذہب بہی نہین ایجاد کیا کہ اوسپر چلنے والے کو وہابی کہین اور اگر ایجاد کیا ہوگا تو اس مذہب کی کتاب اس ملک مین پائی نہین جاتی ہین نجد کے شہرون مین ہوگی اور یہ بہی ظاہر ہے کہ ہم لوگ ایک خدا

Marfat.com

خدا کے پوجنے والے ایک پیغمبر برحق کی چال چلن پر چلنے والے حنفیہ اور شافعیہ کی تقلید کو پسند نہین کرتے
اسیطرح مالکیہ اور حنبلیہ کی تقلید سے بھی خورسند نہین ہوتے پس اسصورت مین تہمت وہابیت کی ہرگز ہماری
اوپر ٹھیک اور درست نہین ہوسکتی اور ایک خدا کے پوجنے والون کا طریقہ اور مذہب تو یہ ہے کہ نماز روزہ
ادا کرنا اور ماباپ و عزیز و اقارب کے حقوق کو پورا کرنا اور شرع شریف کے موافق شادی اور غمی مین کاربند ہونا
اور شور و شغف و فتنہ و فساد سے اور ناچ رنگ وغیرہ کے بکھیڑون سے دور رہنا اور کسیکا قول خواہ جہاد
وغیرہ مین ہو یا اور امر شرع مین سوای خدا و رسول کے قبول نہ کرنا پھر ان لوگون کو وہابی کہنا ظلم صریح
ہے پانچوین یہ کہ کبھی ہندکے لوگون کو ملک نجد کے لوگون مین آمد و رفت نہین ہوئی نہ کوئی معبد مسلمانون
کا وہان ایسا ہی جیسے کعبہ وغیرہ کہ وہان جانا آنا ان کا ضرور ہوا اور وہان سے یہ مذہب محمد بن عبد الوہاب
کا سیکھہ آتے ہون اور اس ملک مین پہیلاتے نہ کوئی تجارت عمدہ وہان سے جاری ہے کہ خرید و فروخت
کے ذریعہ سے وہان انکی آمد و شد ہو کہ اسکی وجہ سے یہ لوگ انکا طریقہ اختیار کرکے اپنے ملک مین رائج کرتے
نہ رسم خط و کتابت کا علاقہ کسی کو وہان سے حاصل ہے کہ اسکے سبب سے انکے مذہب کے امور ہندوستان کے
لوگون نے اخذ کیے ہون پھر باوجود نہ ہونے کسی علاقہ کے انکو محمد بن عبد الوہاب کیطرف منسوب کرنا
عجب طرح کا افترا ہے اور بڑی بات تو یہ ہے کہ ہم لوگ صرف کتاب و سنت کی دلیلون کو اپنا دستور
العمل ٹھیراتے ہین اور اگلے بڑے بڑے مجتہدون اور عالمون کیطرف منسوب ہونے سے عار کرتے
ہین پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ محمد بن عبد الوہاب کیطرف کہ وہ بھی ایک مذہب خاص حنبلی کیطرف منسوب
تہا اسکے ساتھ نسبت اپنی ظاہر کرین اور اسکی طرف منسوب ہونے سے مسرور و محفوظ ہون اور یہ آزادگی
ہماری مذہب مروجہ جدیدہ سے عین مراد قانون انگلشیہ ہے نہ تعصب مذہبی ہان البتہ جو تقلید اگلے
مولویون کی واجب اور فرض کہتے ہین وہ اگر تقلید محمد بن عبد الوہاب کے بھی کرین تو تعجب نہین اور
جو ان سے اگلون کی تقلید سے بھاگتا ہے وہ انکی کیا تقلید کریگا چھٹے یہ کہ چند مفسدان فتنہ پرداز حکام
عالی مقام انگلشیہ کو یون فہمایش کرتے ہین اور وقت بیوقت انکے خیال مین یہ امر جماتے ہین کہ یہ
لوگ جو وہابی کہلاتے ہین انکے مذہب مین حکام فرنگ سے جہاد کرنا فرض ہے اور انکی عورتون اور بچون
کو قتل کرنا واجب حالانکہ یہ خیال محض باطل اور بیکار ہے اور دلائل اسکے بطلان اور غلط ہونے
کے اوپر بخوبی گذرے اور ظاہر ہے کہ جہاد بغیر شرائط شرعیہ کے اور بغیر وجود امام کے روا نہین اور صرف لڑنا
بھڑنا اور فتنہ پردازی اور ملک گیری اور سلطنت کیلیے قتل و قتال کو ہرگز جہاد نہین اور جو لوگ کہ بغیر خصوصا حکام
فرنگ کے قتل کا ارادہ کرتے یا اس فعل شنیع کے مرتکب ہوتے ہین وہ شریعت اسلامیہ سے اور احکام دین محمدی

سے بالکل جاہل وغافل ہین اور صحیح وہ ہے کہ وہابی ہونا عبارت ہی مقلد مذہب خاص کے ہونے سے کیونکہ
پیشوا وہابیون کا ابن عبد الوہاب مقلد مذہب حنبلی تہا اور تابعان حدیث کسی مذہب کے مذاہب تقلیدین مین
سے مقلد نہین لپس وہابیہ اور اہل حدیث مین فرق زمین وآسمان کا ہے مذہب وہابیہ ۱۸۱۸ع مین مفقود ہوگیا
اور اہلحدیث تیرہ سو برس سے چلے آتے ہین اس مین سے کسی نے کسی ملک مین جہنڈا اس جہاد اصطلاحی جال
کا کٹرا نہین کیا اور نہ کوئی ان مین حاکم یا بادشاہ کسی ملک کا بنا اکثر ملک کے سب تارک دنیا تہے
فتنہ وفساد وغدر وقتل وخونریزی سے ہزارون کوس بہاگتے تہے وہ لوگون کا جمع کرنا اور فساد برپا کرنا اور
امن وامان کا ملک سے اٹہانا کیا جانین اہلحدیث کے احوال وطبقات کی صدہا ہزارہا کتابین بطور تاریخ
مذہب اسلام مین موجود ہین انکی نسبت کسی کتاب مین کسی جگہہ حال فساد وغدر کا نہین لکہا بخلاف ابن
عبد الوہاب کے کہ حال اسکے فساد کا تاریخ مصر و دیگر کتب مؤلفہ علما عیسائی مطبوعہ بیروت وغیرہ مین مفصل
تحریر ہے اور ان کتابون سے ہمنے حال مذکور انتخاب کرکے اپنی کتاب مین لکہا ہے تاکہ لوگ اسپر واقف
ہوکر طریقہ جنگ وجدال وفساد سے باز رہین باقی رہی یہ بات کہ مراد لفظ وہابی سے خاص ہی لوگ ہین جو
دعوی اتباع قرآن وحدیث کا کرتے ہین اور تقلید مذہب کے منکر ہین سو اسکا جواب یہ ہی کہ اگر یہی لوگ
وہابی ہین تو ضرور ہے کہ جو معنے وہابی کے عرف حکام مین مقرر ہونگے اسکا مفہوم ان لوگون مین پایا جاوے
حالانکہ سینون مین جو ساکن ہندوستان مین ایک آدمی بہی ایسا آج تک پایا نہین گیا کہ جس نے دعوے
اتباع قرآن وحدیث کرکے سرکار سے مخالفت کسی قسم کی کسی شہر مین کی ہو یا خود جہاد کا ارادہ یا دوسرون
کو اسپر آمادہ کیا ہو یا کوئی نالش فریاد کسی مقلد مذہب کی کسی کچہری عدالت مین ابتدا اً پیش کی ہو بلکہ
جو لوگ اہل سنت کو زبردستی وہابی لقب سے یاد کرتے ہین وہی بانی اس فساد کے ہین سو وہ تو وہابی
نہ ہون بلکہ خیر خواہ سمجہے جاوین اور جو لوگ خود پرہیزگار خدا ترس رافع فساد امن خواہ ہون وہ وہابی
کہلا دین یہ عجب لطف کی بات ہے فساد کوئی کرے اور بدنام کوئی ہو

می خورد با دیگران مستان برا بگزرد
در فرنگ این ظلم و این بیداد حاشا بگزرد

یاد ہوگا کہ اس سے پیشتر جو کتاب سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین لکہی ہے اور اسکا نام ہدایۃ السائل ہے اسکے
صفحہ ۱۱۹ مین وہابیہ کے حال مین لکہا ہے کہ انکی کیفیت کچہ نہ پوچہو انکے اور انکے مخالفون کا عجیب
حال ہے کہ سراسر نادانی اور حماقت مین گرفتار ہین اور اس نادانی سے نکلنے کی ساری عمر توقع نہین اور
صفحہ ۱۲۱ مین لکہا ہے کہ نہ محمد بن عبد الوہاب کے پیچہے چلنا ہمپر واجب ہے نہ اور کسی عالم کے پیچہے اور
صفحہ ۱۱۵ مین ہے کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی حنبلی المذہب تہے اور ہم کسی مذہب کے مقلد نہین پس

Marfat.com

تابع ہونا ہمارا محمد بن عبدالوہاب کا نہایت عجیب ہے اور ہرگز کچھ معنے تعین رکھتا سا تو ین یہ کہ مورخین اسلام اور مذہب عیسوی دونوں نے اپنی تاریخوں مین فتنہ نجد کا حال جو ۱۲۱۳ ہجری مین گذرا ہے بخوبی لکھا ہے اور اس سنہ مین کوئی ہند کا آدمی نجد کو نہین گیا بلکہ خود اہل ہند کو اسکے حال سے مطلق خبر نہین تہی اور کیونکر خبر ہوتی کہ جیسے اب بسبب حسن بندوبست سرکار انگلشیہ ہر طرف تار اور اخبار اور ریل جاری ہے اسوقت مین ان چیزون کا نام ونشان بہی نتہا بلکہ آجتک باوجود کثرت اخبار اور اجرا سے تار کے کوئی اخبار بہی ملک نجد کا ہندوستان مین شائع نہین کہ شیوہ علمار نجد کا اور طریقہ وہان کے عوام الناس کا ہم لوگون کو معلوم ہو غرض کہ کوئی علاقہ دینی اور دنیوی ہندوستان کی سلمانان موحدین کو اہل نجد کے لوگون کے ساتہ حاصل نہین اور یہ جو سلمان ہند کے ایک خدا کو ماننے والی اور اچہی باتین لوگون کو سکہانے والے اور بری باتون سے جیسے گور پرستی اور ڈہول ڈہما کا اور ناچ رنگ اور سود خواری اور زناکاری ہے اس سے منع کرنے والے ہین کسیطرح کی نسبت انکو مردمان نجد سے نہین صرف اتنی بات ہی کہ چند لوگ متعصبان مذہب حنفی اور اپنی باتون کے پچ کرنیوالے لوگون نے جو قبرون کی نذر ونیاز مین مشغول ہین یہ تہمت ایکے اگی وہابی والونپر باندہ دی ہے اور حاکمون سی اسبات کا اظہار سراپا کذب کر کے کہ یہ لوگ وہابی اور مجاہد ہین اپنے منصب اور عزت اور جاہ بڑہانیکی تدبیر نکالنے مین حالانکہ تہمت انکی بالکل صدق سے دور اور انصاف سی بعید ہے

فصل چہارم

سلیم بن عامر نے کہا کہ حضرت معاویہؓ اور اہل روم جو نصاری تہے ان دونون مین صلح تہی اور حضرت معاویہ نے جب مدت صلح کی تمام ہونیکو ہوئی نصاری کے ملکون مین لوٹ مار کا ارادہ کیا سو ایک شخص عربی یا ترکی گہوڑے پر سوار ہو کر آئے اور کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر صلح کی اور عہد کی رعایت ضروری اور اقرار کا پورا کرنا واجب ولازم ہے جب دیکہا تو وہ عمرو بن عبسہ تہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یارون مین سے حضرت معاویہ نے ان سی پوچہا کہ تم کیون آئے اونہون نے کہا کہ مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ آپ فرماتے تہے کہ جسکو کسی قوم سے صلح ہو سو اسے لازم ہے کہ صلح کو نہ توڑے اور اس مین خلل نڈالے یہانتک کہ اسکی مدت تمام ہوجاوے یا انکو صلح توڑنے کی اطلاع کر دے راوی کہتا ہے کہ معاویہؓ نے جب یہ بات سنی لوٹ گئے اور انکو نہ لوٹا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور یہ دونون بڑی معتبر کتابین اہل اسلام کی ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل اسلام کو جس غیر مذہب سے صلح ہو اور اقرار ہو اسکو توڑنا نہ چاہیے اور اسیلیے ابورافع کہ کافران قریش نے انکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس قاصد بنا کر بہیجا تہا اونہون نے جب مسلمان ہونیکا ارادہ کیا اور چاہا کہ آپ کافرون کے پاس نجاوین آنحضرت

59727

Marfat.com

نے فرمایا کہ ہم اقرار نہیں توڑتے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے غرض حضرتؐ نے انکو لوٹا دیا اور فرمایا کہ اب تو تم جاؤ اور اپنا اقرار پورا کرو پھر اگر تمہارا ارادہ اسلام ہے تو بعد اسکے آسکتے ہو ایسا ہی مضمون ہے حضرتؐ کے قول کا اور پیغمبر نے اللہ رحمت کری انپر صاف فرمادیا ہے کہ عہد کا توڑنا ان چار خصلتوں مین ہے جس سے آدمی منافق ہوجاتا ہے اور وہ سچے اللہ پر یقین والوں مین نہین گنا جاتا اور فرمایا ہے کہ جو امان دیوے کسی کو جان کی اور پھر اسے مار ڈالے اسپر ایک جھنڈا ہوگا بیوفائی کا قیامت کی دن یعنے قیامت کے دن اس کی بیوفائی اور بدعہدی مشہور ہوگی اور رسوائی اور ذلت عام مین گرفتار ہوگا اور ابوہریرہؓ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا جو اپنے اقرار کو پورا نہ کرے اسکو مجھ سے کام نہین نہ مجھکو اس سے گویا آپنے عہد شکن کو اسلام سے خارج کردیا اور ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ اقرار توڑنے والے کے لیئے قیامت کی دن ایک جھنڈا گاڑا جاویگا اور پکارا جاویگا کہ یہ فلان جو فلان کا بیٹا ہے اسکی عہد شکنی اور بیوفائی ہے اور انسؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ ہر عہد شکن کے لیئے قیامت مین ایک جھنڈا ایسا ہوگا کہ اس سے پہچانا جاویگا اور ابی سعیدؓ نے نقل کیا کہ آپنے فرمایا کہ ہر عہد شکن کا جھنڈا قیامت کی دن اسکے سرین پر لگایا جاویگا اور یہ بڑی رسوائی اور ذلت کا سبب ہوگا اور مسلم مین جو بڑی معتبر کتاب ہے اسلام کی مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ ہر عہد شکن کا ایک جھنڈا ہوگا اور وہ اتنا ہی بلند ہوگا جتنی اسنے عہد شکنی کی ہوگی غرض عہد کو پورا کرنا اور اقرار کو وفا کرنا ہی دستور العمل ہے اہل اسلام کا خواہ اگلے ہون یا پچھلے اور اسیوجہ سے سلاطین اور حکام اہل اسلام جو اہل حکومت و دولت ہین جب معاہدہ اور اقرار صلح کا کسی سے کرتے ہین اس اقرار اور صلح کو مرتے دم تک پورا کرنے مین بدل ساعی ہوتے ہین اور اس اقرار اور صلح کے توڑنے کو خلاف شیوہ اسلام اور مخالف طریقہ ایمان اور بڑا گناہ اور نہایت برا جانتے ہین اور جو عہد و اقرار کوئی رئیس اسلام کرتا ہے تو اسکی رعایا اور برایا بھی اس مین شامل ہوتی ہے اور اس عہد کے وفا کو اپنے ذمہ لازم اور واجب جانتی ہے گو بروقت صلح رعیت کا ذکر نہ آوے اسلیئے کہ حاکم وقت اور رئیس ملک گویا اپنی ساری رعیت کیطرف سے عہد باندھتا ہے اور تمام ماتحتون کی جانب سے اقرار کرتا ہے نہ خاص اپنی ذات سے غرض یہ کہ اسکا اقرار کرنا گویا تمام رعیت اور ماتحتون کا اقرار کرنا ہے ہر شخص اسبات کو بخوبی جانتا ہے کہ غدر کے وقت مین جب لشکر سرکار انگلشیہ باغی ہوگیا اور ظلم و تعدی جو ان سے ہوا سب کچھ کیا اسوقت مین روساء ہند جنکو اپنے عہد و قرار کا خیال تھا وہ اپنے قرار پر برقرار رہے اور عہد شکنی اور بیوفائی سے برسر کنار اور جس نے اسکے برخلاف کیا وہ صرف حاکمون ہی کے نزدیک برا نہیں ٹھیرا بلکہ شیوہ اسلام اور طریقہ اہل ایمان سے دور اور عہد شکن اور بیوفا ٹھیرا

Marfat.com

دین مین بہی اور مرتکب بڑے گناہ کا سمجہا گیا اور قیامت کے دن اسکا جو حال ہوگا وہ بہی وہان کہل جاویگا
غرضنکہ وہ شخص دونون جہان کے زیان اور دونون عالم کے نقصان مین گرفتار ہوا اور جب پورا کرنا مدت
عہد کا اور تمام کرنا اپنے اقرار کا شریعت مین ضرور ہوا تو ہر رئیس کو کسی ریاست کا رئیس کیون نہ ہو ضرور
ہے کہ اپنے عہدونکو اونکی مدتون تک پہونچادے اور اسکے ایفا اور وفا کا بخوبی خیال کہے اور اقرار توڑنے
کا دل مین کبہی خیال نہ لاوے اور بخوبی ظاہر ہے کہ اقرار اور عہد اور قول اکثر روساء ہند کے دولت انگلشیہ
کے ساتھہ بقید نسلاً بعد نسلاً اور بطنا بعد بطن مقرر ہوئے ہین اور مسائل اور شروط متعددہ کے ساتھہ
قرار پائی ہین کہ ہر ایک کے عہدنامہ مین تفصیل اونکی موجود ہے سو ہر ایک کو روساء ہند اور امراے وحکام
اس ملک کے ضرور ہے کہ جو عہد و اقرار حکام انگلشیہ سے باندہی ہین سر مو اسکے خلاف نہ کرین اور عہد شکنی
اور بیوفائی کا دہبا اپنے اوپر لیکر رسوائی دوجہان نہ ہون اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ اس قسم کی حرکات انہین
جاہلون سے زیادہ سرزد ہوتے ہین جو اپنے دین کے علمون سے غافل اور اسلام کی خوبیون سے جاہل ہین اور اپنی شریعت
سے کنارہ کرکے مقلد ایک مذہب کے ہورہے ہین حالانکہ اس مذہب مین ابہی بری سطرح کی روئیتین
بہری ہین اور یہ لوگ تقلید کے نشہ مین مست و مدہوش ہوکر نقد دین اپنا مفت کہوتے ہین اور نہین
تو جو قرآن و حدیث سے واقف ہے اور اپنے دین کے علمون سے بخوبی خبر رکہتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ
عہد شکنی اور بیوفائی کا وبال و عذاب ہمارے دین مین کسقدر ہے اور دنیا و آخرت مین اسکی آفت و مصیبت
کتنی ہے اور خدا و رسول کے آگے اسکی سزا کیسی ہے اور حقیقت مین یہ علم اوسکا جو اسکی معتبر کتابون سے
حاصل ہوا ہے اس خرابی اور برائی سے بہت روکنے والا ہے اور دور رکہنے والا اور اس گناہ سے بچانے
والا اور اس جرم سے متنفر کرنیوالا ہے اور پر ظاہر ہے کہ سرچشمہ ساری جہوٹے حیلون اور مکرون کا اور کل
تمام فریبون اور دغا بازیون کی علم رائے ہی جو مسلمانون مین بعد پیغمبر برحق کے پہیلا ہے اور کہا جال
ان سب خرابیون کا بول چال فقہاء اور مقلدون کی ہے اور ساری خرابی کی ڈالی ہوئی ان ملاؤن کی
ہے جو دام تقلید مین گرفتار ہین اور بدعت اور شرک کی نشہ مین سرشار بخلاف تابعان حدیث و قرآن
کے کہ انکے طریقہ پسندیدہ مین نئی باتون کا نکالنا اور تازی او پیچ ڈہالنا اور حیلون کے ایجاد اور
فریبون کی بیخ و بنیاد قائم کرنا سراسر ناشائستہ اور ممنوع اور محذور ہے **ابیات**

ہم اہل حدیث ہین برادر + ہے قول نبی ہمارا رہبر + ہر مکر سے پاک و دور ہین ہم + اور کذب سے
بہی نفور ہین ہم + بہاتی نہین ہمکو حیلہ بازی + آتی نہین ہمکو جعلسازی + غرض یہ کہ اگر غور سے
دیکہو اور خوب خیال کرو تو سارے عالم کا فساد اور تمام خرابیون کی بنیاد یہی گروہ ہے جو اپنے آپ کو

Marfat.com

کسی مذہب وغیرہ کا مقلد کہتا ہے اور جو قبرین نہین پوجتا اور ڈھونگ وہ مشہور نہین کرتا اور بخشندہ علم عَلم
اور تیرے جھنڈی نہین کھڑے کرتا اور اکیلے ایک قرآن کا تابع ہے اور حدیث کا پیرو اوسکو وہابی کہنا ظلم ہے
بیت جتنے مین یہ خار و خس کے آفات ہے باد صبا تری کرامات + کیسنے نہ سنا ہوگا کہ آجتک کوئی
موحد متبع سنت حدیث و قرآن پر چلنے والا بیوفائی اور اقرار توڑنے کا مرتکب ہوا یا فتنہ انگیزی
اور بغاوت پر آمادہ ہوا جتنے لوگون نے غدر مین شر و فساد کیا اور حکام انگلشیہ سے برسر عناد ہوئے
وہ سب کے سب مقلدان مذہب حنفی تھے نہ متبعان حدیث نبوی مگر مکر اور زور کی راہ سے فتنہ پردازی
کی تہمت دوسرون پر باندہ دی اور اہل غدر کو وہابی ٹہیرا دیا اور حکام کے ذہن مین اس خیال غلط کو بخوبی
ڈالدیا ابیات مشک بیزی ہے تیری زلف کا کام + آہوئے چین کا بہانہ ہے فقط + ہر
فتنہ غدر مین کہ لشکر سرکار انگلشیہ اطاعت حکام سے منحرف ہوگیا بعض جگہہ ایسا بھی ہوا کہ جو بدل
دشمن سلطنت اہل فرنگ تھے کمال چالاکی اور چستی سے خیرخواہ اور دعاگو بنکر جاہ و منصب حاصل کر بیٹھے
اور بہت سے لوگ جو گوشہ نشین اور خانہ گزین فتنہ و فساد سے دور بزبانی سے مجبور آمد و رفت حکام
سے معذور تھے وہ اپنی سادگی سے اپنی برات اور صفائی کی دلیلین بیان نہ کرسکے اور جھوٹی تہمتون
اور کھوٹے بہتانون کی وجہ سے آفات اور بلیات مین گرفتار ہوکر بعضے پہانسی پاگئے بعضے لوٹ
مار مین تباہ و برباد ہوگئے بعضون کے وظیفے اور وثیقے ضبط ہوگئے بعضون کی تجارتین اور
معاملات بے ربط ہوگئے بعضے محبوس اور اسیر ہوکر کالے پانی پہونچے اس کارروائی مین کوئی
غفلت سرکار کی نہین ہر ریاست مین اس قسم کے لوگ ہوتے ہین جو اپنی چالاکی سے بڑے بڑے حکام بیدار
مغز کو دہوکا دیتے ہین حاکم مسلمان ہو یا غیر مسلمان ہو آخر آدمی ہے عالم الغیب نہین ظلم وہ ہے جو دیدہ
و دانستہ ہو نہ وہ جو بلا علمی اور بیخبری کی راہ سے بعد جد و جہد بسیار کے وقوع مین آوے غرض ان جھگڑون
سے قطع نظر کرکے مین کہتا ہون کہ علماے اسلام مین سے سب نے تصریح کی ہے کہ اقرار کا توڑنا اور وفا سے منہ
موڑنا بڑا گناہ ہے شیخ ابن حجر مکی نے منجملہ تزیبن کبیرہ کے اسکو بھی ایک کبیرہ گنا ہے اور قرآن شریف کی
اس آیت سے بحث مذکور کو شروع کیا ہے وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا یعنے اللہ تعالی فرماتا
ہے کہ پورا کرو اقرار کو اقرار قیامت مین پوچھا جاویگا اور اس بحث کی آخر مین کہا ہے کہ اقرار توڑنے
مین یہ بھی داخل ہے کہ جہاد مین کسیکا فر کو امان دیوے اور پھر اوسکو قتل کرڈالے یہ بھی بڑا گناہ ہے
انتہے اور اس سے بخوبی واضح ہوگیا کہ اقرار توڑنا اون کافرون سے بھی بڑا گناہ ہے جنسے لڑائی ہو
دوسرون کا تو کیا ذکر ہے اس مقام مین ہم یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ اگر ہندوستان دار الحرب بھی ہو

Marfat.com

توبھی حکام انگلشیہ کے ساتھ جو پیمان کے رئیسون کا عہد اور صلح ہے اسکا توڑنا بڑا گناہ ہے اور اسکے
بعد شیخ ابن حجر نے اسی کتاب مین کہا ہے کہ اسی مین وہ عہد و امان بھی داخل ہے جو درمیان مسلمانون
اور مشرکون کے ہو جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا ہے اور روایت کی بخاری اور مسلم نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہین کہ ہین انکا قیامت کے دن دشمن ہون ایک وہ شخص کہ اس نے عہد باندھا
اور پھر توڑ دیا دوسرے وہ کہ اس نے کسی آزاد آدمی کو بیچ ڈالا اور اسکی قیمت لیکر کھالی تیسرے وہ کہ اس نے
کسی مزدور سے مزدوری کروائی اور مزدوری پوری نددی اور مسلم وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب اللہ تعالی
اگلے پچھلے لوگون کو قیامت کے دن جمع کرے گا ہر ایک بے وفا اقرار توڑنے والے کے لیئے ایک نیزہ ہوگا
کہ وہ اس سے پہچانا جاویگا اور پکارا جاویگا کہ یہ فلانا فلانے کا بیٹا ہے انتہے اور روایت کی طبرانی نے
اوسط مین انس سے کہ انھون نے کہا آنحضرت نے خطبہ پڑھا یہ فرمایا کہ جس مین امانت نہین اسکو ایمان
نہین اور جس نے عہد پورا نہ کیا اسکا دین نہین اور روایت کیا حاکم نے اور کہا یہ صحیح ہے مسلم کی شرط پر کہ
آپنے فرمایا جس قوم نے عہد شکنی کی اُن میں قتل پھیل گیا اور مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جس نے کسی ایسے
شخص پر ظلم کیا جسکو بادشاہ اسلام نے امان دی ہے یا اسکے حق مین سے کچھ دبا رکھا یا اسکے حوصلہ سے
بڑھکر اسے تکلیف دی یا اس سے بغیر اسکی خوشی کے کچھ لے لیا تو مین اسکا دشمن ہون قیامت کے دن
اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کو جان
کی امان دیکر پھر قتل کر ڈالا تو مین اس قاتل سے بیزار ہون اگرچہ وہ مقتول کافر ہوا انتہے اور اس سے بخوبی
معلوم ہوا کہ جس سے اقرار اور صلح ہو وہ اگرچہ مسلمان نہ ہو جیسے عیسائی لوگ انکا بھی قتل کرنا حرام ہے
اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے نہایت بیزار ہین اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن حبان
سے مروی ہے کہ جس نے کسی امان دیے ہوئے کو ناحق مار ڈالا وہ جنت کی بو نہ سونگھیگا حالانکہ جنت کی بو سو برس
کی راہ تک جاتی ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ جس نے کسی ایسے شخص کو مار ڈالا جس سے صلح تھی وہ جنت
کی بو نہ سونگھیگا اگرچہ بو اسکی پانسو برس کی راہ سے پائی جاتی ہے اور ترمذی اور ابن ماجہ مین ہے کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو جس نے ایسے شخص کو مار ڈالا جس سے صلح تھی اور وہ اللہ اور اسکی
رسول کی پناہ مین تھا وہ اللہ کی پناہ سے نکل گیا اور جنت کی بو نہ سونگھیگا اگرچہ اسکی بو ستر برس تک پائی
جاتی ہے تمام ہوا مضمون حدیثون کا اور ان احادیث سے بخوبی واضح ہوگیا کہ اقرار توڑنا اور ایسے شخص کا
قتل کرنا کہ جس سے صلح بندی ہے اور جسکو امان دی ہو بڑا گناہ ہے دنیا مین اور بڑا سبب ہے رسوائی اور
ذلت کا قیامت کے دن اہل محشر کے روبرو اور موجب ہے اللہ اور رسول کی بیزاری کا اور اقرار توڑنے

مین اور عہد شکنی مین فقط اپنا ہی اقرار نہین ٹوٹتا بلکہ حقیقت مین خدا اور رسول کا اقرار ٹوٹتا ہے اور اونکی پناہ
مین خلل عظیم واقع ہوتا ہے اور اسوجہ سے وہ شخص مستحق بڑے وبال اور نکال کا دونون جہان مین ہوا کرتا ہے
اللہ کی پناہ ایسی بلاؤن سی زواجر مین لکھا ہے کہ یہ تینون چیزین یعنے قتل اور عہد شکنی اور ظلم اُسکے اوپر
جس سے عہد اور صلح ہے بڑی گناہون مین گنا گیا ہے اور احادیث صحیحہ مذکورہ سے بخوبی ثابت ہے اور اسی
کی تصریح کی بعض اہل علم نے اور قتل معاہد اور غدر کو اس مین شمار کیا علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ انہون
نے اقرار توڑنے سے غدر مراد لیا یعنے عہد شکنی کرنا اُن سے جن سے صلح ہے داخل غدر ہے بلکہ تصریح کی
ہے شیخ الاسلام نے کہ حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا نام کبیرہ یعنے بڑا گناہ رکھا و لیکن
اعتراض کیا ہے اس پر جلال بلقینی نے کہ اگلی حدیثون مین سے کسی مین یہ نہین وارد ہوا کہ آنحضرت صلعم نے اسکو
کبیرہ کہا ہو البتہ اس مین وعید سخت آئی ہے اور ظاہر ہے کہ مراد انکی اگلی حدیثون سے احمد اور بخاری کی
حدیث ہے جو ہم اوپر لکھ چکے ہین کہتا ہون کہ اس حدیث مین یہ لفظ ہے کہ مین اُن کا دشمن ہون اور ظاہر ہے
کہ دشمنی انکے کبیرہ ہونیکی بڑی دلیل ہے اور اور حدیثین بھی اسکی مؤید ہین جو اوپر بیان ہوئین اور بہت
چیزین ایسی ہین کہ شارع نے اسکی مذمت بیان کی ہے اور صاحب زواجر نے اسکو بڑی گناہون مین گنا ہے
غرض اسکے کبیرہ ہونے مین کوئی شک اور شبہ نہین یہ وہ بیان ہے جو اس مسئلہ مین آجکی تاریخ کہ غرہ ربیع
الاول سنہ ۱۲۹۶ ہجری ہے قلم صدق رقم تک سپرد ہوا

فصل پنجم

ترجمہ کتاب سوض الخصیب اس کتاب مین کچھ حال زمانہ غدر کا اور کچھ کیفیت مصنف اپنی از اول تا آخر مرقوم ہے
اوس کیفیت کی ذیل مین یہ بھی لکھا گیا ہے کہ جب پانچوین ربیع الاول سنہ ۱۲۷۳ ہجری مین کانپور رہنا ہوا تھا
میرا وہان داخل ہونا ہی تھا کہ فوج سوار و پیادہ سرکار انگلشیہ کی سرکار موصوفہ سے باغی ہو گئی اور ایک
ہنگامہ عجیب اور فتنہ غریب ظاہر ہوا اور ہر طرف سے فتنہ جو اور فسادخو جمع ہوے اور غربا کی لوٹ مار اور نوچ
گھسوٹ کرنے لگے غرض جو ہونا تہا سو ہوا اور بہت برا ہوا مین اوسی حال مین افتان و خیزان بحالت
پریشان اپنے وطن یعنے قنوج کو پہونچا اور گوشہ عافیت مین پناہ لی ۔ بیت ۔ سب سے ہو کر نفور بیٹھ رہا ہون
تا اکیلا خدا کو یاد کرون ۔ بیت غالب ۔ بریدم از ہمہ خواہم کہ زین سپس ۔ کنجے گزینم و بپرستم خدای را
خدا کی قدرت اور اس حال کی ندرت ملاحظہ کرو کہ اس شہر کے لوگون نے اگرچہ کوئی مخالفت سرکار انگلشیہ
سے نہین کی نہ ایک حرف کتاب بغاوت سے پڑہا صرف ایک چہوٹا سا مقابلہ جو فوج انگریزی کو سپاہ سہ بندی
جانبی نواب فرخ آباد سے ہوا جو اس شہر سے ایک گوشہ مین واقع ہے اُس مین سراسر شرارت اور فساد دہی

کے رئیس ناہموار کی تہی غرض اسکی خمیازہ مین شہر مذکور سارا الٹ گیا اور اسکے ذیل مین سکھون اور پنجابیون نے ہمارا گھر بار بھی لوٹ کر ہمکو سبکبار کردیا ؎ جمال یار نے لوٹی متاع صبر و قرار * خدا دراز کرے عمر عشق بازون کی * غرض دوسرے بعد قتل عام کا شہرہ ہوا امر یدان پدر عالی قدر مرحوم تمام مرد و زن کو ہمراہ میرے قصبہ بلگرام مین جو قنوج سے پانچ کوس پر واقع ہے لیگئے اور وہان محلہ میدان پورہ مین اس طرحپر اتفاق اقامت ہوا کہ سوا ایک جامہ سیاہ رنگ اور نان خشک یکوقتہ اور آب چاہ مسجد کے کچھ میسر نہ تھا باری اس مصیبت کا اجر عنایت فرما اور اسکے نعم البدل سے سرفراز کر اس فرصت مین چند پارے کلام اللہ کے یاد کیے غرض بعد اسکے مرزاپور جانیکا اتفاق ہوا اور جناب اکبر علی خان صاحب سوداگر نے بہت مدارات کی اس اثنا مین پروانہ رئیسہ مرحومہ نواب سکندر بیگم صاحبہ کا میری طلب مین پہونچا اور مین جبلپور کی راہ سے قصد بھوپال کیا آخر ماہ صفر مین جب مین داخل بھوپال ہوا اسیوقت حکم رئیسہ موصوفہ ہوا کہ جلد یہانسے واپس جاؤ چنانچہ بعد قیام ایک ہفتہ بھوپال سے روانہ ہوا راہ مین ریاست ٹونک پر گذر ہوا وہان سید حمید الدین صاحب مرحوم کے گھر پر اوترا اور وزیر الدولہ بہادر نے اللہ تعالی انکو بخشے بہت اصرار کرکے پچاس روپیہ ماہوار مقرر کیے آٹھ مہینے وہان قیام رہا اسکے بعد نامہ رئیسہ مغفورہ بھوپال مشعر معذرت ما جرای سابق پھر پہونچا تیسوین محرم ۱۲۷۶ھ ہجری کو بھوپال آیا اور رئیسہ مرحومہ نے التفات عظیم فرمایا اور رعایت مصارف راہ فرمائی اور امور گذشتہ سے عذر خواہی چاہی اور پچہتر روپیہ ماہوار مقرر فرمائے اور خدمت تاریخ نگاری بھوپال عنایت کی اللہ بحر یر دستور العمل بھی میرے سپرد فرمایا بعد چندے اہتمام مدارس سلیمانیہ میرے سپرد ہوا اور اس خدمت کو مین نے بہت غنیمت جانا اسلیے کہ اس مین علمی شغل تھا اور درس و تدریس جو عمدہ کام اہل علم کا ہے اسمین اشتغال میسر ہوا ایک سال اس ماجرا پر گذرا تھا کہ میر منشی ریاست عبد العلی معزول ہوئے اور بالکراہ مین انکی خدمت پر منصوب کیا گیا اور دو صد روپیہ ماہوار مقرر ہوا اور خطاب خانی اور میر دبیری ملا مین اگرچہ اس خدمت سے خوش نہ تھا مگر سوا صبر کے چارہ کار نظر نہ آیا ؎ آنچہ نصیب است ہم میرسد * گر نستانی بستم میرسد * جب دوسرا سال گذرا رئیسہ معظمہ نے اپنی زوجیت سے مجھے عزت و افتخار بخشا اور یہ امر باطلاع گورنمنٹ عالیہ و حسب مرضی سرکار انگلشیہ ظہور مین آیا اور یہ علاقہ موجب ترقی منصب اور عروج و عزت روز افزون کا ہوا اور چوبیس ہزار روپیہ سالانہ اور خطاب معتمد المہامی سے سرافرازی حاصل ہوئی اور خلعت گرامی قیمتی دو ہزار روپیہ مع اسپ و فیل و جنبور و پالکی و شمشیر وغیرہ عنایت ہوا بعد چندی خطاب نوابی والا جاہی امیر الملکی و والا جاہی ۱۷ فیر شلنگ سے سربلندی عطا فرمائی اور اقطاع یک لک روپیہ سال اسپر مزید مرحمت ہوئے غرض وہ آزادگی قدیم اب بصورت رقیت متبدل ہوگئی رئیسہ معظمہ حال جو کہ

Marfat.com

نہایت نرم دل اور عفو و بخشش جرائم مین ضرب المثل ہین اسلیئے بعض فتنہ پرداز حیلہ جویون کو اسوقت مین فرصت ہاتھہ آئی تین چار برس سال ہوئے کہ براہ خباثت نفسانی و حرام خواری و بداندیشی و بغض و حسد جبلی حکام بالادست کے نزدیک مجھپر وہابیت کی تہمت لگاکر بدنام کرنا چاہا اور بہتان خطبہ جہاد کا مجھپر باندہا مگر حکام عالی منزلت یعنی کارپردازان دولت انگلشیہ کو چونکہ تجربہ اس ریاست کی خیرخواہی اور وفاداری کا عموماً اور اس بے صولت و دولت کا خصوصاً ہو چکا ہے اسلیئے تہمت انکی بپایہ ثبوت کو نہ پہونچی اور کذب و افتراء ان کا بخوبی کہل گیا اور دروغ انکا محض بے فروغ ہوگیا اور نہ یقین تہا کہ ایک بیگناہ کے خون سے وہ ہاتھہ رنگین کرتے اور بار قتل ناحق کا اپنے سر پر دہرتے جس نے کتابون پر نظر کی ہے اور تاریخ ماضی پر اسکو اطلاع حاصل ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ اغراض نفسانیہ قوم کی اور عداوت باہمی لوگون کی اکثر ایسی بہتانون اور افتراؤن کا باعث ہوتی ہے لیکن چاہ کندہ را چاہ در پیش آخر کو وہی لوگ اپنے افتراؤن سے خود برباد اور بے بنیاد ہوتے ہین مگر عبرت نہین پکڑتے اور خوارج اور روافض وغیرہ اور چورون اور خائنون کو چہوڑکر اہل سنت اور متبعان حدیث کی رد و قدح پر کمر ہمت باندہتے ہین اور انکا وہابی اور باغی اور غازی اور طاغی نام رکہتے ہین حالانکہ پر ظاہر ہے کہ جو صرف طریقہ پیغمبر کا تابع ہے اور تقلید کسی مذہب کی اسکے نزدیک واجب نہین اسکو نہ مذہب وہابیہ سے سروکار ہے نہ کسی اور مذہب کا یار و مددگار آزادگی مذہب ہے عجیب نعمت ہے کہ ملت اسلام مین سوا اہل سنت کے کسیکو ہرگز نصیب نہین اور قید مذہب خواہ مذہب نیچریہ ہو یا مذہب مقلدین یا مذہب مبتدعین یا مذہب حنفیہ یا مذہب مین ہین ایک بڑی بلا ہے اور سبب عداوت با دولت انگلشیہ مگر ہم نہایت افسوس اسپر کرتے ہین کہ ہماری زمانہ کے مفسدین دروغگو اور حاسدین فتنہ جو حکام کو مغالطہ دیکر ایسی تہمتین ان غربای اسلام پر باندہتے ہین اور ان لوگون کو باغی اور طاغی ٹہیراتے ہین جنکو سوای نماز و روزہ اور حج و زکوۃ کے اور کام نہین اور ترک خصائل ذمیمہ اور کسب حلال اور دیانت و امانت کی سوا بیوفائی اور بدعہدی سے کچہ سروکار نہین اور کذب و دروغ اور کسب حرام اور خیانت انداے انام کا ہرگز خیال نہین اور وفاداری اور خیرسگالی حکام اور خیرخواہی رفاہ عوام کے سوا انکو کوئی امر ملحوظ خاطر نہین اور اقرار اور قول کا پورا کرنا اور اپنے عہد و میثاق پر قائم رہنا انکے دین مین سب فرضون سے بڑا فرض اور حاکمون کی اطاعت اور رئیسون کا انقیاد انکی ملت مین سب اچہیون سی بڑا مستحب ہے اور یہ امور سب اہل سنت کے گروہ مین موجود ہین اور اہل بدعت مین مفقود ہر چہوٹے بڑے کو معلوم ہے کہ سرکار برٹش کو کسی کے ریش و جبہ و دستار سے سروکار نہین پائجامہ ٹخنون سے اونچا رکہنا یا گریبان جبہ وسط سینہ مین سینا یا ناچ گانے مین شریک نہ ہونا یا رنڈی بہڑوؤن کو جمع نہ کرنا اس سے سرکار کا کیا

Marfat.com

نقصان ہے بلکہ ہر دولت اور سلطنت کا اس مین فساد سے امن و امان ہی پہر اس حال کو وہابیت سے کیا
علاقہ اور اس سوال کو بغاوت سے کیا تعلق باوجودیکہ اہل توحید و اہل سنت کو وہابیت کے نام سے نفرت
ہے اور مذہب کے نام سے چڑ پہر انکو وہابی کہنا گویا مونہہ چڑانا ہے اور مذہبی جاننا بالکل ستانا ہمارا تو یہ حال
ہے کہ سب مذہبون سے آزاد ہین اور قرآن و حدیث کی تطبیع و منقاد اگر کہو کہ وہابی وہ ہے کہ دولت انگلشیہ
کا دشمن ہو اور ان پر جہاد کو فرض جانتا ہو تو اسکا جواب اسیقدر کافی ہے کہ مسئلہ فرضیت جہاد کا بیشک
قرآن و حدیث بلکہ ہر کتاب مذہب اسلام مین خواہ زبان عرب کے ہو خواہ عجم کے موجود ہے اور یہہ کتب ہر
زبان مین ترجمہ ہوکر ہند و سند و عرب و عجم کے تمامی قریٰ مین اور امصار مین منتشر ہین اور ہر عام و خاص
بلکہ جمیع ناس بمبئی و کلکتہ و مدراس کے ملکون مین انکے درس و تدریس مین شاغل رہتے ہین اور فضائل
جہاد کے اور حکم اسکا پڑہتے اور سنتے ہین اور اعتقاد اسکی فرضیت پر رکہتے ہین غرضکہ اس مین تخصیص
کسی فرقہ کی اور خصوصیت کسی گروہ کی کرنا محض بے اصل ہے اور وجہ اسکی کہ باوجود عام ہونے اس امر کے خاص
ایک جماعت اہل سنت کو وہابی قرار دینا عقل مین نہین آتی اور خیال مین نہین سماتی اور جو لوگ اس حیلہ
گری سے بعض حکام کو بر سر انتقام لائے ہین انسے کوئی پوچہے کہ آیا تمہاری کتب درسیہ مذہبیہ مین
حکم جہاد کا مخالفان اسلام کے ساتھہ موجود ہے یا نہین اور جب کہ تمہاری کتب مین بہی مرقوم و مکتوب ہی
تو تم اعتقاد اسکی حقیت کا رکہتے ہو یا نہین اگر اعتقاد حقیت رکہتے ہو تو پہر کیون بیٹہے ہو اور جہاد خاص
عیسائیون کے ساتھہ ہی غرض ہے یا سب مخالفون کے ساتھہ بہی ہے اس سے بہی کوئی متعصب مسلمان انکار نہین
کر سکتا اور یہ نہین کہہ سکتا کہ ہماری کتب مین موجود نہین یا ہمکو اسپر اعتقاد نہین مگر اتنا ضرور کہے گا
کہ جہاد وجود شرائط جہاد پر موقوف ہی جو سنت صحیحہ یا مذہب کی کتب مین مرقوم ہین اور جب تک
وہ شرائط پائی نجاوین جہاد ہرگز جائز نہین اور بغیر ان شرائط کے اگر کوئی جہاد کا مرتکب ہو تو وہ اپنی
شریعت کے بہی خلاف کام کرتا ہے اور جب مدار کار جہاد کا بلا تخصیص حکام فرنگ کے اون شرائط پر موقوف
ہو تو ہر شخص یقین کر سکتا ہے کہ اندنون مملکت ہند مین کلکتہ سے لگا کر پشاور تک اور گجرات سے دکن
تک مثلاً بلکہ ساری دنیا مین کوئی معتقد اس امر کا کہ جہاد و قتال خاص سرکار انگلشیہ سے جائز ہے دوسری
سے نہین ہرگز نہین اسلیئے کہ شرطین اس عمل کی بتمامہ اس عمل کی بتمامہا مفقود ہین اور جمع ہونا ان
شرطون اور ضابطون کا نہایت دشوار ہے غرض یہ خیال باطل اور وہم بیکار و عاطل کہ مجرد وجود
اس مسئلہ کا کتب اسلام مین اور شیوع اور درس و تدریس اسکی طالبان علم کو بغاوت سرکار ہی ہرگز معقول
نہین فرضاً اس مسئلہ کا کتب اسلامیہ مین صرف مرقوم و مکتوب ہونا اگر جرم سرکار ہے تو اس مین تمامی

Marfat.com

اہل اسلام برابر ہین تخصیص ایک فرقہ سنت وجماعت کی اور وہابی قرار دینا انکا کیون ہے اور اگر وجود اسکا
کتب مین کوئی جرم نہین تو سب لوگ اس ادارت اور ہیجری مین شریک یکدیگر ہین یہی حال ان مسئلون کا
ہے جو اسکی مثل مین آیا کتاب الجہاد در مختار اور فتاوی عالمگیری اور قاضیخان اور کنز اور ہدایہ اور وقایہ و در
و شامی و حموی مین مذکور نہین کیا خاص اہل سنت ہی کی کتابون مین جنکو لوگ عداوت سے وہابی کہتی
کہتے مین او نہین مین موجود ہے حالانکہ جو کتب وہابیہ کہلاتے ہین جنکو ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے بھی کتب مذکورہ
مین شمار کیا ہے جیسے تقویت الایمان نصیحت المسلمین کتاب التوحید اقتضاء صراط مستقیم وغیرہا ان
مین مسئلہ جہاد کا اتا پتا بھی نہین آب ذرا انصاف اور عقل کو کام فرمانا چاہیے کہ جب ان مسائل مین
جہاد کے مسائل نہین ہین تو انکے عالم وعامل کسطرح وہابی ہو سکتے ہین ان مین جو کچھ ہے وہ خدا
کے سوا اورون کو پوجنے کی برائی ہے یا کین فساد انگیزی کی مناہی تقوی وطہارت کی تاکید دیانت و
امانت کی تعلیم ہے طرفہ یہ ہے کہ وہابیت ہر شہر اور ہر قطر کی ایک نیا رنگ رکہتی ہے دکن مین
وہابی وہ ہے جو سیندہی وغیرہ نشہ کی چیزون سے دور رہی بمبئی مین وہابی وہ ہے کہ جو یا شیخ عبد القادر
شیئاً للہ کہنے سے نفور رہی آودہ مین وہابی وہ ہے جو چار مذہبون مین سے کسی مذہب کی پابندی نکرے
دہلی مین وہابی وہ ہے جو گور پرستی پر اظہار خورسندی نکرے بدایون مین وہابی وہ ہے جو شان محمد
کی تراشی ہوئی بات پر نہ چلے حرمین شریفین مین وہابی وہ ہے جسکا عقیدہ اہل نجد کے عقیدہ سے
ملے حالانکہ ہر عاقل بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ان امور کو سلطنت انگلستان کی عداوت سے کوئی تعلق اور
دولت انگلشیہ کی دشمنی سے کوئی علاقہ نہین جو لوگ ہند کے باشندون کو وہابی بٹہیراکر محمد بن عبد الوہاب
نجدی کی طرف منسوب کرتے ہین انکی عقل پر خدا کی طرف سے ایک پردہ پڑا ہوا ہے یہ نہین جانتے
کہ باتفاق مورخین نصاری وہابی اسلام نجدی مذکور ہند مین کبھی داخل نہین ہوا اور نہ اہل ہند کو اس سے
کسیطرح کا علاقہ شاگردی یا مریدی کا ہے چنانچہ کیفیت مفصل اسکی کتاب آثار الادہار اور تاریخ شام
اور دیگر مؤلفات علماء نصاری سے بخوبی ثابت ہے وہ ہمنے تاج مکلل مین لکھی ہے اور ان سب کی
تحریر سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ اسکی دعوت مذہبی فقط حجاز کے حوالے مین پہیلی اور جہاد انکا
صرف وہان کے مسلمین بادیہ نشین کے ساتھ تہا نہ دوسرے ملت والون کے ساتھ غرض جو کچھ ہے صرف
تہذیب اخلاق اور حسن عمل اور فتن وفساد سے دور رہنا اگر اسیکا نام وہابیت ہے تو انصاف کی گردن
مارنا اور عقل کا خون بہانا ہے اور اگر فکر واندیشہ لڑائی کا سرکار انگلشیہ سے رکہنا اسکا نام وہابیت
ہے تو جس کسی شخص نے ابتدائی سلطنت برطانیہ سے آجتک ایام غدر وغیرہ مین سرکار سے مقابلہ کیا

Marfat.com

ہے یا ایام غدر مین اس نے لوٹ مار کی ہو یا فساد و خونریزی پر کمر باندہی ہے خواہ ہندو ہو یا مسلمان وہ وہابی
ہین اس مین تخصیص اہل تقوی و طہارت کی نہین بلکہ حقیقت مین جو بات ہماری نزدیک پایہ تحقیق کو پہونچی ہے
وہ یہ ہے کہ ایک گروہ فسادپژوہ فتنہ جو بغاوت خو نے حکام وقت کو اپنے بچانے اور دوسرون کی پہنسانی
کو یہ دہوکا تہمت وہابیت کا دے رکہا ہے اس پردہ مین اپنی عداوت کو چہپایا اور اپنی بغاوت کو اس حجاب
مین مستور کیا ہے والا واقع مین وہی مثل ہے کہ بہت سی مشہور باتین بے اصل ہین اور یہ امر کہ کوئی قوم
اہل تقوی اور ارباب دیانت سے زیادہ تر سرکار انگلشیہ کی دوستدار اور خیرخواہ نہین یقینی و قطعی و
واقعی ہے اسلیئے کہ طریقہ انکا عدالت اور امانت اور دیانت پر مبنی ہے اور بغاوت کا حرام ہونا اور
نقض عہد کا مذموم سمجہنا انکے ذہنون مین جما ہوا ہے اور رفاہ عوام اور امن انام اور امان خاص
و عام پر جڑ انکی ملت کی قائم کی گئی ہے جانتے ہے اور یہ لوگ اپنے دین مین وہی آزادگی برتتے ہین جس کا
اشتہار بار بار انگریزی سرکار سے جاری ہوا ہے خصوصًا دربار دہلی مین جو سب درباروں کا سردار ہے
جو رسائل و مسائل رد تقلید و تقلید مذہب مین ابتک تالیف ہوئی وہ شاہد عدل ہین اسبات پر کہ
مدعی اس طریقہ کے قید مذہب خاص سے آزاد ہین اور جسقدر رسائل بجواب ان رسائل کی طرف سے
مقلدان مذہب کے لکہے گئے ہین وہ سب باواز بلند پکارتے ہین کہ ہم مذہب خاص کے مقید و مقلد ہین
ہمپر پیروی فلان وہمان فرض و واجب ہے آزادگی سے کچہ واسطہ نہین یہ آزادگی سرکار برٹش گویا ان کو
جو اس حکومت مین اظہار اپنی آزادگی مذہب خاص کا کرتے ہین مبارک رہے اب تامل کرنا چاہیے کہ
دشمن سرکار کا وہ ہوگا جو کسی قید مین اسیر ہے یا وہ ہوگا جو آزاد و فقیر ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا ❊ ع سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست

فصل ششم

ترجمہ تاج مکلل اس کتاب مین حالات سلف دین اسلام اور امرای عالی مقام مذکور ہین یہ کتاب
عربی زبان بطور تاریخ ہے اس مین سے جنکے حالات بیان لکہنا ضرور ہین ان مین سے اول ابن
سعود ہین نام انکا محمد ہے نجد کے رہنے والے تہے آثار الادہار مین مذکور ہے کہ وہ ایک مشائخ
عرب عنزہ مین سے ہین جو ایک قبیلہ کا نام ہے اس مین یہ قبیلہ مسالیخ کے شیخ تہے اور انکو عرب بنی
وائل اور تغلب اور سنمران قبیلون سے قرابت تہی اور نہایت خوش خلق اور سخی اور عاقل تہے
اور دادا انکے مسعود اپنے گہر کے سردار تہے کہ وہ درعیہ مین اپنے قبیلہ مین بود و باش رکہتے تہے
اور ابن عمار کے عاملون مین تہے جو حاکم تہا عیانہ کا اور جب محمد بن عبد الوہاب نے اپنی دعوت وہابیت

Marfat.com

ظاہر کی تو راسطہ ان سے بگڑے اونہون نے ابن سعود کے پاس جاکر پناہ لی ابن سعود نے انکی دعوت قبول کی اور مدد پر کمر بستہ ہوا محمد نے وعدہ کیا کہ تو بلاد نجد پر حاکم ہو جاویگا اور یہ معاملہ ۱۷۴۲ء کا ہے پھر ابن سعود نے عبد الوہاب کی بیٹی سے نکاح کیا اور اسکے قبیلے کے بہت لوگون نے محمد بن عبد الوہاب کی دعوت قبول کرنے مین اسکی موافقت کی اور دعوت وہابیہ انکی بلاد مین پھیل گئی اور ہر طرف کے بہت لوگ انکی تابع ہوگئے اور ابن سعود کا غلبہ روز افزون ہونے لگا اور اتباع اسکے بہت ہوگئے اور ابن دعاس سے اور اُس سے لڑائی ہوئی آخر لڑائی مین ابن دعاس نے شکست کہائی اور وہان سے لطیف کو جاکر مر گیا اسوقت مین ابن سعود کی حکومت ولایت جمیع بلاد نجد پر جو جنوب مین واقع تہی بخوبی ہوگئی اور کام اسکا ترقی پر ہوا اور اس نے تجویز کی کہ سائر بلاد نجد پر حاکم ہو جاوے اور عرار قرمطی پر چڑہائی کی اور فتح پائی پھر باجتماع عساکر بلاد قصیم اور احسا اور عسیر کا قصد کیا اور یہ ملک سب اسکی زیر فرمان ہوگئے اسکے بعد وہ مر گیا اور اپنے بیٹے کو بڑی سلطنت پر چھوڑ گیا یعنی سعود کو اور سعود نے اوس سلطنت کا اہتمام و بند و بست خوب کیا اور بڑے بڑے کام کیے اور عبد الوہاب کے بیٹے محمد نے جو ان سے وعدہ کیا تہا کہ تو حاکم تمام بلاد نجد کا ہو جاویگا وہ پورا ہوا اور قریب قریب کے لوگ اس سے ڈرنے لگے اور اسکے مقابلہ اور محاربہ سے خوف کرنے لگے اور یہ شخص عالی ہمت اور صاحب شجاعت ہوشیار ذی فراست تہا اور بڑا ادیب اور خوش خلق و خوش گفتار تہا اور درعیہ کو اس نے خوب آباد کیا اور بہت سے مساجد اور محل تعمیر کیے اور لوگ اس سے انس کرتے اور اسکی صحبت سے بسبب حسن اخلاق اور خوبی گفتار کے محظوظ و مسرور ہوتے تہے اور اپنی رعیت پر ظلم و تعدی اور خونریزی گوارا نہ کرتا تہا بلکہ نرمی اور حلم سے انکے ساتہہ پیش آتا پر دعوت وہابیت پہیلاتا تہا اور باگ اختیار دین کی ابن عبد الوہاب کے ہاتہہ مین دی رکہی تہی اور ملقب بلفظ امیر تہا اور اسکی وفات ۱۷۹۰ء مین ہوئی سن میلاد سے تخمیناً انتہی یہ کتاب جسکی یہ عبارت ہے تصنیف عالم مذہب عیسائی کی ہے بیروت مین طبع ہوئی اس مین محمد بن سعود اور اسکے شیخ محمد بن عبد الوہاب کا سنہ اور حال ضبط کیا ہے دوسرے عبد العزیز بن محمد بن سعود نے آثار الادہار مین لکہا ہے کہ محمد انکے باپ نے انکو خلیفہ کیا اور یہ اپنے باپ کی روش پر چلتا رہا اور امور سیاست مین قدم بقدم اسکے رکہتا رہا اور وہابیت کی پہیلانے مین بہت کوشش کی اور ہمیشہ لڑائیون اور سخت سخت کامون مین مشغول رہا اور یہ اپنے مذہب کا بڑا عالم اور صاحب سطوت و شجاعت تہا اور خلیج عجمی سے حجاز تک سب لوگون نے اسکی حکومت اور امارت قبول کی اور جب اہل الجنت کی حکومت مین خوب مضبوط و مستقل ہوا اور قبائل عرب اور ممالک حجاز کی لینے پر آمادہ ہوا تب امیر غالب نام شریف مکہ نے اعتراض کیا اور نوبت بجنگ و جدل پہونچی اور یہ لڑائی ۱۷۹۲ء سیلادیہ مین یا ۱۷۹۴ء مین

Marfat.com

واقع ہوئی اور ایک مدت تک جاری رہی اور چند ماہ کے بعد فرقہ وہابیہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ پر غالب
ہو گئے اور عبد العزیز نے قطیف کا قصد کیا اور اُس پر غالب آیا اور وہان کے لوگون کو قتل کیا پھر بحرین کا
قصد کیا اور اُسپر فتحیابی اور جزائر قریبہ پر وہان کے مسلط ہوگیا اور خلیج فارسی اور خلیج شرقی کے
لوگون نے اسکی اطاعت اور امارت قبول کی پھر لشکر اسکا عمان کو روانہ ہوا اور جب عمان مین داخل
ہوا وہان کا حاکم سعید ہزیمت پاکر مسقط کو بھاگا اور وہان قلعہ مین متحصن ہوا عبد العزیز کے لشکر نے
اسکا مسقط تک تعاقب کیا اور وہان قلعہ کو جاکر ایک مدت تک گھیرا اور اس محاصرہ مین سعید نے
عاجز ہوکر صلح چاہی غرض ان دونون مین صلح ہوئی اور سعید نے ہر سال جزیہ دینا قبول کیا اور یہ اقرار ٹھہرا
کہ وہابیون کا ایک حق مسقط وغیرہ کی مساجد مین مقرر رہے اور وہابی اون دنون دیار بصرہ مین اور
اسکے اطراف مین قبائل عرب کو لوٹتے تھے اور ۱۷۹۶ع تک انکی یہی کیفیت رہی اور اسی سال مین
سلیمان پاشا والی بغداد نے ایک لشکر کثیر الاعداد ظفر اور بنی شمر اور منتفج کے لوگون سے جمع کرکے
عبد العزیز کیطرف روانہ کیا اور اس لشکر نے درعیہ کیطرف توجہ کی اور راہ مین احسا کیطرف ملتفت
ہوا اور احساء کے قلعہ کا ایک مہینہ تک محاصرہ کیا اور وہان کے حاکم نے عبد العزیز کو خبر کی وہ نجد سے
با فواج گران فوراً چڑھ دوڑا اور سلیمان پاشا اور عبد العزیز کے درمیان مین صلح ٹھہری اور چھ برس
تک اوسی صلح پر دونون قائم رہے اور سلیمان پاشا بعد تقرر صلح کے پھر بغداد کو لوٹ گیا اور عبد العزیز
نے ۱۸۰۱ع مین مشہد امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف لشکر طیار کرکے روانہ کیا اور اسکے مقدمہ یعنی پیش
خیمہ مین آپ بھی نکلا اور فرات کی کنارہ سے اسکا گذر ہوا اور قویط کی لوگون نے اسکی اطاعت ڈرکر
قبول کرلی اور بہت غلام اور تحف وہدایا پیش کیے عبد العزیز انکے قتل وغیرہ سے باز رہا اور اپنے
لشکر مین سے کچھ لوگون کو زبیر اور سوق شویخ اور سماوہ کیطرف روانہ کیا کہ ان ملکون کو فتح کرین اور
آپ مشہد علی رضی اللہ عنہ مین پہونچا اور اسکا محاصرہ کیا اور حاکم وہان کا ایک مدت حصار مین متحصن
رہا پھر بعد فتح حصار کے عبد العزیز کربلا کی طرف متوجہ ہوا اور وہان جاکر خونریزی اور غارت کا بازار
گرم کیا اور امام حسین کے مزار کا سامان سب لوٹ والوہیت مباح کردیا وہان کی آبادی اکثر ویران ہوگئی اس
جنگ وجدل کے بعد جب درعیہ کو لوٹا والی بغداد نے ایک لشکر عثمانیون کا اسکی طرف روانہ کیا اور عبد العزیز
نے ایک تھوڑی مسافت پر درعیہ سے باہر اوس لشکر سے مقابلہ کیا اور بعد جنگ وقتل کے اوسکو درہم برہم کردیا
اور اسی سال مین غالب شریف مکہ سے دوبارہ لڑائی ہوئی عبد العزیز نے دوسرے سال ایک لشکر طیار کرکے
طائف کو بھیجا اور انہون نے وہان قتل وغیرہ کے بعد فتحیابی ہوئی اور کربلا کیطرح وہان بھی قتل عام کیا

Marfat.com

اور اموال انکے لوٹ لیئے اور اسی سال مین قنفذہ کو جو سات دن کی راہ پر جدہ سے جنوب کی جانب واقع ہے فتح کیا اور ۱۲۱۸ھ مین عبد العزیز نے ایک لشکر وہابیون کا طیار کر کے اپنے بیٹے سعود کو اوسکا مقدمۃ الجیش بنایا اور مکہ معظمہ کو روانہ کیا وہ لشکر مکہ مین پہونچا اور اس نے اہل مکہ کو زیر و زبر کر کے تین مہینے تک اسکے حصار کا محاصرہ کیا اہل مکہ کا توشہ تمام ہوا ناچار اونہون نے اسکی اطاعت قبول کی اور غالب شریف مکہ مغلوب ہو کر جدہ کو روانہ ہوا اور سعود بن عبد العزیز مکہ مین نیسان مین داخل ہوا اور وہان کے لوگون کے ساتھہ بہت رعایت اور مدارات کی اور اوس مقام کے آداب و تعظیم کو بخوبی بجا لایا اور بعضون نے لکھا ہے کہ وہان کے سردارون اور شریفون کو قتل کیا اور کعبہ کو برہنہ کر دیا اور دعوت وہابیت قبول کرنے کو لوگون پر جبر کیا پھر وہان سے مع لشکر جدہ کو روانہ ہوا اور اسکا گیارہ روز محاصرہ رہا غالب شریف نے اسکی اطاعت قبول کر کے بہت سے اموال بطریق تحفہ اسکو پیشکش کیئے اسی اثنا مین عبد العزیز مقتول ہوا اور کیفیت اسکے قتل کی یہ ہے کہ اسی سال کے وسط مین وہ ایک دن نماز مین مشغول تھا کہ ایک مرد شیعے نے جو فارس کا تھا اور نام اسکا عبد القادر تھا اس نے عبد العزیز پر حملہ کیا اور دونون شانون کے بیچ مین ایک تلوار ماری کہ اسکے زخم سے وہ زمین پر گر گیا اور خون مین لوٹنے لگا اور لوگ اس قاتل پر دوڑ پڑے اپنی نیزے لیکر اور اسکا سارا بدن نیزون سے چھید ڈالا باقی رہا سبب قتل سو مورخین یون بیان کرتے ہین کہ بادشاہ فارس نے ابن سعود کو اسیلئے مروا ڈالا کہ اس نے بلاد قطیف اور جزائر بحرین کو اسکی ولایت سے چھین لیا تھا اور مشہد امام حسین کو برباد کیا تھا اور اس سے لڑنیکی طاقت نتھی سو اسطرح فریب سے اسے عبد القادر کے ہاتھہ سے قتل کروا دیا عبد القادر پہلے درعیہ مین آیا اور بڑی دینداری اور زہد و عبادت ظاہر کی اور مساجد مین مشغول بعبادت رہتا تھا یہانتک کہ اپنے مقصود پر فائز ہوا ابن سعود بہی نماز کا پابند تھا کہ ہر نماز اپنے وقت مین ادا کرتا تھا اور یہی شان اور علمائی وہابیہ کی بہی تہی اور بعضون نے کہا کہ عبد القادر مذکور نے عبد العزیز کو اپنے عیال کے عوض مین قتل کیا کہ وہ اسکی تلوار سے کربلا مین مارے گئے تہے اور عبد العزیز نے اپنے بیٹے سعود کو خلیفہ کیا تمام ہوا مضمون آثار الادہار کا تیسرے سعود جو بیٹا عبد العزیز کا ہے جب اپنی باپ کی جگہہ پر بیٹھا [illegible] مین اوسکا حال آثار الادہار مین یون لکھا ہے کہ وہ کریم النفس عالی ہمت دانا و مضبوط اور ادیب اور عالم اور بہادر تھا اور اپنی عالی ہمتی سے بڑے بڑے کامون پر اقدام کرتا تھا اور اپنی بہادری اور شجاعت کے سبب سے بہ نسبت اور بہائیون کے باپ کو بہت پیارا تھا اور باپ نے اسکو کئی بار لشکرون کا سردار کر کے جا بجا قریب و بعید ملکون مین روانہ کیا تھا اور وہ بسرداری لشکر وہابیہ کئی جگہہ منتحیاب ہوا اور

Marfat.com

اور اُس مین تدین اور حلم اور عدل تہا اسلیئے خاص اور عام اوسکی طرف میلان کہتے تہے اور اجرای احکام مین ایک شمشیر برہنہ تہا اور مجرمون کو سخت سزا دیتا اور ابطال طلاق مین اسنے بہت کوشش کی اور فریضہ رمضان کی حفاظت مین بہت سعی کی اور سعد ہمیشہ اسکا خادم رہا اسکے ایام امارت مین اور موافق رہا اسکی دولت مین یہانتک کہ جب سعد مر گیا اسکے گہر والون مین ایک بلا پڑ گئی اور ان مین پہوٹ ہو گئی اور وہ بڑی دولت والا تہا اور بڑے لشکر والا اور اسکی ڈاڑہی اور مونچہون کے بال بہت گہنے تہے سواحل درعیہ نے اسکا نام ابی الشوارب کہا تہا اور اسکی پہلی بیوی سے آٹہہ بچے تہے اور دوسری سے تین اور جب اس کے باپ عبد العزیز نے انتقال کیا اسوقت سعد حجاز مین غالب شریف کی لڑائی مین مشغول تہا اور رستے شریف کی لشکر کے سند کر دیے تہے اور غالب نے مغلوب ہو کر اسکی امارت کو تسلیم کر لیا تہا اور یہی غالب جب مکہ مین لوٹ کر آیا اور وہابیون کو غافل پا کر چاہا کہ ان پر تسلط کرے سعود نے اسکی بہت تعظیم و توقیر کی اور اپنے نزدیک رکہا پہر بنی حرب سے حرب کا اتفاق ہوا اور انکے شہرون مین اس نے بہت خونریزی کی اور شہر ینبع مین اترا اور وہان کے لوگون نے اسکی اطاعت قبول کی پہر مدینہ منورہ مین گیا اور وہان کے لوگون پر جزیہ باندہا اور مزار مقدس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کو برہنہ کر دیا اور اسکے خزائن اور دفائن سے سب لوٹ کر درعیہ کو لے گیا بعضون نے لکہا کہ ساٹہہ اونٹون پر بار کرکے خزانہ لے گیا اور ایسا ہی ابی بکر اور عمر رضے اللہ عنہما کے مزارات کے ساتہ پیش آیا اور مدینہ پر غفر بن شیخ بنی حرب کو حاکم کیا اور لوگون کو دعوت وہابیہ کے قبول کرنے پر مجبور کیا اور سعود نے قبہ مزار نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈہانے کا قصد کیا مگر اس امر کا مرتکب نہوا اور حکم کیا کہ بیت اللہ کا حج سوائے وہابیون کے اور کوئی نہ کرے اور عثمانیون کو حج سے مانع ہوا اور کئی برس تک حج سے بہت لوگ محروم رہے اور شام اور عجم کے لوگون کو حج نصیب نہوا اور انکے خوف سے اکثر حجاج اپنے مقاصد پر فائز نہ ہو سکے اور اواخر سنہ ۱۲۱۷ مین سعود نے ابو نقطہ کو جو عسیریون کا شیخ تہا اپنے لشکر کے پیادون کے ساتہ یمن کے شہرون مین بہیجا اور اس نے ان شہرون مین داخل ہو کر بہت خونریزی کی اور لحیا اور حدیدہ کو غارت کیا پہر اپنے شہرون مین لوٹ آیا اور حمود صاحب صنعا نے دعوت وہابیہ قبول کی کہ انکی شر سے اپنے شہر کو بچا دے اور تمام بلاد حجاز نے اطاعت اور امارت سعود کی قبول فرمائی اور حکم اسکا تمام بلاد عرب مین پہیل گیا سوائے حضرموت کے اور بعض قری یمن کی غرض سلطنت اسکی بہت عریض و طویل ہو گئی پہر سعود نے اپنے لشکر کئی بار بصرہ کو بہیجے اور ما بین النہرین انہون نے بڑی خونریزی کی اور بصرہ مین داخل ہوئے پہر اپنے حرکے غلام کو صحرائے شام کیطرف روانہ کیا اور اس نے جا کر وہان قتال کیا اور حلب تک انکا تعاقب کیا اور بعض لشکری اسکے فرات سے پار اترے

Marfat.com

اور وہان کے ملکون مین لوٹ مار اور قتل و منع کی اور بغداد گر اور انکے بیچ مین تھوڑی مسافت باقی رہ گئی
اور اس اثنا مین ابی نقطر عسیری اور سعود صاحب صنعا مین لڑائی جاری تھی اور ١٨٠٩ع مین یوسف پاشا
والی شام ہوا اور اس نے وہابیون کی لڑائی مین بڑی بڑی کوشش کی اور اپنی مراد کو نہ پہونچا اور اسی سال
مین خلیج عجمی پر اسطول انگریزی آیا اور اس نے راس خیمہ پر گولہ باری کی کہ وہ ویران ہو گیا اسکے رہنے
والے چور تھے کہ وہ رہزنی انگریزون کی کرتے تھے اور انکے جہازون کو لوٹ لیتے تھے اور ١٨١٠ع
مین سعود نے بلاد شام کیطرف چھ ہزار سوار لیکر ارادہ کیا اور اس مین پہونچکر بڑی خونریزی کی اور
(٤٥) شہرون کو وہان کے خراب برباد کیا یہانتک کہ اسکے اور دمشق کے بیچ مین دو دن کی راہ
رہ گئی اور وہان کے لوگ اس سے ڈرے اور یوسف پاشا کو اس سے مقابلہ کرنیکی طاقت نہ تھی مگر سعود دمشق
سے فتح پاکر لوٹ گیا اور پھر اسکو خبر لگی کہ بعض سردارون بلاد حجاز نے اوسکی طاعت اور انقیاد سے
انکار کیا اس نے اسیوقت اپنا کچھ لشکر اس جانب روانہ کیا اور اس نے انکے شہرون مین داخل ہوکر
لوٹ مار اور برباد کرنا شروع کردیا اور بلد حتوہ مین جبراً داخل ہوکر وہان کے چھوٹے بڑونکو تہ تیغ کیا اور
وہان دس ہزار آدمی تھے سو ان مین سے ایک بھی نہین بچا اور جب امر وہابیت کا اسکے وقت مین خوب
زور پکڑا اور انکا رعب و داب لوگون مین زیادہ ہونے لگا تب سلطان محمود خان نے انکی دفع کا ارادہ
کیا اور انکی شر سے لوگون کو بچانا چاہا سو اس نے محمد علی پاشا خدیو مصر کو لکھا کہ ان لوگون کو بزور بلاد
حجاز سے نکالدو اور انکی حکومت اور ولایت حرمین شریفین وغیرہ سے اٹھادو سو اس نے توشہ اور
لشکر جمع کرنا شروع کیا اور جب ایک بڑا لشکر طیار کر لیا اور سپہ طرسون پاشا نے اپنے بیٹے کو امیر بنا کے
روانہ کیا لشکر وہان سے اسطول مین روانہ ہوکر (٤٦) جہازون مین براہ سویس ینبع تک پہونچا اور
تشرین مین اترا اور اول ١٨١١ع مین پھر ینبع سے مدینہ منورہ کا ارادہ کیا اور اسکی راہ مین بدر اور صفرا
پر غلبہ کیا پھر عبداللہ بن سعود اور اسکے بھائی نے اس لشکر سے مضیق جدیدہ مین کہ وہ قریب ایک منزل
کے ہے مدینہ سے ملاقات کی اور بڑا مقاتلہ ہوا لشکر نے شکست کھائی سب اسباب و اثقال اسکے وہابیون
کے ہاتھ آئے اور چار توپین مع سامان حرب انکے ہاتھ لگین پھر طرسون پاشا ینبع مین دوبارہ آیا اور مدینہ
کیطرف تشرین اول ١٨١٢ع مین مدینہ پہونچا اور ساری شہر کو گھیرا اور تشرین ثانی مین سن مذکور سے
مدینہ مین داخل ہوا اور وہابیون کا قتل کرنا شروع کیا اور لوٹ مار وہان جاری کی اور بعضے وہابی
قلعہ مین متحصن ہوئے جب انکا توشہ تمام ہوگیا تو انہون نے امن چاہی اور طرسون نے انکو امن دی
جب وہ قلعہ سے باہر نکلکر مدینہ سے دور نکلگئے ایک لشکر نے ان پر حملہ کیا اور ان مین سے کسی کو نہ چھوڑا

Marfat.com

مگر جو بہاگ نکلا اور ۱۸۱۲ء؁ مین طرسون نے مکہ مکرمہ پر فتح پائی اور جدہ پر غالب ہوا اور اس مین اور وہابیون
مین کئی لڑائیان ہوئین اور اسی سن مین مصری قنفذہ پر غالب ہوے اور تہوڑے عرصہ مین وہابیون نے اونپر
حملہ کیا اور مصری بہاگ نکلے اور وہابی شہر مین داخل ہوئے اور قتل و قمع شروع کیا اسی ایام مین سعود بن
عبد العزیز جسکا ہم حال لکہہ رہے ہین اسکا انتقال ہوا مرض بخار مین اور یہ معاملہ آٹہوین جمادی الاول سنہ ۱۲۲۹
ہجری (۲۸) نیسان کو ۱۸۱۴ء؁ میلادیہ مین ہوا عمر اوسکی اڑسٹہہ برس کی تہی جو بیٹے تہے عبد اللہ بیٹا اسی
سعود کا ہے جسکا حال ہم اوپر لکہہ چکے مرد شجاع تہا اور باپ اکثر امور مین اسپر اعتماد رکہتا تہا اور وہ
علو ہمت اور جنگ جوئی اور بہادری مین اپنے باپ سے بڑہکر تہا مگر صاحب عزم ایسا نہ تہا جیسا اس کا
باپ تہا اور وہ محمد بن علی پاشا عزیز مصر کے مقابلہ مین درہم برہم ہوگیا اور عزیز مصر حجاز مین آیا اور اپنی
لشکر کا تفقد حال کیا اور ان سے مدد لیکر بلاد حجاز مین بہت خونریزی کی اور وہابیون پر غالب ہوا
اور لوگون کو انکی شر سے امان دی پہر عزیز مکہ مین لوٹ آیا ۱۸۱۵ء؁ مین اور ابن سعود سے صلح طلب
کی اس شرط سے کہ وہ جو چیزین مزار نبوی سے لوٹ لی گیا ہے پہیر دے اور اگر نہ پہیریگا تو لشکر عزیز
کا درعیہ مین داخل ہوکر بالکل استیصال درعیہ کا کریگا ابن سعود نے اوس صلح کو قبول نہ کیا عرب نجد
کی طرف چلا کہ طرسون پاشا سے ملے کہ وہ جنرہ مین جو قصیم کے حوالی مین ہے اوترا ہوا تہا اور ابن سعود
شنان مین اوترا جو جنرہ سے کئی گہنٹے کی راہ پر ہے اور وہان مصریون کی راہ بند کی انکو گہیر لیا وہ انکی
لشکر کی کثرت سے ڈرے ان سے صلح چاہی آپس مین ابن سعود کے ساتہہ مصریون نے فریب کیا ابن
سعود نے انکی صلح مان لی وہ صلح ابن سعود اور طرسون کی درمیان ان شرطون کے ساتہ ٹہیری کہ وہابیون
سے کچہ مزاحمت نکی جاوی اور حج کی انکو اجازت ملی بغیر مزاحمت کے اور مصری لوگ قصیم کو چہوڑ دین اور
اون مشائخان عرب کو پہیر دین جو ابن سعود کی عہد شکنی کرکے مصریون مین ملگئے تہے اور اقرار
کرین سلطان کی سلطنت کا سوا اسکی اور شرطین مقرر ہوئین اور طرسون پاشا اپنا لشکر لیکر جنرہ
سے رض کی طرف لوٹا پہر وہان سے مدینہ گیا اور اواخر خزران مین ۱۸۱۵ء؁ مین مدینہ مین داخل ہوا اور اپنی
باپ کو وہان نہ پایا اسلیے کہ وہ مصر کو کسی ضرورت سے چلا گیا تہا دو قاصد ابن سعود کے مصر گئے اور
عزیز مصر سے پروانہ صلح طلب کیا اس نے انکار کیا اور کہا کہ ہم صلح نہین کرینگے جبتک کہ احسا جو ایک
عمدہ اور نہایت ارزانی کا ملک تہا وہابیون کا دولت کی سپرد نہ کردیا جاوی غرض وہ دونون قاصد
بے نیل مرام لوٹ آئی اور یہ خیانت مصریون کی ابن سعود کو نہایت بری لگی اور دوبارہ لشکر انکی
مقابلہ کو طیار کیا اور یہی حال ۱۸۱۶ء؁ تک رہا اور شہر اب مین سنہ مذکور سے ابراہیم پاشا ابن

Marfat.com

محمد علی پاشا ایک لشکر گران لیکر حجاز گیا اور ابن سعود کی لڑائی مین بڑی کوشش کی اور انکے شہرون کے لینے مین بڑی سعی بجالایا اللہ نے اسکو فتح دی ان دونون مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین وہابیون نے بڑی ہزیمتین پائین اونمین مین ایک واقعہ ماویہ کا تھا جو (١٢) مارچ مین ١٨١٥ء مین واقع ہوا اور واقعہ عنیزہ اور شقرا جو (١٤) کانون ثانی مین ١٨١٨ء مین واقع ہوا اسکے بعد ضرمہ مین ایک لڑائی ہوئی پھر درعیہ مین ایک جنگ ہوئی ابن سعود کی بہت زاد جمع کیا اور لشکر اکٹھا کرکے درعیہ مین قلعہ بند ہوا ابراہیم پاشا اسکو ایک مدت تک گھیرے رہی بعد اسکے قلعہ فتح ہوا اور ابراہیم پاشا نے قلعہ مین داخل ہوکر ابن سعود اور اسکے گھر والون کو مقید کیا کوئی ان مین سے بھاگ نہ سکا سوا ایک بیٹی ترکی کے اور بعضون نے کہا ہے کہ جب ابن سعود اپنی نجات سی مایوس ہوا اور درعیہ بالکل مصریون کی گولہ باری وغیرہ سے برباد ہوگیا تو ابراہیم پاشا سے اس نے امن چاہی ابراہیم نے اسکو امن دی اور یہ واقعہ (٨) ذیقعدہ کو ١٢٣٣ ہجری مین ہوا یعنے بلول ١٨١٩ء میلادیہ مین غرض ابن سعود ابراہیم پاشا کے پاس آیا اور اپنے تئین اسکو سونپ دیا امداد امن چاہی اور ایک دن کی مہلت مانگی ابراہیم نے اسکی بہت تعظیم کی اور مہلت دی دوسرے دن اسکی شرط کے موافق اوسکو مصر لیجانا چاہا ابن سعود حسب حکم سلطان مصر کیطرف ایک لشکر کی حفاظت وحراست مین روانہ ہوا چودھوین ذی قعدہ کو وہان سے چلکر اٹھارہوین محرم کو محمد علی پاشا عزیز مصر کے پاس پہونچا عزیز مصر نے اسکا بہت اکرام کیا ایک خلعت دیکر آستانہ علیہ سلطان کو روانہ کیا (١٧) صفر (١٦) کانون اول مین حسن ندکور سے وہان داخل ہوا وہان باندہکر مارا گیا اور خزندارہ اور عبد العزیز بن سلمان جو اسکا کاتب ہوا وہ دونون قید رہے

فصل ہفتم

محمد بن عبد الوہاب کا حال کرنیل یوس قندبک امیر کالی نے اپنی کتاب مراۃ الوضیہ فی الکرۃ الارضیہ کی چوتھی فصل مین بلاد عرب کی حالات مین صفحہ (٢٢٦) مین یون لکھا ہے کہ اوائل اس قرن مین طائفہ وہابیہ قوی ہوا اور یہ گروہ ایک مرد تیمی کی طرف منسوب ہے کہ اسکو محمد بن عبد الوہاب کہتی ہین اور وہ قبیلہ بسالنخ مین سے تھا اولاد علی سے اور اس قبیلہ کا بقیہ نواحی زبید مین ہے خلیج عجم پر اور محمد بن عبد الوہاب درعیہ مین تھا نجد مین اور حاکم وہان کا اون دنون سعود بن عبد العزیز عنزی تھا ربیعۃ الفرس کے قبیلہ سے کہ وہ شیخ تھا شہر کا غرض سعود ابن عبد الوہاب سی متفق ہوگیا اور اسکی تعلیمون کو پھیلانے لگا ١٧٦٦ء مسیحی مین اور اسکے بعد عبد العزیز ابن سعود حاکم ہوا اور دو بڑے لشکرون پر غالب آیا جو وزیر بغداد نے

Marfat.com

اس کیطرف روانہ کیں تہے اور ایک بڑے لشکر پر فتح پائی جو زید بن مساعد شریف مکہ کے زیر نشان تہا سنہ ۱۷۹۸ء
مین اور یہ گروہ وہابیون کا عراق مین غالب ہوگیا اور مسجد علی پر اونہون نے غلبہ کیا اور اُسکو ویران کردیا اور
سنہ ۱۸۰۳ء مین عبد العزیز نے اپنے بیٹے سعود کو بارہ ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا اور وہ طائف اور مکہ پر حاکم ہوگیا تھا
اور پہر جدہ گیا اور اسکا محاصرہ کیا اور وہان اسکو اپنے باپ کی موت کی خبر ملی وہ درعیہ لوٹ آیا اور سنہ ۱۸۰۴ء
مین پہر حجاز کو گیا اور مدینہ منورہ کو فتح کیا اور اسکے اطراف پر مسلط ہوگیا اور وہان فرمان روائی کی
سنہ ۱۸۱۵ء تک پہر ابراہیم پاشا اسکے دور کرنے پر مستعد ہوا جو والی مصر تہا اور کئی لڑائیون مین آسپر غالب آیا
یہانتک کہ اسکو ملک حجاز سے نکالدیا اور سعود مرض بخار سے درعیہ مین مرگیا اور بچاس برس کی اسکی عمر تہی
اور اسکی اولاد نجد پر حاکم رہی اور اسکے اطراف پر اب تک حاکم ہے اور قصبہ انکا مدینہ ریاض ہے اور
وہ لوگ سب وہابیون مین سے ہین انتہے اس کتاب کی تاریخ ثالث سنہ ۱۸۵۲ء لہے اور مراجعت اس کتاب کی
یعنے نظر ثانی سنہ ۱۸۶۱ء مین ہوئی اور اسی مورخ نے یہہ بہی کہا ہے کہ نجد اوس ملک کو کہتے ہین جو متصل
شام جانب شمال واقع ہے اور عراق سے جانب مشرق اور حجاز سے جانب غرب اور یمامہ سے جانب جنوب اور وہ
بہت پاکیزہ ملک ہے عرب کا اور شعرای عرب نے اکثر اسکی تعریف کی ہے اور اس مین ایک زمین بلند واقع
ہے جسکو کلیب بن وائل بن ربیعہ نے رمنہ مقرر کیا تہا اور آخر یہ امر اسکے قتل کا سبب ہوا اور بڑی
لڑائی ہوئی جو حرب بسوس مشہور ہے اور وہ لڑائی عرب مین ضرب المثل ہوگئی اور جبل عکاظ بہی اسی
ملک مین واقع ہے کہ ایک مدت سے عربی فصیح سوا اسکے اور کہین باقی نہین الحاصل جو حال وہابیون
کا ان سات فصل مین تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی کتاب تاریخ وغیرہ مین کسینے نہین لکہا اور یہ وافق
تحریر و تحقیق علماء عیسائین کے ہے اس سے زیادہ تحقیقات بہی ممکن نہین ہے اس حال کے ملاحظہ سے
معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی مسلمان وہابی مذہب نہین ہے اسلیے کہ جو کارروائی ان
لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین خصوصاً کی اور جو تکلیف انکی ہاتہون
سے ساکنان حجاز و حرمین شریفین کو پہونچی وہ معاملہ کسی مسلمان ہندوغیرہ نے ساتھ اہل مکہ و مدینہ کے
نہین کیا اور اسطرح کی جرأت کسی شخص سے نہین ہوسکتی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ یہ فتنہ وہابیون کا
سنہ ۱۸۱۹ء مین بالکل خاموش ہوگیا اسکے بعد کسی شخص امیر و غریب نے اس ملک مین بہی پہر سر نہ اٹہایا
بلکہ اوسی سن مین جو بدنظمی ملک ہندوستان مین بسبب طوائف الملوک کے واقع تہی وہ سب حسن
تدبیر سرکار انگریزی سے دور ہوئی ایک طرف ہنگامۂ قتال کا ہاتہ سے نواب امیر خان والی ٹونک کے
گرم تہا دوسریطرف ملکر راجہ اندور نے غل غپاڑا ملک خاندیس وغیرہ مین ڈالا تہا تیسری طرف زور

Marfat.com

وشور لوٹ مار کا ہاتھہ سی پنڈارون کے تہا چوتہی طرف ملک مالوہ مین کارخانہ حرب وضرب کا ہاتھہ سی میان وزیر محمد خان بہادر کے قائم تہا اسی طرح ہر قطر ہندوستان مین ایک ایک سردار اپنی دلاوری سے ملک گیری اور تباہی رعایا کر رہا تہا حکام دولت انگلشیہ نے سب سردارون کی موافق اونکے رتبہ کے عہدنامی کیے اور سبکی انکی جگہون مین برامن وامان تمام بٹہادیا اور ایک ایک حصہ ملک کا انکے تحت تصرف مستقل مین دیکر نسلاً بعد نسل اور بطنا بعد بطن وثیقت نامہ لکہدیا جو آجتک بدستور قائم ہے اور اسکی پابندی طرفین سے برابر ہر زمانہ مین ہوتی ہے چنانچہ عہدنامہ ریاست بہوپال اسی ۱۸۱۸ء مین ہوا جو سال ختم فتنہ اہل نجد کا ہے جن کی طرف وہابی منسوب ہین اور سدا سے آجکا دن ہے کہ کیسینے سرکار برٹش سے کسی قسم کی مخالفت وسرکشی نہین کی بلکہ بپابندی قول وقرار مذکور زمانہ غدر ہندوستان مین جبکہ اکثر رعایا خالصہ انگریزی کی بدل گئی رؤسا ہند نے بقدر اپنی طاقت ومقدرت کے سرکار برطانیہ کو رسد وفوج اور مال سے مدد پہنچائی نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے بہوپال کی تاجہانسی فوج ریاست بہیجی اور غلہ واجناس علاقہ بہوپال سے ہر طرح کی اعانت کی اسیطرح نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیہ نے ہنگامہ فوج کشی کابل مین مستعدی اپنے واسطے مدد سرکار انگریزی کے فوج ومال سے ظاہر کی اور سال حال مین جبکہ مہم مصر پیش آئی طرح طرح کی دلسوزی اور اعانت ظاہر فرمائی یہانتک کہ جب سرکار نے اعرابی پاشا کو شکست دی اور ملک مصر پہر توفیق پاشا خدیو مصر پر مسلم ہوا تو اسکی خوشی مین انتواب قلعہ فتحگڈہ کی سرکین اور خریطہ خط تہنیت روانہ حضور کیا اسی طرح ہر موقع مین باتفاق نامہ نگار سب سے پہلے اپنی خیر سگالی اور مددہی کا ارادہ سچے دل سے ظاہر کیا جسکا شکریہ بذریعہ تحریر سررشتہ وتار ہاے برقی مکرر سرکار طرف سی جناب والیسراے کشور ہند کے معرض اظہار مین آیا اور یہ کارروائی موجب کمال خوشی حکام عالیمقام ہوئی **ذکر نجم جدید** بعد فتح مصر کے ۱۵ ستمبر ۱۸۸۲ء سے ایک ستارہ نیزہ دار جانب مشرق کسی تاریخ مذا روزانہ آخر شب کو بوقت چہار ساعت برآمد ہوتا ہے جسکی دم مثل ایک نیزہ بلند کے نہایت لمبی وچوڑی ہے سر اوسکا چہوٹا مشرق کی جڑ مین ہے اور دم طرف جنوب کے منحرف اور سر مثلاً برابر تارے کے اور دم نہایت عریض سفید رنگ یکسان ہے جو ستارہ بعد زمانہ غدر ہندوستان کیجانب شمال سے نکلتا تہا اسکی صورت اور تہی وہ آنکہ ٹیڑہا تہا اور اسکی دم بوجہ اجتماع چند کواکب جو بعد دیکہنے مین آتی تہی گویا دم دار ہوتا اسکا ہیئت مجموعی تارون سے منتزع ہوتا تہا اور اس تارے کی دم مجرد ایک ستون سفید روشنی ہے کواکب دیگر سے یہ دم ملحوظ نہین ہوتی مذہب اسلام مین تاثیر کواکب کا اعتقاد نجومیونکی طرح پر نہین بلکہ زینت آسمان اور آلہ رجم شیاطین اور علامات راہ بر و بحر مین ہین لیکن اسقدر ضرور ہے کہ کثرت سے جلد جلد نکلنا ایسے ستارون کا جنکو دم

Marfat.com

کہتے ہین علامت قرب زمان ظہور مہدی منتظر و نزول حضرت مسیح علیہ السلام لکہا ہے اور اب مدت ذرہ ماہ کی ختم تیرہوین صدی کو باقی ہے پہر سنہ ۱۳۰۱ ہجری اور سنہ ۱۸۸۴ء سے چودہوین صدی شروع ہوگی اور نزول عیسے علیہ السلام و ظہور مہدی و خروج دجال اول صدی مین ہوگا جس کسی صدی مین ہو اور اسوجہ سے کہ یہ نزول و ظہور و خروج اسوقت ہوگا جبکہ دنیا ظلم و جور سے بہر جاوے اور ہر صنعت گری و عملداری اپنے کمال کو پہنچ جاوے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ نزول جناب مذکور بہت قریب ہے ہر طرف سے تعصب مذہبی کا زور ہے نیچریون کا سور ہے نیچر تو بظاہر آپ کو زبردستی مسلمان کہتے ہین ہنود مین بہی بعض پنڈت موجد مذہب جدید ہوکر واعی خلق خدا طرف اپنی اوپج کے ہین مسلمانان لکہنؤ مین ایک مذہب بین بین کا نکلا ہے اس قسم کے مفاسد سے ساری دنیا بہر گئی چہہ سات سال سے ایک نہ ایک جگہہ ہنگامہ قتال گرم ہے کوئی اپنے آقای قدیم سے باغی ہوتا ہے کوئی کسی کو زبردستی باغی و وہابی ٹہیراتا ہے کوئی وہابیت کا منکر ہے کوئی صلح کل کا طالب کوئی مقید مذہب خاص کا ہے کوئی درپے آزار غربا اہل اسلام ہے کوئی سرپرست مذہب دہریہ کا ہے کوئی مسائل مذہب کو تقریر فلسفی مین لاتا ہے کوئی اہل سنت کی رد مین باثبات تقلید مذاہب سرگرم ہے کوئی متبعین حدیث کو رافضی بتلاتا ہے کوئی مقلدون کو گمراہ جتاتا ہے کوئی کسی کی معاش و جایداد جعلسازی سے چہین لیتا ہے کوئی فریب و دغابازی سے رسائی اپنے نزدیک دربار و حکام کی چاہتا ہے کوئی ممنون احسان فکر محسن کشی مین ہے کسی جگہہ باپ بیٹے مین جنگ ہے کسی جگہہ والد و خورشید امن مین خلاف ہے کسی جگہہ دختر کو مادر سے نزاع ہے کسی جگہہ غیر حقدار مدعی حق ہین کسی جگہہ مستحق خاموش ہین غرضکہ اس قسم کے صدہا ہزارہا لاکہون فتنے ہر شہر و ملک مین کیا عرب کیا عجم برپا ہین جنکا حصر نہین ہوسکتا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ سید احمد خان نیچر کو اپنی وہابیت کا اقرار ہے لیکن بے شبہ خیرخواہ سرکار انگریزی ہین اس قسم کے پیچیدہ معاملہ شمار سے باہر ہین اب بہی اگر قیامت جلد آوے تو پہر کب آویگی کثرت آفات و ورود و بردن سے اب تو زندگی بسر کرنا دشوار ہوگیا ہے ؎ ہر صبح غموت مین شام کی ہے ہمنے ✤ خونابہ کشی مدام کی ہے ہمنے ✤ یہ مہلت کم کہ جسکو کہتے ہین عمر ✤ مر مر کے غرض تمام کی ہے ہمنے ✤ ✤ ✤

فصل ہشتم

حسب بحسب اغوای ملازمان قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے ٹیمس آف انڈیا نے اپنے پرچہ خبر مورخہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۸…ء مین حسب فرمایش سید حسن و سید احمد و منشی لطف اللہ خان و سید عبد اللہ ساکن سمرت آل عید روس یہ چہاپا کہ ہم لوگون نے عربی اخبار جوائب مطبوعہ قسطنطنیہ مورخہ ۱۷ محرم سنہ ۱۲۹۲ھ مطابق ہشتم جنوری سنہ ۱۸…ء مین اس مضمون کو پایا ہے کہ صدیق حسن خان ایک معزز وہابی ہے جو شوہر رئیسہ

بہوپال جی ایس آئی ہین دو تین اپنی خاص تصنیف کی کتابین مطبع جوائب مین چہپنے کو بہیجی ہین خطبہ کتب
سے ظاہر ہے کہ یہ کتابین خلاف عام قواعد اسلام اور امن والی مسائل مذہبی کی ہین اور اوس صحیح
مذہب کے خلاف ہین جو بارہ سو برس سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور یہ کتابین تائید مذہب وہابی مین ہین تو اسی
زمانہ مین صاحب جوائب نے ٹیمس کو جواب دندان شکن دیا اور غلطی خبر مذکور کی ثابت کردی پہر دوبارہ سید حسن
وغیرہ چار نفر مذکور نے ٹیمس آف انڈیا مین وہابی ہونا میرا طبع کرایا اور سپر ریاست نے اعتراض کیا اور چٹہی
سیہور اور اندور کو لکہا آخر ٹیمس نے لکہنا خبر مذکور کا جہوٹ سمجہ کر ترک کر دیا۔ کیونکہ ان کتابون مین ذکر
بغاوت یا جہاد کا نہین ہے بلکہ وہ مذہبی کتابین بہی نہین علم تاریخ و لغت و معانی و بیان وغیرہ کی ہین
پہر ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۲۹۹ ہجری مین سید حسن مذکور مرگیا۔ اسلیے اس جگہہ بضرورت بیان حال خبر مذکور لکہنا
اس بات کا ضرور ہوا کہ یہ وہابیت کس چیز کا نام ہے جسپر اسقدر شور و غل ہوتا ہے۔ اور ہر شخص و قوم کے دشمن
جب انکو ایذا پہونچانیکا قصد کرتے ہین تو نزدیک حکام وقت کے اوسکو وہابی ظاہر کر کے بدنام کر دیتے
ہین۔ سو اصل اسکی یہ ہے کہ بموجب تحقیقات علمائی عیسوی کے جسطرح کتاب آثار الادہار وغیرہ مطبوع بیروت
مین لکہا ہے۔ یہ بات معلوم ہوئی کہ محمد بن سعود نام ایک امیر ملک نجد مین تہا اوسکے وقت مین ایک شخص
محمد بن عبد الوہاب نام ظاہر ہوئے ان سے اور قوم بوہرہ سے مخالفت مذہبی ہوئی محمد بن سعود نے اونکی مدد کی
یہ واقعہ سنہ ۱۷۶۰ع مین ہوا اور بعد سنہ ۱۷۹۰ع کے ابن سعود مرگیا۔ اوسکی جگہہ بیٹا اسکا عبد العزیز نام قائم ہوا اس
نے اپنے باپ کیطرح پر مذہب محمد بن عبد الوہاب کا رواج دیا اور اطراف نجد و ملک عرب مین لڑائی شروع
کی یہانتک کہ سنہ ۱۷۹۲ع یا سنہ ۱۷۹۴ع مین مکہ و مدینہ پر فتح پائی اور بہت علاقہ لے لیا اسکے بعد بیٹا اسکا سعود
نام سنہ ۱۸۰۴ع مین حاکم ہوا اور باپ کے طریقہ پر کارروائی کی یہانتک کہ حسب الحکم سلطان محمود خان والی روم
کے محمد علی پاشا مصر نے سنہ ۱۸۱۱ مین اوسپر فوج کشی کی اور شکست دی پہر وہ سنہ ۱۸۱۴ع مین مرگیا اوسکی عمر
۶۹ برس کی تہی۔ اوسکی جگہہ اسکا بیٹا عبد اللہ نام قائم ہوا اوسکی لڑائی ابراہیم پاشا بن محمد علی پاشا سے
سنہ ۱۸۱۶ع مین ہوئی اور آخر کو مقید ہو کر اسلامبول بہیجا گیا وہان جا کر قید مین مرگیا اور یہ فتنہ سنہ ۱۲۳۴ھ مطابق
سنہ ۱۸۱۹ع مین ختم ہو گیا۔ اصل اس مذہب کی یہ ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ سوای اطراف ملک نجد کی کسی دوسری
جگہہ مذہب مذکور نے رواج نہین پایا اور دوسری کتب تاریخ بیروت سے جو تالیف علمای عیسوی کے ہین یہ
بات بہی معلوم ہوئی کہ مذہب محمد بن عبد الوہاب مذکور کا حنبلی تہا۔ جب سے سعود وغیرہ اور اسکے مددگار
مٹ گئے پہر کسی نے اوس دن سے آجتک اوس ملک مین خروج نہین کیا ہندوستان کے مسلمان ہمیشہ سے مذہب
شیعی یا حنفی رکہتے ہین اگلی راہ و رسم ملک نجد سے کسی کتاب تاریخ سے ثابت نہین ہوتی اور نہ کوئی مسلمان

Marfat.com

اس ملک کا مرید یا شاگرد اون لوگون کا ہے اور نہ کوئی کتاب اوس ملک کی اس اقلیم مین رائج ہے بلکہ
ہم دیکھتے ہین کہ ایک شہر مین بعضے لوگ بعضون کو وہابی کہتے ہین اور ایک دوسرے کی رد مین کتابین چھاپ
ہین اسکے سبب مینے جو غور کیا تو یہ معلوم ہوا کہ یہ فساد آپس کی عداوت سے ہے اسلیے کہ مذہب اسلام مین
باوجودیکہ تہتر فرقے ہین جنکی گنتی علمائے اسلام نے اپنی کتابون مین لکھے ہے ان مین کسی جگہہ کوئی
فرقہ بنام وہابیہ نہین گنا اسکے سوا جنکو ہندوستان مین انکے دشمنون نے وہابی مشہور کیا ہے وہ اس نام
سے انکار کرتے ہین اور کوئی تعلق اون کا ملک نجد سے ثابت نہین ہوتا۔ پھر جو غور کیا گیا کہ وہ کون مسائل
ہین جنکے سبب سے ایک فرقہ کا نام بدعتی ہوا اور دوسرا وہابی کہلایا تو معلوم ہوا کہ وہ چند مسئلہ ہین بعضے
ان مین متعلق عقائد ہین اور بعض متعلق عبادت آن مسائل مین کسی جگہہ مسئلہ جہاد کا ذکر نہین ہے اور ڈاکٹر
ہنٹر صاحب نے تعداد ان مسئلون کی سات مسئلہ اپنی کتاب مین اور چودہ کتابین لکھی ہین لیکن ان مسائل
مین انسے غلطی ہوئی ہے چنانچہ نکتہ چینی سید احمد خان سی ایس آئی سے ظاہر ہے جو مع ترجمہ انگریزی
خاص بمقام لندن مین طبع ہوئی ہے اور حصر کتابون کا بھی غلط ہے اور بعض ایسی کتابون کا نام لیا ہی
جو کسی کے نزدیک مذہب وہابی کے نہین ہین جیسے درمختار ہین جو لوگ قبر کو نہین پوجتے مردون کی نذر و نیاز
نہین کرتے مولویون اور درویشون کی رای کی اطاعت نہین بجالاتے مجلس مولود نہین کرتے تعزیہ نہین
بناتے کسی مذہب خاص کے پابند نہین چوری و دغابازی و رشوت خواری و زناکاری و عہد شکنی وغیرہ
افعال بد کو منع کرتے ہین اور جو دین بارہ سو برس سے چلا آتا ہے کہ جسوقت سوای اسلام کے کوئی نام
مذہب کا جانتا تھا اور وہ قرآن شریف اور حدیث کی کتابون مین لکھا ہے اور وہ کتابین ساٹھہ ستر برس
بلکہ اس سے بیشتر سے مکرر سہ کرر کلکتہ و دہلی و بمبئی و مصر وغیرہ مین طبع ہوئی ہین اور ہوتی ہین اور ان کا
منشا صرف قائم ہونا عبادت پر یعنے نماز روزہ و حج وغیرہ فرائض پر اور بچنا ہر فساد کی بات سی ہے اور اس
کی کتب و رسائل سیکڑون عدد عربی وغیرہ زبانون مین سیکڑون برس سے تالیف ہوئی ہین نہ چودہ کتابین
ہین نہ چالیس۔ انکو یہ بدعتی لوگ جو پابند کسی مذہب خاص کے ہین وہابی کہتے ہین ایک شخص فضل رسول
نام شہر بدایون ملک ہندکا رہنے والا تھا سب سے پہلے وہابی نام اوس نے مسلمانان ہندکا رکھا پھر اس
نام کو عوام مین مشہور کردیا جو لوگ فسادی تھے اونہون نے حکام کے ذہن مین یہ بات ڈالدی کہ جو لوگ
وہابی کہلاتے ہین وہ سرکار انگریزی کے دشمن ہین سرکار نے جو غور فرمایا تو یہ دریافت کیا کہ مطلق وہابی
کہنے سے کوئی ہمارا دشمن نہین سمجھا جاتا جبتک کوئی جرم بغاوت اس سے صادر نہ ہو مگر یہ بات مدت
مدید کے بعد سرکار نے سمجھی ورنہ ایک زمانے مین صرف کسی کے وہابی کہدینے پر بھی مواخذہ ہوجاتا تھا

اب وہ بات باقی نہ رہی ۔ سید احمد شاہ ساکن نصیر آباد بریلی مین ایک شخص تھے جنہون نے بہت خلق کو نماز
روزے پر قائم کیا اور گناہون اور فساد کے کامون سے روکا ۔ اور پھر وہ ہندوستان سے چلے گئے اطراف پنجاب
مین سکھون سے لڑے انکو فضل رسول بدایونی نے وہابی ٹھیرایا اور سرکار کا دشمن بتلایا حالانکہ وہ کلکتہ
تک گئے تھے اور ہزارون مسلمان فوج انگریزی کے انکے مرید ہوئے تھے مگر اونہون نے کبھی یہ ارادہ ساتھ
سرکار انگریزی کے ظاہر نہین کیا اور نہ سرکار نے ان سے کچھ تعرض فرمایا حالانکہ خاص کلکتہ سے سات سَو
آدمی اپنے ہمراہ لیکر حج کر گئے اور مدت دراز تک ہزارون مریدون کو ہمراہ لیکر ہندوستان کے شہرون
مین وعظ و نصیحت کرتے پھرے اسکی تصدیق کے واسطے تحریر سید احمد خان سی ایس آئی کافی ہے جو انہون
نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خاص لنڈن مین بعبارت اردو و انگریزی طبع کرائی ہے اس مین
حال وہابیون کا اور حال سید احمد شاہ بریلوی کا اور مسئلہ جہاد و ہجرت کا اور مسئلہ دار الحرب اور دار الاسلام
ہونے ملک ہندوستان کا اور ذکر ان کتابون کا جنکو لوگ تصنیف وہابیون کی خیال کرتے ہین مفصل
لکھا ہے اور انکا لکھنا اسواسطے زیادہ معتبر ہے کہ یہ بڑے معتمد گورنمنٹ عالیہ اور خیرخواہ سرکار انگریزی کے
ہین مینے تو سید احمد شاہ بریلوی کو نہین دیکھا اور نہ انکا زمانہ پایا لوگون سے انکا حال سنا اور کتاب
سید احمد خان سی ایس آئی مطبوعہ مقام لنڈن سنہ ۱۸۷۲ء مین لکھا دیکھا مگر حال مین جو ایک روبکار
محکمہ گورنمنٹ پنجاب وغیرہ مورخہ دہم نومبر سنہ ۹۱ء مقام کوہ مری دیکھا تو اسکا مضمون اس عبارت سے
معلوم ہوا کہ لفٹنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر نے تین سو آدمی کی درخواست کے جواب مین جنکو لوگون نے
وہابی مشہور کرکے ہر طرح کی معاش و عہدہ جات سرکار انگریزی سے محروم کر رکھا تھا یہ تحریر فرمایا کہ جناب موصوف
کیطرف سے اس عرضی کا جواب لکھا جاتا ہے جسپر قریب تین سو شخص کے دستخط ہین اور جس مین کئی ہزار
اشخاص کی رائے اور خواہشون کا اظہار ہے جو اہل اسلام مین اس فرقے سے تعلق رکھتے ہین جو
عوام الناس مین وہابی کے نام سے مشہور ہین سائلون کا بیان ہے کہ اگرچہ وہ ایسے خیرخواہ سلطنت
کے ہین جیسے اور رعایای حضرت علیا ملکہ معظمہ دام اقبالہا مین سے تو بھی وہ بسبب اشتباہ بدخواہی کے بہت
سی کلفتون کے زیر بار ہین اور چند ناچاریون کے متحمل کیے جاتے ہین کہ وہ اپنے مذہب کی رسوم کو
آزادی کے ساتھ ادا نہین کر سکتے حالانکہ ملکہ معظمہ کے اشتہار نے سب کو آزادی کا وعدہ دیا ہے لگر
وہ مسجدون اور اسلامی جلسون سے الگ کیے جاتے ہین اور لوگ عموماً سرکار کے طریقہ کی پیروی کرکے اون کو
حقارت اور بے اعتنائی سے دیکھتے ہین کہ کسی وہابی کے لیے عدالتہائے قانونی مین انصاف پانا
ناممکن ہے کیونکہ اس بات وہابی کے معلوم ہوتی ہے حاکم عدالت اسکے خلاف پر آمادہ ہو جاتا ہے جسکے

مین انکی یہ درخواست ہی کہ وہ گورنمنٹ کی اعتبار مین لیی جاوین اور لوگون کو سوجہا جاوی کہ وہ انکو بدخواہ سلطنت
نہ خیال کرین اور ان سی ایسا سلوک نکرین جیسا بدخواہون کے ساتھہ ہوتا ہے خبرگیری اور نظربندی سی خلاص
کیے جاوین اور اپنے مذہب کی رسوم کو آزادانہ ادا کرنے پاوین اور یہ ملازمان سرکار جو وہابی رایون کے مقرب
ہین وہ آیندہ شبہ سے بری ہون اور ترقی سے محروم نرہین نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خوش ہین کہ سائلین
اپنی تکالیف کے لیے پیش قدم ہوئی اور انکی درخواست کی پورے جواب دینی کو آمادہ ہین ۔ اول حسب الحکم
نواب معزی الیہ قلمی ہے کہ اگرچہ سائل نام وہابی کو رد کرتے ہین لکن یہ وہ نام ہے جس سے وہ عموماً مشہور ہین
جہانتک لقب مذکور تحریرہا مین مستعمل ہوا ہے حقارت کی کلمہ کے طور پر نہین ہوا ۔ ماسوا اسکے نواب
محتشم الیہ اس مضمون کی ملاحظہ سے نہایت محظوظ ہوئے کہ سائل بالکل خیال بدخواہی دولت ملکہ معظمہ
سے بہی منکر ہین اور اپنی تئین اون وہابیون کی حرکات مخالفانہ اور رایون سی جو کئی سال سے خفیہ فتنہ
پردازی یا ظاہر مخالفت مین مشغول ہین بالکل بے تعلق ظاہر کرتے ہین جناب موصوف ان گذارشات اطمینانی
کے قبول کرنے کے لیے بہمہ وجوہ رضامند ہین اوس جماعت نے جسکی طرف سی سائل معروض رسا ہین کچہ
عرصہ گذشتہ سی پنجاب مین نہایت خیرخواہی اور رفاقت کی طریقہ سے سلوک رکہا اور جناب معزی الیہ
انکو یقین دلاتے ہین کہ جبتک وہ ملکہ معظمہ کے نیک رو رعایا کے مانند کاربند رہین گے سرکار باوقار ان
سے برابر اوسی مہربانی سے سلوک کریگی جیسے کسی اور جماعت رعایای ملکہ معظمہ سے اگرچہ فرقہ مشہور وہابی
کی نسبت بدگمانی رہی ہے تو باعث اسکا یہ ہے کہ انکے اراکین مین سی بہتون نے خصوصاً ہندوستان کے
دیگر حصون مین طریقہ بدخواہی سے کام کیا خاصکر اس معاملہ مین کہ اونہون نے اوس گروہ باغیان کو امداد
دی جو مقابلہ ملک سرحد ہزارہ پر آباد ہین لیکن نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا یہ منشا نہین ہی کہ اورون کے
جرائم سائلون کے یا اور کسی کے جو انکی طرح خیرخواہی حسبت کا اظہار کرین اور نیک رو رعایا کے مانند
کاربند رہین ذمہ لگاوین بحوالہ لاحایر بہای درباب پرستش مذہبی حسب الارشاد نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
کے مرقوم ہے کہ جناب محتشم الیہ جانتے ہین کہ گورنمنٹ عالیہ کے اشتہارات جنکی رو سے ہر ملت کے اشتہارات
جنکی رو سے ہر ملت کی پیروون کو استحقاق ہے کہ اپنی پرستش بلا بندش کرین تاوقتیکہ امن عامہ کو
خطرہ نپڑے ہر طرح سے تعمیل کیجاوے ۔ لیکن جو مخالف وہابی طریق کی پرستش کے عام عمل کے
باب مین ہے وہ خود اہل اسلام کیطرف سی ہے نہ کہ سرکار سے ۔ وہابی ایک فرقہ ایسے اشخاص کا ہے
کہ وہ اوس طریقہ اسلام سی جو عموماً پنجاب مین رائج ہے اتفاق کلی نہین کرتے اور گو وہ اپنی مسجدون
مین اپنی رسوم کے آزادانہ عمل کرنے اور اوس جگہہ اپنے خاص مسئلون کے وعظ کرنیکا استحقاق

Marfat.com

اظہار کرین لیکن وہ ان مساجد کی استعمال کے باب مین جو رشد مسلمانون کے زرسی اور انکے استعمال کے
لیے بنی ہوئی ہین اصرار نہین کر سکتے جہانتک قواعد پولیس کا تعلق ہے فی الحال وہابی کسی خاص نظر
بندی مین نہین ہین اور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سائلون کی گزارشات اطمینانی سے اس امر کی یقین
کرنے کو بہت خوش ہین کہ اسکی آیندہ بھی ضرورت نہ پڑیگی - علاوہ برین سرکار اپنے ادن اہلکارون
کو جو سائلون کی ملت سے ہین نامہربانی سے نہین دیکھتی ہے اور نہ انکو ترقی سے محروم رکھتی ہے جو
کچہ سرکار اپنے ملازمون سے چاہتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے فرائض کے انجام مین سرگرمی ظاہر کرین
اور چست خیرخواہی سے ملبوس رہین اسکے ثبوت مین تذکرہ لکھا جاتا ہے کہ سید ہدایت علی تحصیل
دار پٹیالہ جو فرقہ وہابی مین بہت مشہور ہین کچہ عرصہ ہوا کہ عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی پر ترقی ہوئی اور
کم سے ایک اور شخص کا نام جو اسی ملت مین سے ہے اور جسکی خدمات اکثر دفعہ پسند ہوئی ایسے ہی ترقی
کے لیے جو کسی مناسب وقت پر عمل مین آوے فہرست مین درج ہے نواب لفٹننٹ گورنر بہادر خوش ہین
کہ انکو یہ موقع سائلون کے اطمینان کرنے کا ملا کہ جبتک انکا چال وچلن ایسے نیک رہے اور
ایسا خیرخواہانہ جیسا کہ اب ہے رہیگا تو انسے سرکار باوقار نامہربانی سے سلوک نہ کریگی یہ مراسلت
صاحبان کمشنران قسمت ہای اضلاع کے لیے بہیجی جاویگی ۱۰ نومبر ۱۸۷۶ء کوہ مری - تمام ہوئی عبارت
روبکار محکمہ گورنمنٹ پنجاب کی تعدہ سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ہشتم اگست ۱۸۷۹ء مطبوعہ لاہور
مین تائید اس عبارت کی اسطرح پر دیکھی گئی کہ آج کل مشکل ہوگا اگلے خیالات کو جو لوگ ثابت کر
رہے تہے کہ بغاوت ہند کی وہابیون کے سبب سے ہوئی اسکا ثابت کرنا مشکل پڑیگا اور اس گزٹ
مین یہ بہی ذکر ہے کہ مولوی محبوب علی دہلوی نے زمانہ غدر کی لڑائی کی نسبت جس مین بخت خان
باغی نے انکو شریک کرنا چاہا تہا جہاد ہونے کا انکار کیا اور مولوی محمد حسین لاہوری بہی اب تک
بذریعہ پرچہ اشاعۃ السنۃ جہاد کا نسبت گورنمنٹ ہند کے انکار کرتے ہین پہر دوسرے پرچہ گزٹ
مذکور مورخہ اکتوبر سنہ صدر مین یہ لکھا دیکھا کہ مولوی محمد حسین لاہوری نے سر لوئیس کاونگناری
کا مقام کابل مین ظلماً مارا جانا ثابت کیا ہے اور مذہب اسلام سے مسئلہ اسکا یہ بتایا ہے کہ قاصد مذہب
مخالف کا نزدیک مسلمانون کے مارا نہین جاتا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی آخر عمر مین وصیت
فرمائی ہے تمیز اتنا تحریر اس فصل مین پرچہ سوم و تیرہوین صدی جلد سوم نمبر پنجم مطبوعہ دفتر آگرہ اخبار معلمہ نئی
بستی مورخہ ۱۲۹۵ ہجری اس مضمون سے میری نظر مین گذرا کہ ہم کو الہ آباد مین چند روز رہنے کا اتفاق ہوا ان
ہمنے چند نوجوان دیکہے جو اس فکر مین مدہوش ہین کہ مسلمانون کی رسمی اور مذہبی عیوب کی ایک کتاب بنائی

Marfat.com

جاوی اور متقنے عالم ایسے ہوئے ہین کہ انپر محدث کا لفظ بولا گیا ہے اور نیز اب جو عالم اس قسم کے جہان جہان موجود
ہین انکو ایک فہرست مین داخل کرکے انکی تصنیفات پر اعتراض کیے جاوین اور انکو لقب وہابی سے یاد کیا جاوے
اس کتاب کا نام حبتر تردید وہابیان تجویز کیا گیا ہے الی قولہ اس سے بجز تسوید کاغذ کیا حاصل ہے اگر خوشنودی
وخوشامد گورنمنٹ کی لیے ایسی کتاب کی ضرورت ہی تو یہ بات دوسری ہے اور اس کا ڈہنگ ہی دوسرا ہے اور
اس مین دردسر کرنا لاحاصل ہے ایسی کئی کتابین تصنیف و مشتہر ہو چکی ہین از انجملہ ہمکو خوب یاد پڑتا ہے کہ
سنہ ۱۲۸۷ ہجری بابت ۱۸۷۰ء مین جبکہ چند صاحبان انگریز نے اس امر پر بحث شروع کی تہی کہ فرقہ وہابیہ کے مسائل
ہماری سلطنت مین ذریعہ فساد ہو سکتے ہین اور شبہ بہت سی ملکی خیرخواہون کی طبیعت کا رجحان ہو کر
بہت دنون تک اسکی بحث جاری رہی تہی آخر کو وہ بحث دست اندازی گورنمنٹ سی باہر رکہی گئی اُس
وقت مولوی عبداللطیف خان بہادر مجسٹریٹ کلکتہ نے اوس خیال کے رد مین عام مسلمانون کیطرف سے
ایک رسالہ مشتہر کیا تہا اور اس مین عام اطراف ہندوستان کی عالمون اور نیز علماء مکہ و مدینہ وغیرہ کی فتوے
نقل کیے تہے جس سے سرکار کو معلوم ہو جاوے کہ تمام فتاوای مذکورہ کی رو سے کل مسلمانون کو سرکار کی
مخالفت ناجائز ہے اور کسی شخص کو حیثیت موجودہ پر ہندوستان کی دارالاسلام ہونے مین شک نرہے
اور ہماری بہوپال مین بہی جناب مستطاب معلی القاب فاضل اجل عالم اکمل محدث باکمال معنبر ہمتائی حضرت
نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر دام اقبالہ نے اوس رسالہ کو پسند
فرماکر حکم دیا کہ اسکو اچہی طرح شائع کرین اور حضور موصوف نے خود بہی اس مسئلہ کو نہایت تحقیق و احتیاط
سے اپنی کئی کتابون مین بصراحت تمام تحریر فرمایا ہے جس مین حیثیت موجودہ پر سرکار انگریزی کی مخالفت
کو قطعاً ناجائز لکہا ہے اور جن علماء متقدمین نے مثل شاہ عبدالعزیز صاحب وغیرہ کے بتاویلات دیگر اسکے
خلاف اپنا مسلک اختیار کیا ہے اون تاویلات کو نہایت عمدگی سے علیحدہ کیا ہے خصوصاً حضور محتشم الیہ
نے دو برس پیشتر اس مسئلہ کو کتاب عوائد العوائد مین نہایت خوبی و تحقیق سے بیان فرمایا ہے اور جیسی
اور کتابین ہندوستان سی لیکر مصر اور استنبول تک اور پشاور سے لیکر طہران تک تقسیم ہو گئین ویسے ہی
یہ کتاب بہی جابجا پہونچ گئی اور اگر کوئی صاحب ہمسی فرمایش کرینگے تو ہم بہیجدینگے پس ہمارے نزدیک
جب ایسے عالم مستند اور رئیس معتبر کی کتاب موجود ہے اور مولوی عبداللطیف خان صاحب کے رسالہ مین
بہت سی فتوی بصراحت مندرج ہین تو اب ایسے ایسے چہٹ بہیون کو اپنے دخل در معقولات کی کیا ضرورت
ہے اور اپنے مذہب کی کتابون پر بے فائدہ جہوٹے اعتراض وارد کرنے اور دوسرونکی نظر مین خود کو
مطعون کرنے سے کیا فائدہ الی قولہ مثلاً ہم سنی المذہب مین ہمکو کوئی وہابی بیان کرے جسکی اصلیت

Marfat.com

کچھ نہین اور نہ وہابی کا لقب اپنے لیے کسینے اختیار کیا ہے اور اسکی علت یہ ہو کہ سرکار ہم سے بدظن ہو یا ہماری
اور ہماری حیثیت کی نسبت بیموقع الفاظ کا استعمال کرے یا ہمارے عقائد پر ایسے اعتراض وارد کرے جس سے
مذہب مین پراگندگی پیدا ہو تو اس دور انگلشیہ مین بصورت استغاثہ مصنف مذکور تباہی و بربادی سے محفوظ
نہین رہ سکتا پھر ایسا کام کیون کرے جس سے بجز حماقت ونقصان کے کچھ فائدہ نہو اس سے بہتر یہ ہو کہ جو
شخص مذہبی امور مین مداخلت کی لیاقت نہین رکھتا ہے وہ خود کو دخل در معقولات سے بچا تا رہے یا خود
کو اس لائق کرلے تب ایسا حوصلہ کرے انتہی بلفظہ اسکے بعد نمبر ششم جلد چہارم اشاعۃ السنۃ کو مینے
دیکھا اسکے اول مین یہ لکھا ہے کہ صفحہ ۱۶۴ سے آخر تک لائق ملاحظہ گورنمنٹ ہی یہ پرچہ بابت رجب ۱۲۹۸
ہجری مطابق جون ۱۸۸۱ع کے ہے مینے بھی اسکو ملاحظہ کیا معلوم ہوا کہ رای صاحب اشاعت کی دربارہ
اصلاح طریقہ مناظرہ مذہبی اتفاق باہمی اہل اسلام وانتظام عام ملک ہند کے بہت مناسب اور صحیح ہے
گورنمنٹ کو اسپر لحاظ فرمانے سے نہایت امن جانب عامہ خلق سے حاصل ہوگا اور رفع تعصبات مذہبی
سے جس مین خاص وعام گرفتار ہین ایک عمدہ انتظام ملک کا ہاتھہ آویگا اسکے بعد مین کہتا ہون کہ مینے
جو اپنی کتابون مین مطابق مذہب حنفیہ ہندوستان کو دار الاسلام لکھا اور فقدان شرائط جہاد کا ہر
ملک مین ذکر کیا جسکا حوالہ تیرہوین صدی مین دیا گیا ہے یہ تحریر میری قبل از اطلاع کے ہے اور بحث
پر جو کلکتہ مین ہوئی اور اس مین مولوی عبد اللطیف خانصاحب بہادر سی ایس اے نے کوشش فرمائی
اور سید احمد خان صاحب بہادر نے نکتہ چینی ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین کتاب بنائی کیونکہ اس ریاست
بہوپال مین آجتک بحث مذہبی کا کسیقوم کے ساتھہ چرچا نہین ہے کہ ریاست اور اہالی ریاست کو دوسرے
بلاد کی بحث پر اطلاع یا شوق دیکھنے ایسی کتب کا ہو بلکہ مینے اس ۱۲۹۶ہجری مین بضرورت ملکی
نکتہ چینی مذکور وغیرہ کو دیکھا اور طرف اخبار مذکورہ کے رجوع کیا اسلیے کہ تحریرات مذکورہ کو موافق
منشا اہل اسلام عموما اور اہل حدیث کے خصوصا پایا مجھکو اس جگہہ شکرگزاری خواجہ محمد یوسف علی صاحب
مہتمم تیرہوین صدی کی لازم ہے کہ انہوں نے غائبانہ میری تحریر سابق ولاحق کی تصدیق وتائید فرمائی
لطف دیگر یہ ہے کہ مینے اپنی ایک کتاب مین یہ بھی لکھا ہی کہ ہندوستان جن علما کے نزدیک دار
الحرب ہے انکی دلیلون کی بنیاد یہی خاص اس جگہہ جہاد نہین ہو سکتا گویا یہ نزاع لفظی ہے اسیطرح
جو ایک کتاب عبرہ نام دربارہ جہاد وہجرت بزمانہ جنگ روم وروس لکھی تھی اوس مین بھی واسطے اتفاع
جہاد کے وہی شرائط مذکور مین جنکا وجود اس زمانہ مین مفقود ہے بلکہ ایک کتاب دوسری مین جسکا نام
اکلیل ہے مثلا یہ بات عربی عبارت مین اپنے استاد الاسناد مرحوم قاضی محمد بن علی شوکانی رحمۃ

Marfat.com

اللہ علیہ سی نقل کی ہے کہ ادنیٰ درجہ عدل کا واسطے امام کے یہ ہے کہ مثل سرکار برٹش کے اسباب رفاہ عام مین
کوشش کری اور خیر خواہ و امن جوی عامۂ خلق ہو غرض کہ مجرد وجود مسائل جہاد کا کتب قدیمہ و جدیدہ ملت
اسلام مین اور بیان احکام جہاد کا ہمراہ مخالفان مذہب اسلام کے ہرگز وسیلہ کسی فساد و بغاوت کا ہمراہ سلطنت
گورنمنٹ عالیہ کے نہین ہوسکتا ہے یہ بات ضروریات ہر مذہب و ہر ملت سی ہے کہ ہر عالم اپنے مذہب کا جب
کوئی کتاب مذہبی بطور تحقیق و تنقیح تصنیف و تالیف کریگا تو جو بات اس مذہب مین از روی دلیل و برہان
ثابت ہوگی اسکو لکھیگا جس طرح قرآن شریف اور کتب حدیث و فقہ اسلام مین کتاب الجہاد مع جملہ مسائل
و فضائل و احکام موجود اور درس و تدریس مین مروج ہے اس تصنیف سی کوئی احتمال وقوع فتنہ و فساد کا نہین ہوسکتا
جبتک کہ صاحب تصنیف اسباب ظاہری بغاوت جمع کرکے مدعی امامت یا جہاد کا نہو اور دعوت عام فتنہ و فساد
نہ کرے ہزار ہا باغی زمانہ غدر وغیرہ مین از روی تواریخ ملکی ایسے دیکھے سُنے گئے کہ جن سے پہلے درجہ کی
بغاوت حکام سابق و حال کی واقع ہوئی حالانکہ وہ لوگ علم سے بالکل محروم تھے اور اونکی افسر و امیر بھی
نام جہاد کا یا اسکی فضیلت کا حال نہین جانتے تھے چہ جاے عوام لشکر اور مقصود انکا اوس بغاوت سی
جہاد اسلامی نہ تھا اور اگر یہ مقصود ہوتا تو بھی کوئی عالم اسلام انکی تصدیق و تایید اس کام مین نکرتا معہذا
تہمت وہابیت اور جہاد علماء حدیث پر خواہ قدماء ہون یا متاخرین محض خیال خام ہے کوئی دانشمند تجربہ
کا معاملہ فہم ہرگز اسبات کو قبول نہین کرسکتا ہے سواے اون ملاؤن کے جو علم کامل سے جاہل اور تحقیق
صحیح سے عاطل ہین کوئی شخص بھی اہل علم و معرفت سی ایسا دعوی کرے کہ سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام
مین حالت موجودہ پر بالخصوص فرض ہے یا اسوقت مین شروط جہاد موجود ہین اور مجھکو تو خاصتہً اس بحث
مین قلم اٹھانے سے کچھ غرض نتھی مگر جبکہ ایک کتاب مجموعہ خطب جسکا نام موعظت حسنہ ہے بھوپال مین طبع
ہوئی اور وہ کتاب ایسی تھی کہ اس مین خطب جمعہ سال تمام کے فی ماہ پنج خطبہ علماء سابقین مرحومین صد ہا
سال کے جمع تھے مثل ابن الجوزی و محمد بن احمد یمنی وغیرہما الحدیث کے اوس مین اتفاقاً ایک خطبہ غزو کا
مؤلفہ مولوی محمد اسمعیل صاحب مرحوم کا بھی آخر کتاب مین بذیل خطب کسوف و خسوف و استسقاء و نکاح
وغیرہ حسب طریقہ دیگر مجموعات خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ درج تھا اوسپر یارون نے مجھکو وہابی کہہ دیا جسکا
جواب دیباچہ کتاب غربال تاریخ بھوپال مین لکھا گیا ہے حالانکہ مینے مولوی محمد اسمعیل کو نہین دیکھا
اور نہ انکا زمانہ پایا اور نہ انکی کسی کتاب مین ذکر جہاد کا لکھا دیکھا اور نہ خاص اس خطبہ مین ذکر جہاد
کا ساتھ گورنمنٹ کے ہے صرف بیان فضیلت جہاد کا ہے جسطرح ساری کتب اسلامیہ مین لکھا ہے
اسیطرح کی خطب و کتب تاریخ سلاطین اسلام وغیرہ مین بہت لکھی ہین اور مجامیع خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ

Marfat.com

میں بھی موجود ہیں بلکہ آٹھ برس ہوئی طبع مجموعہ خطب بنگور سے ہینے کتاب ہدایۃ السائل میں ایک فقرہ یہ بھی
تحریر کیا ہے کہ ہمپر نہ اتباع محمد بن عبد الوہاب نجدی کا لازم ہے اور نہ اتباع محمد بن اسمعیل دہلوی کا حالانکہ
اگر کوئی شخص مسلمان کسی عالم اسلام کی کتاب سے کوئی مسئلہ رد شرک و بدعت و تقلید کا نقل کرے اور اسکے
موافق عقیدہ رکھے اور اسکو اپنا پیشوا جانے تو یہ بات بھی کچہ مضر کسی سلطنت و دولت کو اسوقت تک نہیں ہو
سکتی ہے جب تک کہ بنیاد کسی فساد و بغاوت کی اسپر قائم نہ ہو علماء ہر ملت و مذہب ایک دوسرے کی کتاب سے
ہمیشہ نقل و استفادہ و استدلال کیا کرتے ہیں یہ امر کوئی جرم مذہبی یا قانونی نہیں ہے مگر جب یہ تہمت
نسبت سیر بطور مخبری لگائی گئی تو اسوقت جس طرح ہر شخص کو اپنے خلاف منشا امر پر غصہ و رنج ہوتا ہے
مجھہ کو بھی اس مخبری بے اصل اور تہمت محض پر غصہ و رنج پیدا ہوا ناچار ہینے اس فصل کو واسطے بیان حال
وہابیت کے تحریر کیا ہمکو وہابی کہنا ایسا ہے جیسا کوئی کسی کو گالی دے اور منسوب کرنا ہمارا طرف اون
اشخاص کے جنکا نام بعض لوگوں نے براہ عداوت مذہبی یا خانگی وہابی رکھا ہے اور وہ لوگ بھی وہابی نہ
تھے اور نہ اونہوں نے سرکار انگریزی سے کبھی جہاد کیا اور نہ ہندوستان میں فتوی جہاد کا لکھا سراسر بے
انصافی ہے میں بعد اتفاق رائے سید احمد خان صاحب بہادر سے جو اونہوں نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب
میں ظاہر کی ہے اور کتاب نکتہ چینی میں لکھی ہے یہ کہتا ہوں کہ سید احمد شاہ بریلوی جنکا نام فضل رسول
بدایونی نے وہابی مشہور کیا تہا وہ اپنی ذات سے عالم مولوی نہ تہے ایک درویش قوم سادات سے تہے شاہ
عبد العزیز دہلوی کے مرید اونہیں کے طریقہ پر چلتے تہے اور وہ اپنے باپ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے
طریقہ پر تہے اخلاق کو نصیحت کرتے تہے اور انکی نصیحت سے ہزاروں جاہل ہندوستان کے راہ راست پر آگئے شاہ عبد العزیز
اور انکے باپ کا زمانہ ہنگامہ ملک نجد سے قریب یا اول تہا مگر انکو کسینے وہابی نہ کہا اور نہ اونہوں نے ملک نجد
کو دیکھا اور نہ انکو طریقہ اہل نجد پر اطلاع حاصل ہوئی اور نہ انہوں نے کسی اپنی تصنیف میں ذکر وہابیوں کا
لکھا۔ بلکہ وہ نام و مذہب وہابی سے بھی آگاہ نہ تہے اسیطرح جو تصنیف سید احمد شاہ صاحب بریلوی اور
انکے مریدوں کی ہے اس میں کہیں بھی ذکر وہابیوں کا نہیں ہے اور نہ مسئلہ جہاد کا لکھا ہے ایک کتاب
انکی صراط مستقیم نام ہے جو کلکتہ میں اسی زمانہ میں طبع ہوئی تہی اور پھر دوبارہ اس زمانہ میں دہلی میرٹھ
میں چھپی اس میں مسائل درویشی ہیں۔ دوسری کتاب تقویۃ الایمان مؤلفہ مولوی اسمعیل دہلوی ہے اوس
میں ذکر رد شرک و بدعت کا ہے کہیں وہابیوں کا اور مسئلہ جہاد کا پتہ بھی نہیں یہی حال کتاب راہ سنت اور ہدایۃ
المومنین کا ہے کہ اوس میں بدعات اور تعزیہ کی برائی لکھی ہے۔ تعزیہ ایک ایسی چیز ہے کہ مذہب شیعہ میں بھی
بدعت ہے گورنمنٹ اگر ساری کتابوں کو جمع فرما کر ملاحظہ کریگی تو کسی کتاب میں ان کتب سے مسئلہ جہاد کا پایا

Marfat.com

بغاوت کا سرکار انگلشیہ سے یا فساد سکہانیکی کوئی بات نہ پاویگی ۔ سید احمد خان بہادر سی ایس آئی سے
اس مقام پر یہہ بھول ہوئی ہے کہ اونہوں نے لقب وہابی کا حق مین سید احمد شاہ اور انکے مریدون اور
شاگردون کے روا رکہا اور یہہ بھی لکہا کہ ہر فرقہ حنفی مذہب وغیرہ مین بھی وہابی ہوتے ہین مگر یہ لوگ معتقد
جہاد کے ساتہہ سرکار انگریزی کے نہین ہین ۔ اور آخر فقرہ انکا یہ ہے کہ ہم اسوقت بہت سے ایسے آدمیون کا
نشان دی سکتے ہین جو سرکار کے ملازم ہین اور بلا زم بہی ایسے کہ ان سے زیادہ سرکار کا خیر خواہ اور معتمد
کوئی نہین ہے با اینہمہ وہ اپنے تئین انکیلئے خزانہ بے انتہا وہابی کہتے ہین اور اس کہنے پر ان کو ایک
طرح کا ناز ہے ۔ مراد اس عبارت سے خود سید احمد خان بہادر ہین کہ وہ اپنی جان کو وہابی قرار دیتے
ہین مگر ہماری نزدیک تحقیق یہ ہے کہ ساری جہان کے مسلمان دو طرح پر ہین ۔ ایک خالص اہلسنت وجماعت
جنکو اہلحدیث بہی کہتے ہین دوسرے مقلد مذہب خاص وہ چار گروہ ہین حنفی ۔ شافعی ۔ مالکی ۔ حنبلی ۔
جو شخص ملک نجد مین پیدا ہوا اور جسکی رای پر محمد بن سعود نجدی نے بوہرون اور عرب کے مسلمانون
اور بدؤن سے لڑائی کی وہ شخص حنبلی مذہب تہا یہ بات کتب تواریخ عیسائی و اہل اسلام دونون سے ثابت
ہے پہر اہلحدیث کسطرح وہابی ہو سکتے ہین علاوہ اسکے خاص ہندوستان کے شہرون مین ہر جگہہ وہابی ف اقسام وہابیان
نام ایک مفہوم جدید کا ہے فضل رسول بدایونی کے شاگرد و مریداوسکو وہابی کہتے ہین جو قبرون اور پیرون
کو نہ پوجے اور ہر بدعت کا انکار کرے لکہنو کانپور دہلی مین وہابی اسکو کہتے ہین ۔ جو مذہب حنفی و
غیرہ کی تقلید نہ کری اور خاص مقلد ایک مذہب کا نہو بلکہ حدیث و قرآن پر چلے بمبئی وغیرہ مین وہابی اسکو
کہتے ہین جو شیخ عبد القادر جیلانی کا معتقد نہو اور جہاز و آگبوٹ مین بیٹہکر عید روس کا نعرہ نہ مارے
اور وقت تکلیف و تردد کے انکو نہ پکارے ۔ حیدر آباد دکن مین وہابی اسکا نام ہے جو سینہ بہی نہ پیٹے
اور وہان کے میلون اور عرسون مین نجاوے آور کسی جگہہ وہابی وہ ہے جو لمبی ڈاڑہی کہے موچہین
کتر ادی او نچا پائجامہ پہنے آور کسی جگہہ وہابی وہ ہے جو محفل مولود اور گیارہوین شیخ عبد القادر رح
کی نکرے بہوپال مین وہابی وہ ہے جو تعزیہ نہ بناوے آجمیر مکن پور نجاوے قرآن شریف کا
ترجمہ پڑہے پڑہاوے نذر نیاز کا کہانا نہ کہاوے غرض کہ ہر شہر مین وہابی کے معنے جدا جدا ہین ۔
اور سرکار انگریزی کے نزدیک بسبب تحقیق ڈاکٹر ہنٹر صاحب وہابیت نام بغاوت کا اور وہابی نام
جہاد کرنیوالے کا ہے سو اس مفہوم کا رد سید احمد خان بہادر نے بخوبی اپنی کتاب مذکور مین لکہدیا
ہے اور وہ براہ انصاف و معاملہ شناسی کے نزدیک گورنمنٹ وغیرہ کے مقبول بہی ٹہیرا ۔ مگر مین
اسجگہہ یہ بات کہتا ہون کہ مسلہ جہاد کا ایسی چیز ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان اسکے معتقد ہین اور

Marfat.com

سب فرقے اسلام کے اسکے قائل ہین اور سب کی کتابون مین وہ ایک ہی حالت پر لکہا ہے یہ بہی عجب
اتفاق ہی کہ یہ مسئلہ سب کی کتابون مین بلا اختلاف لکہا ہے باہم مسلمانون کے کم ایسے مسئلہ ہون گے جن
مین اختلاف نہ ہو سوا اس مسئلہ کی کہ ایک طرح پر چلا آتا ہے پہر جب مسئلہ مذکور سب کے نزدیک ثابت ہے۔
تو پہر خاص کسی فرقہ مسلمان کا نام وہابی رکہنا اور اس سے خاص بغاوت وجہاد کا سمجہنا خلاف عقل ہے
اور اگر موافق عقل ہے تو ساری دنیا کے مسلمان وہابی ہوے چند مسلمانان ہند کے کیا خصوصیت ہی۔
کتاب درمختار۔ ہدایہ۔ شرح وقایہ۔ فتاوای عالمگیری۔ حاشیہ شامی وغیرہ کتابین خاص مذہب حنفی
کی ہین ان مین مسئلہ جہاد کا موجود ہے۔ اس مذہب کے لوگ وہابی ہونے سے انکار کرتے ہین اور سرکار
بہی شاید انکو وہابی نہین کہتے اور اہل نجد بہی انکو اپنا ہم مذہب نہین جانتے حالانکہ یہ کتابین چند مرتبہ
ہندوستان و مصر مین طبع ہوئین اور انپر عمل ساری حنفیون کا ہے۔ اسیطرح جو چہہ سات بڑی کتابین علم
حدیث کی ہین۔ اور انپر اہلحدیث اعتقاد رکہتے ہین جیسے موطا۔ بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی
ابن ماجہ اون مین بہی مسئلہ جہاد کا موجود ہے اسیطرح کتب مذہب شیعہ مین بہی یہ مسئلہ لکہا ہوا ہے مگر
وہ جہاد کو ظاہر ہونے امام مہدی پر ملتوی کرتے ہین۔ اور اہل سنت وجود شرائط جہاد پر یہ شروط بہی
کچہ ایسے نہین کہ ہر زمانہ مین موجود ہون انکا پایا جانا بہی مثل خروج امام مہدی کے مشکل ہے کتابون کے
دو خاص قرآن شریف مین جو ساری فرقون اسلام کا اصل اصول ہے مسئلہ جہاد کا اور اسکی فضیلت موجود
ہے اور قرآن شریف کا ترجمہ۔ اردو۔ فارسی۔ عربی۔ ترکی۔ پشتو۔ جرمنی۔ فرانسیسی۔ رومن۔
یونانی۔ سنسکرت۔ لاطینی۔ انگریزی مین ہو گیا ہے اور ساری دنیا مین موجود اور مسلمانون مین اس
کے پڑہنے کا عامہ یہانتک رواج ہے کہ ہر عورت و مرد بچا بوڑہا جوان اوسکو روزانہ تہوڑا سا بطور وظیفہ
پڑہتا ہے لیکن کوئی شخص اسکو پڑہ کر جہاد و بغاوت کرنے پر آجتک آمادہ نہ ہوا۔ اسلیے کہ وہ شرطین
موجود نہین ہین۔ اس زمانے کو جانے دو پانسو برس پہلے جب تیمور لنگ نے فوج کشی کرکے بہت ملک
مسلمانون اور غیر مسلمانون کے لیے اسوقت بہی کسی عالم اسلام نے اوس لڑائی کو جہاد نہ سمجہا۔ بلکہ فتنہ
قرار دیا۔ حالانکہ تیمور مسلمان تہا۔ پس جسکہ پانسو برس اول کی لڑائی بادشاہ اسلام کی بسبب فقدان
شرائط کے جہاد نہ ٹہیرے تو اب حال کے فساد بغاوت کو جو جاہل لوگ ہر جگہہ کرتے ہین کون جہاد کہہ
سکتا ہے اور یہ لڑائی کب لائق اوس اجر و ثواب کی ہو سکتی ہے جسکا وعدہ خاص قرآن شریف اور
حدیث اور فقہ کی کتابون مین عموماً لکہا ہے اور جسکی شرائط ساری تصانیف اسلام مین گن گن کر
لکہی گئی ہین۔ اسیطرح جو لڑائی محمد بن سعود بادشاہ نجد اور اسکی اولاد نے کی اسکو بہی کسینے جہاد نہین

Marfat.com

کہاٹری ہنڈی اسلام کی مکہ مدینہ اور ملک یمن ہر دہان کے لوگ بہی محمد بن سعود پادشاہ نجد سے ناراض تہے
اسیطرح زمانہ غدر مین جو لوگ سرکار انگریزی سے لڑے اور عہد شکنی کی وہ جہاد نہ تہا فساد تہا ان مین ہندو
مسلمان مرہٹہ راجپوت ہر قسم کے لوگ تہے انکو کوئی مسلمان موافق مخالف وہابی نہین کہہ سکتا ہے
اور جسطرح سید احمد خان بہادر نے بجواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مسئلہ جہاد کی تقریر کی ہے ہمنے قبل از
اطلاع کے اُس تقریر پر انکار مذہب وہابی کا اپنی کتاب ہدایۃ السائل مین اولاً اور کتاب
روض خصیب مین ثانیاً اور بڑا گناہ ہونا عہد شکنی کا اور جائز نہ ہونا جہاد کا ہندوستان مین
کتاب موائد العوائد مین ثالثاً اور حال وہابیون کا تواریخ علماء عیسوی سی کتاب تاج مکلل
مین رابعاً لکھا ہے جسکا حاصل یہ ہے۔ کہ یہ بغاوت جو ہندوستان مین بزمانہ غدر ہوئی اسکا نام جہاد
رکہنا ان لوگون کا کام ہے جو اصل دین اسلام سے آگاہ نہین ہین اور ملک مین فساد ڈالنا اور
امن کا اوٹھانا چاہتے ہین۔ جب تک کوئی شخص متصف بہ صفات امام شرعی نہ ہو اور سب مسلمان
و عقلاء ملک کا اسپر اتفاق نہ ہو اور وہ خاص قریشی ہو دوسری ذات کا آدمی نہ ہو اور سب اسکو قبول کرین
اور اُسکی اطاعت اپنے حق مین فرض جانین اور سب شرائط دعوت اسلام اور جزیہ و جہاد کے موجود
ہون اسوقت جہاد ہو سکتا ہے یہان صفات کا امام سیکڑون برس سے دنیا مین مفقود ہے اور وہ
شرائط بالکل معدوم مجرد موجود ہونے مسئلہ جہاد سے باوجود معدوم ہونے شروط جہاد کے کتب اسلام
مین کوئی مسلمان جہادی وہابی باغی نہین ہو سکتا۔ علاوہ اسکے بغاوت کچہ خاص ساتہہ مسلمان کے
نہین ہے ہر قوم مین مفسد باغی ہوتے ہین اور وہ وہابیون کے دشمن ہین بلکہ مشہور یہ ہے کہ وہابیہ
نجد کے نزدیک قتل کرنا ساری جہان کے مسلمانون کا اور انکا لوٹنا درست تہا اسصورت مین ہم سب
لوگ بہی انکے نزدیک واجب القتل ہوئے پہر ہمپر اطلاق وہابیت کا کسطرح ہو سکتا ہے ملک افغانستان
کابل وغیرہ کے سب لوگ بڑی سخت حنفی ہین اور ہندوستان کے بعض مسلمانون کے جنکو مفسد لوگ
وہابی کہتے ہین بڑے دشمن ہین چار برس سے اونہون نے گورنمنٹ کی مخالفت پر کمر باندہی ہے کیا وہ
بہی وہابی ہو گئے انکو تو آجتک کسی مسلمان ہندو وغیرہ نے بہی وہابی نہین سمجہا اور جو ہندوستان
مین زبردستی وہابی نام سے بدنام کیے گئے ہین مثل سید احمد شاہ بریلوی اور انکے طریقہ کے لوگ
اونہون نے تو کبہی نام بہی جہاد کا گورنمنٹ سے ہندوستان کی سرحد مین نہین لیا جسطرح جواب
ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین تحقیق ہو چکا ہے۔ جب ملک عرب مین غلغلہ اہل نجد کا تہا اسوقت ہندوستان
مین کسیکو خبر بہی انکے حال کی نہ تہی۔ ریاست بہوپال کا عہد نامہ ۱۸۱۹ء مین ہوا وہی سال ختم

Marfat.com

حکومت وفتنہ اہل نجد کا تہا ر پہر بہلا ہندوستان مین کون شخص اس مذہب کو لایا اور کسنے اپنا نام وہابی
تبلایا۔ اور کسنے جہاد کیا اور کب کیا اور کہان کیا زمانہ غدر مین سوارون اور تلنگون نے بعض مولویون
سے زبردستی جہاد کے مسئلہ پر مہر کرائی فتوی لکہایا جسنے انکار کیا اسکو مار ڈالا اور سکا گہر لوٹ لیا سو
وہ مہر کرنیولے اور فتوی لکہنے والے بہی غالبًا وہی لوگ تہے جو اہل سنت واہل حدیث کو زبردستی وہابی
بنام رکہتے ہین اور انکے دشمن جانی ہین کلکتہ سے تا دہلی وغیرہ جسقدر مقدمی عدالتہاے گورنمنٹ مین
ان لوگو نپر دائر ہوے اور ہوتے ہین جو اپنی نماز مین آمین پکار کر کہتے ہین دونون ہاتہہ رکوع وغیرہ مین
اٹہاتے ہین کسی مذہب حنفی وغیرہ کے مقلد نہین سو پیش کرنے والے اون مقدمات کے اور سزا دلانے
والے مدعا علیہم کے وہی لوگ ہین جنکے دل مین فساد بہرا ہوا ہے اور آزادگی مذہب کو مطابق منشار
گورنمنٹ کے اور امن ملک کو حسب ارادہ اہل سنت نہین چاہتے ورنہ یہ مدعا علیہم انکے جو حدیث و قرآن
پر چلتے ہین اور جنکا نام زبردستی وہابی رکہا گیا ہے آور وہ اس نام کو اپنے واسطے پسند نہین کرتے
اپنے امور مذہبی مین موافق رای گورنمنٹ ہین انمین سے کسینے آجتک کسی شہر مین یہ نالش کسی عدالت
انگریزی مین پیش نہین کی کہ فلان شہر و محلہ و مسجد کے مسلمان آمین پکار کر اور دونون ہاتہہ زمین اٹہاکر
عبادت نہین کرنے ہین انکو سرکار سے سزا دیجا دے یا مسجد مین آنے سے ممانعت کیجاوی جب اسطرح
کی نالش جہان کہین ہوئی ہے اہل بدعت کیطرف سی ہوی ہے نہ اہل حدیث کیطرف سی پس حقیقت
مین خواہان رفع امن وامان وہی لوگ ہین جو اپنے مخالف مذہب خاص کو وہابی ٹہیراتے ہین نہ وہ لوگ
جو محدث ہین۔ دیکہو مصنفین کتب صحاح ستہ علم حدیث کی پیشوا اہل سنت وجماعت کی تہے انکو قریب
ہزار برس یا کچہہ کم وبیش زمانہ گذرا سب محدث انکے قدم بقدم چلتے ہین اور کسی مذہب کو نہین مانتے
خواہ حنبلی فقہ ہو جو کہ عقیدہ اہل نجد کا تہا۔ خواہ حنفی مذہب ہو جو کہ عقیدہ آج سلطان روم کا ہے پس
باوجودیکہ کتب صحاح ستہ مین مسئلہ جہاد کا لکہا ہے اور یہہ ہر شش کتاب مکرر سہ کرر ممالک و بلاد ہند اور
مصر مین بعلم واطلاع گورنمنٹ طبع ہوئین اور انکا خوب رواج اب تک ہی مگر کسینے ان مین سی جو انپر
عقیدہ وعمل رکہتے ہین جہاد نہین کیا۔ بلکہ وہ لوگ جنکے یہ کتابین ہین ہمیشہ بادشاہون اور امرا کی مجلس
سے بچتے تہے اور فقیرانہ گذران کرتے تہے۔ اور جو بادشاہان اسلام اپنے مخالفون سے ملکی لڑائی
کرتے تہے وہ محدث نہ تہے بلکہ مقید کسی ایک خاص مذہب کے تہے پہر محدثون اور اہل سنت کا نام وہابی
رکہنا اور اسکا ترجمہ بلفظ بغاوت وجہاد کرنا کسطرح صحیح ہو سکتا ہے بلکہ مستحق اس لقب کے وہ لوگ ہین
جو اپنا مذہب حنفی شافعی وغیرہ تبلاتے ہین اور رات دن اہلحدیث کا رد کرتے ہین بلکہ زیادہ رد کرنے

Marfat.com

والے مذہب عیسائی کے یہی لوگ ہین جنکو ہم مقلد مذہب یا اہل بدعت کہتے ہین بقول ٹیمس آف انڈیا کہ صحیح مذہب اسلام وہی ہے جو قریب بارہ سو برس سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور وہابی برخلاف اسکے ہین۔ سو ہم لوگ اسی طریقہ پر ہین جو بارہ سو برس سے یکسان بے کم و بیش چلا آتا ہے اور جن لوگون نے دین اسلام مین ہزارون نئی باتین نکالی ہین جو دین مین نہین جسطرح ایک بغاوت ہے جسکا نام جہاد شرعی رکھا ہے حالانکہ معنے جہاد کے وہی ہین جو ہمنے اوپر بیان کیے اور سید احمد خان بہادر نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین لکھے ہین نہ یہ معنے جو ان لوگون نے اپنی طرف سے تراشے اور ایجاد کیے ہین اور اب خوف سے گورنمنٹ کی بغاوت ظاہری چھوڑ کر در پردہ واسطے رفع امن و امان کے یہ نسخہ نکالا ہے کہ جسکو اہل حدیث جانتے ہین الٹا نام وہابی کا اسپر لگا کر سرکار انگریزی کو اسکا دشمن کرا دیتے ہین اور چاہتے ہین کہ وہی تعصب مذہبی و تقلید شخصی اور ضد و جہالت آبائی جو اُن مین چلی آئی ہے قائم رہے اور جو آسایش رعایای ہند کو بوجہ آزادگی مذہب گورنمنٹ نے عطا کی ہے وہ اٹھ جاوے اور امن عالم باقی نرہے ساری مسلمان وغیرہ ایک مذہب خاص کے پابند ہو کر خوب تعصب اپنا گورنمنٹ سے ظاہر کرین اور جب موقع پاوین مثل زمانہ غدر کے فساد برپا کرین یہ وہی مثل ہے کہ الٹے چور کوتوال کو ڈانٹے ایک نیا ہنگامہ فی الحال یہ دیکھا کہ جسطرح اہل بدعت اور مقلدین مذاہب نے اہل حدیث اور قرآن کا نام زبردستی وہابی رکھا اور اپنا فساد انکی دامن سے باندھا اسیطرح قاری عبد الرحمن پانی پتی نے رسالہ کشف الحجاب نام مطبوعہ لکھنو سنہ ۱۲۹۶ھ مین یہ چھاپا کہ یہ لوگ جو آپ کو محدث اور تابع حدیث و قرآن کہتے ہین یہ سب رافضی شیعہ ہین اور نام حدیث کا بطور تقیہ لیکر خلق کو گمراہ کرتے ہین اور خاص مجھپر یہ طعن کی ہے کہ یہ لوگ انگریزون کے قانون پہ چلتے ہین عبارت رسالہ مذکور کی یہ ہے ترویج خمر کی خوب کی ہے شراب کا نکالنا بیچنا بھوپال مین برملا ہے جنکی ہر چیز پر لینا شاید بحکم اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِهِمْ حسب قانون انگریزی کے حلال کر لیا ہے خرچ رجسٹری و خرچ کاغذ اسٹامپ اور طرح طرح کی رسوم تحصیل کے حسب قانون انگریزی کے نواب والا جاہ نے رغبت پر لگا رکھے ہین یہ سب رسوم و ابواب ظلم صریح ہین۔ اب کیا شبہ اس فرقے کے رفضی ہونے مین باقی رہا انکو نہ ہنود سے رنج ہے نہ نصاریٰ سے نہ اور کفار سے جب اہل مذہب کا نام سنتے ہین جل جاتے ہین انتہے بلفظہ۔ یہ عبارت قابل لحاظ گورنمنٹ عالیہ ہے اور دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ تہمت وہابیت کی اہل حدیث پر غلط ہے۔ اور در پردہ یہ لوگ جو آپ کو اہلحدیث کہتے ہین اور فساد کرنے اور عہد توڑنے اور تعصب مذہبی پر جمنے اور بغاوت کرنیکو بڑا گناہ سمجھتے ہین رافضی ہین اور نیز عبارت مذکور حجت ہے اس بات پر کہ مفسد و دشمن امن و آزادگی خلق کے وہی لوگ ہین جو مقلد کسی مذہب خاص کے ہین جیسے

Marfat.com

مصنف رسالہ مذکور کہ ان کو اپنے حنفی مذہب ہونیکا دعوی ہے بخلاف ان لوگون کے جو لفظ وہابی کو پسند نہین کرتے ما و دا اہلسنت وحدیث ہین اور انکے دین مین حکومت حاصل کرنے کی فکر کرنا اور زمین مین فساد پھیلانا اور تعصب مذہبی کو رونق دینا اور ہر کسی پر نفسانیت وعداوت سے مدعی ہونا سخت گناہ اور حرام ہے نور الانوار اخبار مطبع نظامی مورخہ پانزدہم شوال ۱۲۹۹ھ ہجری مین ایک اخبار انگریزی موزٹ منٹسیلی ریویو نام مطبوعہ ۱۸۸۱ء سے نقل کیا ہے کہ فی الحال مردم شماری سے معلوم ہوا کہ سب مسلمان سترہ کرور پچاس لاکھہ مین منجملہ انکے سنی چودہ کرور پچاس لاکھہ اور شیعہ ایک کرور پچاس لاکھہ اور وہابی اسی لاکھہ ہین اور ہندوستانی مسلمانون کی تعداد جو برٹش کی رعایا ہین چار کرور ہین اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مسلمان ہندوستان کے وہابی نہین ہین اور یہ بات صحیح ہے اسلیے کہ نام وہابی کا ہندوستان مین کبھی نہ تھا اہل مکہ و مدینہ نے حق مین اہل نجد کے ۱۷۶۰ء مین یہ نام نکالا پھر ۱۸۱۸ء مین وہ دفتر گاؤ خورد ہو گیا روم کے مسلمان حنفی۔ اور مصر کے شافعی۔ اور مغرب کے مالکی۔ اور دمشق وغیرہ کے حنبلی مذہب کہتے ہین اور اہل سنت قرآن و حدیث پر چلتے ہین ایران کے مسلمان شیعہ اور اطراف یمن کے بعض زیدی اور بعض محدث اور مسقط کے خارجی ہین۔ اور ہند کے اکثر حنفی اور بعض شیعے اور کمتر اہلحدیث ہین اور مکہ شریف مین چارون مذہب کے مصلے جدا جدا مقرر ہین اور اہل مکہ وہابیہ نجد کے برخلاف ہین پھر اسی لاکھہ وہابی ہونے کی کیا سند ہے اس قسم کے اخبار اور اکثر مشہور باتین محض بے اصل ہوتی ہین آپس کی دشمنی سے اکثر لوگ طرح طرح کے افترا ایک دوسرے پر کرتے ہین۔ اسجگہہ پر ان لوگون کو جو عقل سلیم رکھتے ہین شکر گورنمنٹ عالیہ کا ادا کرنا چاہیے کہ فقط نام وہابی سے سرکار کسیپر مواخذہ نہین کرتی جب تک کہ کوئی جرم خاص بغاوت یا جہاد اصطلاحی کا ثبوت کامل کسی شخص کی نسبت نہ ہو اور واسطے ثبوت اس امر کے کہ سرکار کو غرض باغی و جہادی سے ہے نہ نام وہابی سے اسقدر کافی ہے کہ سید احمد خان سی ایس آئی دعوی وہابیت کا کرتے ہین اور سرکار سے انکی ترقی روز افزون ملحوظ خاطر ہے جو کوئی ہندو مسلمان سرکار سے بغاوت کرے گا وہ لائق سزا و جزا ہے گو ساری دنیا اسکو وہابی نہ کہے بلکہ دوسرے کسی لقب سے اسکو یاد کرے اور جسکو سارا جہان وہابی کہے گا یا خود اسکو اقرار اپنی وہابیت کا ہوگا مگر اس سے کبھی کوئی بات بغاوت کی ظاہر نہین ہوئی تو سرکار ہرگز اسکو اس نام پر ماخوذ نہ کرے گی یہ عین عدالت ہی۔ یہ تحریر تو خاص نسبت عام فرقہ اہلحدیث کے ہے خواہ وہ ہندوستانی ہون یا دوسرے ملک کے رہنے والے اور جو ان مین خاص رئیس کسی ملک ہندوستان کے ہین ان مین تو کسی ریاست کی نسبت کبھی خیال بھی وہابیت کا نہین کیا جاتا اگر کوئی رئیس مسلمان اقلیم ہندوستان کو وہابی اصطلاحی ہوتا تو زمانہ غدر مین ضرور فساد کرتا حالانکہ جو

خیر خواہی ریاست بھوپال وغیرہ نے اُس زمانہ مین کی ہر وہ گورنمنٹ پر ظاہر ہے ساگر وجھانسی تک سرکار
انگریزی کو مدد غلہ و فوج وغیرہ سے دی جس کے عوض مین سرکار نے پرگنہ بیرسیہ جمع یک لک روپیہ عنایت کیا
چار برس ہوے کہ جب اشتہار جنگ کابل کا اجنٹی سے بھوپال مین آیا اسیدن سے نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والی
ریاست نے طرح طرح کے عمدہ بندوبست کیے اشتہار عام جاری کیا کہ کوئی مسافر ولایتی ترکی عربی شہر مین ٹھیرنے
نہ پاوے چنانچہ ابتک یہی حکم جاری ہے اور اسکی تعمیل ہوتی ہے سرکار گورنمنٹ مین خط لکھا کہ فوج کنٹنجنٹ
اور فوج بھوپال واسطے مدد کے حاضر ہے اور ریاست سپاہ و مال سے واسطے مدد دہی کے موجود ہے مدت
تک فوج بھوپال اس چار سال کے اندر نوکری گورنمنٹ کی چھاونی سیہور مین عوض کنٹنجنٹ کے بجالائی اور
خاص سینی اور بیگم صاحبہ نے چندہ واسطے بیوگان جنگ کابل کے اجنٹی مین دیا اور جسوقت جو حکم گورنمنٹ
کا آتا ہے فی الفور اوسکی تعمیل ہوتی ہے اور سب احکام ریاست پر حکم مذکور کی تعمیل مقدم سمجھی جاتی ہے
اور تنظیمات یعنے قانون ریاست مین یہ دفعہ قائم ہے کہ جو عامل و تھانہ دار و مہتمم محکمہ تعمیل حکم مذکور مین تاخیر
کریگا اوسکو سزاے مناسب دیجاویگی۔ ہم لوگون کا مذہبی عقیدہ یہہ ہے کہ جو کام انتظام ملک مین موجب فساد
کا ہو اور جس کام مین عہد شکنی لازم آوے اور امن رعایا مین خلل پڑے وہ کام خلاف دین اسلام ہے۔ اور
حصول حکومت کی فکر کرنے کو اور زمین مین فساد ڈالنے کو ہم لوگ سخت گناہ جانتے ہین۔ اور تعصب
مذہبی کرنا اور کسی مذہب خاص کے پابند ہوکر رہنا اور آزادگی کو دور کرنا اور جھوٹ بولنا اور فریب کرنا اور
رشوت دینا اور لینا ہماری دین مین حرام ہے کوئی فرقہ ہماری تحقیق مین زیادہ تر خیر خواہ اور طالب
امن و امان و آسایش رعایا کا اور قدر شناس بندوبست گورنمنٹ کا اس گروہ سے نہین ہے جو اپکو
اہل سنت و حدیث کہتا ہے اور کسی مذہب خاص کا مقلد نہین ہے۔ اور نہ واسطے کسی مذہب کے تعصب
کرتا ہے اپنے نماز و روزہ وغیرہ فرائض مذہبی پر قائم رہکر معاش موجود پر قانع ہے۔ قرآن و حدیث مین
فساد کی بات کرنا و خونریزی کرنا اور اسکو جائز سمجھنا اور کسیکا مال چھین لینا اور کسیکی عزت بگاڑ دینا
اور عہد شکنی کرنا اور بغاوت کو اچھا جاننا بڑا گناہ ہے۔ لفظ وہابی محمد بن عبد الوہاب نجدی کیوقت سے
نکلا ہے اسلام کی کتابون مین کہین اسکا ذکر نہین جیسے ایک فرقہ بابیہ چالیس برس ہوئے کہ ایران
مین پیدا ہوا تھا اور اس نے شاہ ایران وغیرہ سے بغاوت کی سو مذہب نجدی مذکور کا حنبلی تھا اور اس نے
بوہرون اور عبد ... ڈن پر چڑھائی کی تھی اس مذہب کی کتابین ہندوستان مین رائج نہین خصوصًا
تصنیفات محمد بن عبد الوہاب کی کہ اسکو کسی نے آنکھ سے بھی نہین دیکھا انکے موجود ہونے اور پڑھنے پڑھانے
اشاعت کرنیکا تو کیا ذکر ہے اور سنہ ۱۱۷۱ھ مین ابتدای مذہب نجدی کی ہوئی اور سنہ ۱۲۱۸ھ مین وہ ہنگامہ

ختم ہوگیا اٹھاون برس غلغلہ اسکا ملک نجد مین رہا اکثر لوگ اس قوم کے دشمن ہوگئے - اب تریسٹھ برس ہوگئے کہ
وہ دفتر گاؤ خورد ہوگیا میرے والد مرحوم نے اپنے رسالہ ہدایۃ المومنین مین جو سن بارہ سو اونتالیس ہجری مین
تالیف کیا تھا اور انکی حیات مین بمقام کلکتہ طبع ہوکر خاص و عام مین پھیل گیا پھر بارہا چھپا اور حال مین
بمقام دہلی مطبع فاروقی سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین طبع ہوکر یہان آیا ہے بذیل رد بدعت تعزیہ یہ تحریر فرمایا ہے
کہ بعض بیوقوف جسکو سنتے ہین کہ بدعت تعزیہ داری وغیرہ سے منع کرتا ہے تو یہ کہتے ہین کہ یہ شخص وہابی
ہے ایسی باتین وہابی کرتے تھے اسکا یہ جواب ہے کہ جس بات سے ہم منع کرتے ہین اسکی برائی قرآن و حدیث
سے بیان کرتے ہین کہین وہابیونکا نام نہین لیتے اور نہ اونکی بات کی سند پکڑتے ہین باوجود اسکے تمہارا
ہمکو وہابی کہنا جہالت ہے اور اگر وہابی اسیکا نام ہے جو شرک و بدعت کو دور کرے اور موافق قرآن و حدیث
کے عمل مین لاوے تو ہم وہابی ہی بقول امام شافعی کے کہ اگر رفض فقط حب آل محمد کا نام ہے تو
ہم بھی رافضی ہین انتہی یہ عبارت نسخہ مطبوعہ حال کے صفحہ ۴۲ اور صفحہ ۴۳ مین لکھی ہے اس سے صاف
ثابت ہوتا ہے کہ اہل حدیث وہابی نہین ہین بلکہ اہل سنت و حدیث کا مذہب اسدن سے ہے جسدن
سے دنیا مین دین اسلام آیا کسی تاریخ سے یہ بات ثابت نہین ہے کہ کسی محدث کو کسی نے وہابی کہا ہو
یا کسی محدث نے کسی ملک مین فساد کیا ہو یا کسی بادشاہ حاکم وغیرہ سے بنام جہاد لڑا ہو بلکہ ساری
کتب طبقات و تواریخ اس امر پر متفق ہین کہ ہمیشہ طریقہ ان لوگون کا ترک دنیا و شغل عبادت و علم رہا
ہے بعض ان مین درویش تھے جنکو صوفی و فقیر و زاہد کہتے ہین انکو لڑائی سے کیا واسطہ وہ تو دنیا
دار لوگون سے ملاقات بھی نہین کرتے تھے اور بعض عالم تھے انکو شغل تعلیم و تدریس و تصنیف و
تالیف کا تھا وہ بادشاہون کی نوکری سے اور انکی صحبت سے بھاگتے تھے باقی رہی یہ بات کہ
بعضے عقائد و مسائل انکے ایسے ہین کہ یہ ان مین مثلاً موافق نجدیہ کے ہین سو اسکی حقیقت یہ ہے
کہ دنیا مین کوئی مذہب حق و باطل ایسا نہین ہے کہ اسکے بعض مسائل موافق دوسرے مذہب کے نہون
یہانتک کہ چوری کرنا زنا کرنا ظلم کرنا جھوٹ بولنا خونریزی کرنا بغاوت کرنا سب مذہبون مین گناہ
ہے اور زمین سے فساد کا دور کرنا رعایا کو امن دینا خیرات کرنا محتاج کو روٹی دینا کپڑا دینا سب کے نزدیک
اچھا ہے قرآن و حدیث مین چند عقیدہ و مسائل ایسے ہین جو موافق توریت و انجیل کے ہین اور
بہت قاعدہ دین اسلام کے ایسے ہین کہ گورنمنٹ بھی انکو انتظام ملکی مین پسند کرتی ہے سو اس
شرکت جزئی سے ہرگز وہ دوسرا شخص مستحق اس نام کا نہین ہو سکتا ہے جو نام خاص اس صاحب مذہب
کا ہے ہم حضرت عیسی و موسی علیہما السلام کو پیغمبر جانتے ہین جسطرح اپنے پیغمبر کو رسول خدا جانتے

Marfat.com

ہین اس عقیدہ سی ہمکو کوئی عیسائی یہودی نہ کہے کا شیعہ بہی نماز مین رفع الیدین کرتے ہین اور اہلحدیث
بہی کرتے ہین مگر اہلحدیث کو کسینے آجتک شیعہ نہین کہا - اور شیعہ بہی قایل جہاد کے ہین وقت ظہور
مہدی کی انکو کسینے وہابی نہین کہا کتاب آثار الادہار تالیف سلیم خوری عیسائی اور کتاب المراۃ الوضیہ
تالیف کرنیل یوس فندیک مین تحقیق وہابیون کی ہو گئی ہے کہ سعود نجدی کی لڑائی بو ہرون اور عرب
کے بدؤن سے تہی کسی ہندو راجہ یا سرکار انگریزی سے نہتی نام کے مسلمانون سے تہی - اور وہ سارے
جہان کی مسلمانون کو کافر سمجہ کر خون کرنا اور لوٹنا خلق کا اچہا جانتا تہا یہانتک کہ جب حرمین شریفین
پر وہ غالب ہوا تو فریاد اوسکی سلطان روم تک پہونچی - محمد علی پاشا کے وقت مین شکست کہا کر قید ہوگیا اور قید
مین مر گیا - اوسدن سی وہ فتنہ جاتا رہا اب جو اہل سنت و حدیث ہین تو وہ کچہ اسکے طریقہ پر نہین اسلیے کہ وہ
ایک مذہب خاص کہتا تہا اور یہ لوگ مذہب خاص نہین رکہتے قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہین یہی انکا
مذہب ہے - اور ہر فساد کی بات سی ہزارون کوس بہاگتے ہین اور نام سے وہابی کے انکار و تعجب کرتے ہین
اور وہابیت کو دین مین ایک بدعت جانتی ہین اور آپ کو سنی اور اپنے مذہب کا نام اہل سنت بتاتے ہین
اس صورت مین ہر محدث اہل سنت پر لفظ وہابی بولنا اور وہابی کے معنے باغی و جہادی ٹہیرانا خلاف
عقل و نقل ہے حنفی آپ کو حنفی اور حنبلی آپ کو حنبلی اور زیدی آپ کو زیدی اور شیعی آپ کو شیعے کہتی
ہین اسیطرح عیسائی آپ کو عیسائی اور یہودی آپ کو یہودی بتلاتے ہین مگر کوئی محدث آپ کو وہابی نہین
کہتا اور کسطرح کہے کہ جب محدث کو حنفی شافعی مالکی کہنا اپنے حق مین ناپسند ہی حالانکہ یہ الفاظ بہت
پرانے ہین تو وہابی کہنا کیونکر وہ رکہیگا جو نیا لفظ ہے طریقہ حدیث تو زمانہ نجدی سے ہزار برس پہلے
کا ہے اور وہابی نجد کے بعد ہزار برس کے اب پیدا ہوئے ہین یہ نام اہلحدیث پر کسیطرح نہین چپکتا ہی
ملکہ خلاف اہل حدیث کا اہل مذہب سی بعینہ مثل خلاف پرٹسٹنٹ کی ساتہہ مذہب رومن کیتہلک
کے ہے جسطرح سید احمد خان سی ایس آئی نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے تحقیق کرکے لکہا ہے -
جو شخص اہل حدیث ہوگا اوس سی کبہی امید بغاوت کی نہین ہے وہ ہمیشہ فساد کی باتون سی بچیگا اور
لوگون کو اپنی زبان و بیان سے بچاویگا اور صلح و امن کا خواہان ہوگا - یہ بات دوسری ہے کہ اوسپر
کی عداوت اور دشمنی سے کوئی اسکا نام وہابی اور کوئی رافضی اور کوئی خارجی رکہدے اور اسر
چالاکی و فریب سے حکام کو دہوکا دیکر اسکو بدنام کرنا چاہے اسوقت اتفاق سی ایک شخص نے یہ خلاصہ
تحریر اخبار سول ملٹیری گزٹ مقام لاہور مطبوعہ سوم فروری ۱۸۸۲ء نمبر ۲۶ و کالم ۲ صفحہ ۳ پیش کیا جو
کہ مضمون اسکا لائق غور و تامل ہے لنظیر اسلیے اسجگہہ بلفظہ لکہا جاتا ہی کہ موافق یا خلاف العلم عند اللہ تعالیٰ

Marfat.com

بحث معنی وہابی

پرچہ اشاعۃ السنہ مطبوعہ لاہور مین بمقدمۂ تصفیہ معنے لفظ وہابی و بمقدمہ ثبوت خیر خواہی وہابیان ملک ہند نسبت برٹش گورنمنٹ جو قول مندرج ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اطلاق لفظ وہابی کا موحدین سلطنت ہند پر ویسے ہی پایا گیا ہے جیسے کہ بدعتی لفظ کا اطلاق فرقہ اہل الرائے پر کیا جاتا ہے یہ فرقہ وہابی موحدین ہند مثل دیگر خیر خواہان فرقہ ہائے مسلمانان ہند کے ہین اور دلیلین اسباب کی کہ سنی مسلمانون نے رواج لفظ وہابی کو کیون دیا ہے بہت ہین منجملہ اسکے یہ امر ظاہر ہے گورنمنٹ ہند کے دیگر فریق اسلام نے یہ دلنشین کر دیا ہے کہ فرقہ موحدین ہند مثل وہابیان ملک ہزارہ کے ایک بدخواہ فرقہ ہے اور نیز یہ لوگ ویسے ہی دشمن و فسادی ملک گورنمنٹ برٹش ہند کے ہین جیسے کہ دیگر شریر اقوام سرحدی بمقابلہ حکومت ہند شرارت سوچا کرتے ہین اور ہمیشہ یہ فرقہ وہابی ہند خواہان جنگ و فساد و تلف امن و امان ہند رہتے ہین اس امر کو اکثر فرقہ موحدین نے اپنی کوشش سے رد کر کے اپنے اوپر سے الزام کو دفع کر دیا اور گورنمنٹ کے نزدیک بمقابلہ الزامات و دروغ کے اپنا تصفیہ انصاف سے چاہا ہے چنانچہ ۱۸۸۶ء مین مولوی محمد حسین سرگروہ موحدین لاہور نے بجواب و سوال و مسئلہ اور اس فتوے کے کہ آیا بمقابلہ گورنمنٹ ہند مسلمانان ہند کو جہاد کرنا اور اپنی مذہبی تقلید مین ہتیار اٹھانا چاہیے یا نہین یہ جواب دیا ہے اور بیان کیا ہے کہ جہاد اور جنگ مذہبی بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند یا بمقابلہ اس حاکم کے کہ جس نے آزادی مذہبی دے رکھی ہے از روے شریعت اسلام عموماً خلاف و ممنوع ہے اور وہ لوگ جو بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند یا کسی اور بادشاہ کے کہ جس نے آزادگی مذہب دی ہے ہتیار اوٹھاتے ہین اور مذہبی جہاد کرنا چاہتے ہین کل ایسے لوگ باغی ہین اور مستحق سزا کے مثل باغیون کے شمار ہوتے ہین پھر مولوی محمد حسین نے اپنی اسی دعوی اور جواب کی تصدیق مین کل علمار ملک پنجاب و اطراف ہند کے پاس اپنے فتوے جوابی کو بہیجدیا اور اچھی طرح سے مشتہر کیا اور کل علما ہند و ملک پنجاب سے اس بات کی تصدیق مین اقرار مہری اور دستخطی کرا لیا کہ عموماً مسلمانان ہند کو ہتیار اوٹھانا اور جہاد بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند کرنا خلاف مسئلہ سنت و ایمان موحدین ہے اور نیز کل علمار ملک پنجاب و ہند نے تائید قول مولوی محمد حسین کی کی ہے اور اپنے اپنے دستخط و مہر کر کے مولوی محمد حسین کو اس فتوے مین بہت سچا اور پکا کہا ہے اور سب نے اپنی اپنی رضای اسلامی و ایمانی سے اس فتوی کو قبول کیا ہے اور جانا اور مانا ہے کہ بمقابلہ گورنمنٹ ہند فرقہ موحدین کو ہتیار اوٹھانا خلاف ایمان و اسلام کے ہے پھر مولوی محمد حسین نے اس بات کی استدعا

Marfat.com

کی تھی کہ وہابیان ملک ہزارہ کی نزدیک ایک عالم ایلچی بذریعہ مسلمانان ہندکے بھیجا جاوے اور وہ مع اس فتوی کے جاکر اوس ناسمجھ گروہ کو مطلع کردے کہ جہاد بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہندکے ممنوع ہے اور نیز انکو آگاہ کردے کہ انکی اس نافہمی کے خونریزی و قتال وجہاد پر سخت گناہ ثابت ہو اور سب کا گناہ انکے سرپر وارد شرعی ہے اور جو کہ از روی شریعت اسلام برٹش گورنمنٹ ہندسے جہاد کرنا خلاف طریقہ اسلام و شریعت حقہ کے ہے اسلیے انکو خیر خواہی گورنمنٹ ہندمین برابر مستعد رہنا چاہیے چنانچہ یہ دعوی ارسال رسل مولوی محمد حسین کا سرامری وبولیس لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب کے اجلاس مین پیش کیا گیا تھا بجواب درخوست مذکور لفٹنٹ گورنر صاحب موصوف نے مولوی محمد حسین کا شکریہ خیر خواہی ادا کیا لاکن کسی مصلحت سے ایلچی کا روانہ کرنا پسند نکیا۔ بعد اسکے فرقہ موحدین لاہور نے صاحب بہادر موصوف کی روبکاری مین استدعا پیش کی کہ موحدین جو لفظ بدنام وہابی سے پکاری جاتے ہین اور اطلاق اس لفظ کا عامۃ موحدین پر کیا جاتا ہے سو بطور سرکاری اشتہار دیا جاوے کہ آیندہ فرقہ ہاے موحدین لفظ بدنام وہابی سے نہ مخاطب کیے جاوین چنانچہ لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر موصوف نے اس درخوست کو منظور کیا اور پہر ایک اشتہار اس مضمون کا دیا گیا کہ موحدین ہندپر شبہ بدخواہی گورنمنٹ ہند عامۃ نہو اور خصوص جو لوگ کہ وہابیان ملک ہزارہ سے نفرت ایمانی رکھتے ہون اور گورنمنٹ ہندکی خیر خواہ ہین ایسے فرقہ موحدین مخاطب بہ وہابی نہ ہون تا نیا لقب وخطاب وہابیت سے ظاہر ہے کہ اصل وہابی وہی لوگ ہین جو پیرو محمد بن عبدالوہاب کے ہین جس نے ۱۲ سنہ ہجری مین نشان مخالفت کا ملک نجد عرب مین قائم کیا تھا اور خود یہ ایک عرب جنگ جو تھا اسکے جو لوگ مقلد ہین وہی وہابی مشہور ہین سو محمد بن عبدالوہاب خود مقلد مذہب حنبلی منجملہ انہین چار مذہب کے ہے جو بالفعل عامۃ رائج ہین اور یہ فرقہ موحدین کسی ایک مذہب خاص کے ان مذاہب میں سے پیرو اور مقلد نہین ہین کیونکہ یہ سب مذہب بعد از زمانہ نبوت اسلام کے حادث ہوئے ہین فرق درمیان مقلد مذہب اور فرقہ موحدین کے فقط اتنا ہے کہ موحدین نے قرآن وحدیث صحیح کو ہی مانتے ہین اور باقی اہل مذاہب اہل الرای ہین جو مخالف سنت اور طریقہ شریعت کے ہین اور نیز یہ بات ہے کہ تقلید رائے تعلیم وتعلم قرآن وحدیث کو روکتی ہے اور نیز یہ امر ہے کہ کثرت نوافل نماز وصدقات و وظائف فرقہ موحدین کے یکسان نہین ہے اور اہل الرائے جو اپنی اموات کے لیے صدقات طعام وغیرہ کو حسب رواج حال جائز رکھتے ہین سو یہ مسلک ہنود کا ہے فرقہ موحدین ان باتون مین نہین ہین ثالثاً کوئی تصنیف محمد بن عبدالوہاب مذکور کے نزدیک علماء موحدین ہندکی موجود نہین ہے جس سے یہ امر ثابت ہوسکے کہ کچھ بھی ہدایت عبدالوہاب سے موحدین ہندکو ملی ہوا اور نہ یہ امر کبھی اہل ہندمین دیکھا

گیا ہے کہ ہند کے موحدین اہل نجد سے خط وکتابت بہی رکہتے ہون یا انکے شاگرد ومرید ہون غرضکہ مولوی محمد حسین کا طریق یہ ہے کہ موحدین لفظ وہابی سے نہ پکاری جاوین اور خصوص جو یہ لفظ علامت بدخواہی گورنمنٹ ہند مین مشہور ہے اسلیے اس لفظ کا اطلاق خیر خواہان گورنمنٹ ہند پر ترک ہو فرقہ موحدین مقلد فرقہ نہین اور لفظ وہابی نسبت تقلید کو ثابت کرتا ہے تمام ہوا ترجمہ گزٹ مذکور کا ۔ اب ہم اپنے خدا سے دعا کرتے ہین کہ ہمکو اُن لوگون کی عادت وخصلت وصحبت ومحبت سے بچاوے جنکے حق مین فرشتون نے بشیر سے یہ کہا ہے اَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ اور ہمیشہ ہر فساد وفتنہ سے امن وامان مین رکہکر ایمان کامل پر اوٹہادے اور ہماری سب زلات ظاہری وباطنی کو جو خلاف اسکی مرضی واقع ہوئی ہون یا آیندہ واقع ہون معاف فرمادے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ۔ اے دنیای دنی کو جو کہ فانی سمجہے ✤ اور قصۂ عمر کو کہانی سمجہے ✤ دریای حقیقت کو وہی جاوے تیر ✤ جو مثل حباب زندگانی سمجہے

خاتمة الكتابة

اس رسالہ مین ہر چند حقیقت وہابیت اور مسئلہ جہاد مصطلح زمانہ حال کے مفصل طور پر لکہی گئی ہے لاکن ذکر کرنا حکم فتنہ کا مطابق مذہب موحدین اہلحدیث کی بوجہ استقلال باقی رہگیا اسلیے اس خاتمہ مین ترجمہ چند حدیث کا لکہا جاتا ہے جس سے یہ بات معلوم ہوگی کہ مسلمان موحد کو وقت ظہور فتن کے کیا معاملہ کرنا چاہیے اس حال کا لکہنا اسجگہہ اسلیے ضرور ہوا کہ یہ زمانہ اخیر ہے اور مدت باقی دنیا کی بنسبت مدت ماضی کی اب بہت کم رہ گئی ہے امم سابقہ کا زمانہ صبح سے تا عصر تہا اور اس امت کی مدت عصر سے تا مغرب ہی اس مین سے بہی تیرہ سو سال گذر گئے اور دنیا قریب الانصرام ہوگئی اور قیامت سر پر آگئی اگرچہ وقت خاص قیام ساعت کا سوا خدا کے کسی بشر کو انبیا اولیا علما صلحا وغیرہم سے معلوم نہین لکن اسقدر ضرور معلوم ہے کہ پہلے اس سے قیامت اگر قریب تہی تو اب اقرب ہے اور ناگہان آویگی اور اسکے آنے سے پہلے ہزارون فتنہ وقوع مین آوین گے چنانچہ صدہا فتن کا واقع ہو جانا اس تیرہ سو سال ہجری مین ازروے کتب تواریخ وسیر بقید سال وماہ معلوم ہے اور کتاب حجج الکرامہ مین مفصل لکہا گیا ہے باقی فتن روز بروز ظہور مین متواتر پے درپے دیکہنے سننے مین آتے ہین اس زمانہ اخیر کو محل فتن کثیرہ سمجہا گیا ہے یہانتک کہ شعرا نے بہی اس مضمون کو باندہا ہے مومن خان مرحوم نے کہا ہے ؎

اُس بت کی ابتداے جوانی مرادہی ✤ مومن کچہ اور فتنہ آخر زمان نہین

غرضکہ جب یہ زمانہ موقع فتن ٹہیرا تو معلوم کرلینا حکم فتن کا بہی ضرور ہوا تاکہ ہر شخص مسلمان حالت فتنہ

وفساد زمان مین مطابق اسکے عملدرآمد کرے اور مفسد و فتنہ انگیز لوگون کا شریک حال نہو جتنے فتنے اس
امت مرحومہ مین ہونیوالے ہین ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کی خبر پہلے سے دے رکھی ہے کوئی
اپنی غفلت نادانی سے اگر علم اون فتن کا حاصل نہ کرے اور بموجب ارشاد نبوت کے عامل نہو تو یہ قصور
اس شخص کا ہے مذہب اسلام مین کوئی فتور نہین ہے اب سنو حذیفہ بن یمان صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے کہ عرض کیے جاتے ہین فتنے دلون پر مانند بوریے
کے تنکے تنکے پس جو نسا دل پلا یا گیا فتنہ کو اس مین ایک کالا نکتہ ہو جاتا ہے اور جس دل نے نمانا اوس
فتنے کو اس مین ایک سفید نکتہ ہو جاتا ہے یہانتک کہ دو طرح کے دل ہو جاتے ہین ایک تو سفید جیسے
سنگ مرمر بلا اوسکو فتنہ نقصان نہین پہونچاتا جبتک آسمان و زمین ہے اور دوسرا دل کالا ہو جاتا
ہے راکھ کی رنگت کا مانند اُلٹے ہاسن کے کہ اس مین جو کچھ ہو وہ گر پڑے نہ اچھے کام کو پہچانے اور نہ
برے کام کا انکار کرے مگر جو اس نے پیا ہے اپنی خواہش نفسانی سے رواہ مسلم فتنہ کے معنے ہین استحان
و آزمایش اور گمراہ ہونے اور گمراہ کرنیکے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو دل فتنہ کو قبول نہ کرے وہ اچھا ہے
سفید و صاف و روشن اور جو دل فتنے کو قبول کرے وہ برا او کالا او ندہا ہے دوسری حدیث مین فرمایا
ہے کہ امانت کا اٹھ جانا دل سے یہ بھی ایک فتنہ ہے تیسری حدیث مین ہے حذیفہ نے کہا لوگ رسولخدا صلعم
سے حال خیر کا پوچھا کرتے تھے اور مین حال شر کا دریافت کیا کرتا تھا اس ڈر سے کہ مبادا کوئی شر
مجھ کو آلگے مینے کہا ہم جاہلیت مین گرفتار تھے اللہ تعالی نے یہ خیر بھیجی کیا بعد اس خیر کے پھر شر ہوگا
فرمایا ہان ہوگا مینے کہا پھر اوس شر کے بعد خیر ہوگی فرمایا ہوگی لیکن اوس مین کچھ کدورت ہوگی مینے
کہا کیا کدورت ہوگی فرمایا ایسے لوگ ہونگے جو میری سنت و ہدایت پر نہ چلین گے دوسری راہ پکڑینگے
کوئی بات انکی تو پہچانے گا اور کوئی نہین پہونچانے گا مینے کہا بھلا اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا فرمایا
ہان کچھ بلانے والے ہونگے جہنم کے دروازون پر جس نے انکا کہا مانا اوسکو دوزخ مین پھینکا مینے
کہا انکا حال کیا ہے فرمایا ہماری ہی بال کہال سے ہونگے اور ہماری ہی سی بولی بولینگے مین نے
پوچھا پھر مین کیا کرون اگر وہ مجھ کو پاوین فرمایا تو گروہ مسلمین کو پکڑے رہ اور انکے امام کو مینے کہا اگر
جماعت اور امام نہ ہو تو کیا کرون فرمایا ان سب فرقون سے الگ ہو کر رہ گو کسی درخت کی جڑ کو تو دانت
سے کاٹے یہانتک کہ پہنچے موت آدمی اور تو اسی حال پر ہو متفق علیہ اور مسلم کی روایت مین یون آیا ہے
کہ میرے بعد ایسے امام و پیشوا ہونگے جو میری راہ رستہ پر نچلین گے اور ان مین کچھ ایسے لوگ ہونگے
جنکے دل مثل شیطانون کے ہونگے آدمی کے جسم مین حذیفہ نے کہا پھر مین کیا کرون اگر اسطرح کے

Marfat.com

لوگون کو یاؤن فرمایا امیر کا حکم سن اور مان اگرچہ تیری پیٹھ ٹوٹے اور تیرا مال چھین لے تو تو ملنے جا اور
سنے جا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہلائی کا ساتھہ ہے ہر بہلائی کے بعد ایک برائی آتی ہے بہر اسکے بعد
کوئی بہلائی ہوتی ہے اگرچہ اول کیطرح نہو اور کچہ لوگ برے فسادی اچھے لوگون کی صورت مین ظاہر
ہو کر خلق کو بہکاتے ہین انکے کہنے سنے مین نہ آوے اور ایسے ہنگامے مین کنارہ کشی اور گوشہ گزینی
اختیار کرے تاکہ فتنے سے امن مین رہے ؎ این کہ می بینی خلاف آدم اند * نیستند آدم غلاف
آدم اند * آجکل ایسا ہی زمانہ ہے کہ یہان نہ کوئی امام ہے نکوئی جماعت مسلمانون کی جماعت کے
معنے یہ ہین کہ سب یکدل یکزبان ہوں سو بجای اس اتفاق کے آجکل مسلمان ہزار دل ہزار زبان
ہین ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہے پس ایسے وقت ہین گوشے مین بیٹھہ رہنا موجب حفظ جان و ایمان
و امن و امان کا ہے شہر مین امن نملے تو کسی گاؤن مین جا رہے اور کسی درخت کی جڑ کے نیچے بسر
کرے لیکن فتنہ و فساد مین نہ پڑے ابو ہریرہؓ نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی کرو اعمال
مین اون فتنون سے پہلے جو مثل ٹکڑون اندھیری رات کے ہونگے صبح کو آدمی مومن ہے اور شام کو
کافر اور شام کو مومن اور صبح کو کافر اپنا دین تھوڑی سی دنیا کے پیچھے بیچ ڈالیگا یعنے آخر زمانہ مین حال
دین کا ڈانوا ڈول ہو جاویگا کہ گھڑی مین مومن گھڑی مین کافر سیبات پر نہ جمیگا بہت دیکہا سنا
ہے کہ بعض لوگ عیسائی ہو گئے پہر مسلمان ہو گئے پہر عیسائی ہو گئے بعضے شیعہ سنی ہو گئے پہر بعد
چند روز کے شیعہ بن گئے بعضے ہنود و عیسائی مسلمان ہوئے پہر چند روز کے بعد اگلے دین پر پلٹ گئے
سو یہ انقلاب بہی ایک فتنہ ہے اور بڑی دلیل ہے قرب قیامت کبری اور صدق خبر مخبر صادق علیہ السلام
کی آب سنو حکم فتنے کا ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب ہی کہ فتنے ظاہر
ہونگے یعنے بڑے فتنے یا بہت فتنے پے درپے لگاتار بیٹہا شخص اس فتنے مین بہتر ہے کہڑے آدمی
سے اور کہڑا بہتر ہے چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہے دوڑنیوالے سے جس نے جہاز کا طرف اس فتنے
کے اسکو فتنے نے اپنی طرف کہینچ لیا سو جو کوئی جگہہ پناہ و خلاص کی پاوے وہ پناہ پکڑے اس جگہہ متفق
علیہ اور مسلم کی روایت مین یون ہے کہ فتنے ہونگے سوتا ان مین بہتر ہے جاگنے والے سے اور جاگنے والا
بہتر ہے کہڑے سے اور کہڑا بہتر ہے ساعی سے سو جو کوئی پاوے ملجا اور معاذ وہ پناہ پکڑے اوس سے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنے سے جسقدر جدا رہے وہی بہتر ہے اور جس جگہہ جسکے پاس ٹہکانا ملے
وہان جا چہپے فتنہ مین کسیطرح شریک و آلودہ نہو جہانتک بچ جاوے بچے ابی بکرہؓ نے کہا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنے ہونگے بہت بڑے بڑے بیٹہا آدمی اون فتنون مین بہتر

ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنیوالے سے طرف اسکے سو جب فتنے واقع ہون تو جسکے پاس
اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین جا ملے اور جسکی پاس بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جس
کے پاس زمین ہو وہ اس زمین مین جا رہے ایک
شخص نے کہا بھلا اگر کسیکے پاس اونٹ ہو نہ بکری نہ زمین تو وہ کیا کرے فرمایا اپنی تلوار کو لیکر پتھر پر
اوسکے باڑہ کو کوٹ ڈالے اور اسطرح نجات حاصل کرے اگر کرسکے پہر فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ کہ مینے یہ
حکم پہونچا دیا یعنے امت کو تین بار یہ بات کہی ایک آدمی بولا کہ بھلا اے رسول خدا اگر مجہہ پر زبردستی کیجاوے
یہانتک کہ مجہہ کو دو صفون مین سے ایک صف کیطرف لیجاوین اور کوئی شخص اپنی تلوار سے مجہہ کو مارے
یا کوئی تیر آکر مجہہ کو قتل کر ڈالے تو پہر کیا ہوگا فرمایا وہ اپنا و تیرا گناہ لیگا اور دوزخیون مین سے ہو جاویگا
رواہ مسلم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنے مین کسیطرح شریک نہ ہو نہ اپنی خوشی سے اور نہ دوسرے کی زبردستی
سے اور اگر کوئی زور آوری پکڑ کر کسی ایک فریق کی صف مین لیجاوے اور وہان ہاتہ سے کسی شخص
یا کسی ہتہیار سے مارا جاوے تو ایسی صورت مین یہ بیگناہ ہے اسلیے کہ اپنی خوشی سے فتنہ مین داخل
نہین ہوا گناہ لیجانے اور مار ڈالنے مروا ڈالنے کا اسی کی گردن پر ہے جس نے اسکو مجبور کرکے قتل
کیا یا کروایا اور تین بار ارشاد کرنے کا یہ مطلب ٹہیرا کہ فتنے کے زمانہ مین یہی کرنا چاہیے جو کہا گیا نہ اور
بحکم ابی سعید خدری رضی کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ اچہا مال مسلمان کا بکریان
ہونگی کہ انکے ساتہ پہاڑ کی چوٹیون پر اور پانی کے تہلون پر پہر جاویگا اپنے دین کو لیکر فتنون سے
بہاگیگا رواہ البخاری اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ فتنے سے بچنے کے لیے بستی سے علیحدہ ہو کر جنگل یا
پہاڑ مین جا رہنا اچہا ہے اور فتنے مین پڑنا اور فساد کی چال مین پہنسنا اچہا نہین لیکن افسوس ہے حال
پر مسلمانون کے اسوقت مین کہ ہزارون فتنے خود مول لیتے ہین بچنے کا تو کیا ذکر اور اکثر ملکی لڑائی
اور حاکمون کے فساد باہمی کو جہاد یا ثواب جانکر شامل حال ہو جاتے ہین بہت دیکہا کہ ایسے لوگون
کی دنیا بہی خراب ہوئی اور ایمان تو پہلے ہی دن جواب صاف دیچکا تہا ابی ہریرہ رضی نے کہا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زمانہ آپس مین قریب ہوگا یعنے دنیا و آخرت کا اور علم اوٹہ جاویگا
اور فتنے ظاہر ہونگے اور بخل ڈالا جاویگا یعنے دلون مین اور قتل بہت ہوگا متفق علیہ یہ سب علامات
آج دنیا مین بخوبی موجود ہین فتنون کی کثرت اس قدر ہے کہ کوئی ملک خالی نہین بلکہ کوئی گہر اور
کتاب ہین تو ہر علم کی ہزارون نظر آتی ہین مگر عالمون کا آتا پتا نہین ہزار مین اگر ایک کوئی حرف شناس
نعمت دین ہے تو اسکو توفیق عمل نہین بخل کا یہ حال ہے کہ آپ تو کیا جود و سخا کرینگے دوسرے

Marfat.com

کی سخاوت پر جلتے ہین اجکل سوال وچندے سے بہت کام کاج نکلتے ہین گرہ سے ایک کوڑی خرچ کرنا
مصیبت کا سامنا ہے زبیر بن عدی نے کہا ہمنے انس بن مالک رضہ سے حجاج بن یوسف کی ظلم کا شکوہ کیا
انس رضہ نے جوابدیا کہ صبر کرو تمپر کوئی زمانہ نہ آویگا لکن اسکے بعد کا زمانہ بدتر ہوگا اوس اگلے زمانے سے
یہانتک صبر کرو کہ تم اپنے رب سے جاملو یہ بات مین نے تمہاری پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے رواہ
البخاری فے الواقع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت سی لیکر اب تک جو ہر قرن وصدی کے حال
مین غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ خرابی وتباہی دین دنیا کی روز بروز بڑہتی رہی اور ہر
پچھلا زمانہ اگلے زمانہ سے بدتر نظر آیا حضرت عیسی علیہ السلام اور مہدی کا زمانہ باحادیث دیگر احادیث
سے مستثنے ہے اللہ تعالی کہین ان دونون صاحبون کو جلدی سی دکہلاوے ایک کو زمین سے نکالے دوسرے
کو اسمان سی لاوے ؎ زمانہ عیسے موعود کا پایا اگر مومن ❊ تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا
حذیفہ کہتے ہین خدا کی قسم مین نہین جانتا کہ میرے یار بہول گئے یا انہون نے خو بہلا دیا نہ چہوڑا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی شخص فتنہ برپا کرنے والا قیامت تک کا جسکی ہمراہیون کی گنتی
تین سو نفر یا زیادہ تک پہنچے لکن اسکا اور اسکے باپ اور قوم کا نام لیکر ہم کو بتا دیا رواہ ابوداود
اور ثوبان کی حدیث مین آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجہ کو اپنی امت پر اگر ڈر ہے تو
گمراہ کرنے والے اماموں کا ڈر ہے یعنی نہ اور کسیکا اور جب کہی جاوے گی تلوار میری امت مین تو
پہر نہ اٹہائی جاویگی قیامت کے دن تک رواہ ابوداود والترمذی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مسلمان مین
ایسے امام ہی پیدا ہونگے جو لوگون کو گمراہ کرینگے جیسے وہ لوگ کہ فتنون مین مثلاً حکم جہاد کا دیکر غریب
جاہلون کو دین دنیا دونون سے کہو دیتے ہین حالانکہ خوب جانتے ہین کہ یہ سورش وبلوے وفساد جو
خلق مین جابجا ہاتہ سے او باش بدمعاش لوگون کے ہوتا ہے شرعاً فتنہ ہے نہ جہاد اس سے تو جہانتک
ہوسکے خود بچے دوسرونکو بچاوے نہ یہ کہ فضائل جہاد سنا کر اوس مین خود پہسے یا دوسرون کو پہسائے
یہ ذکر تو انکا ہے جو امام ہون اور جو امام نہین ہین اور نہ کسی طرح کا علم وفضل رکہتے ہین دو چار کتابین
اردو فارسی کی پڑہ کر مولوی بلا بن بیٹہے ہین اور اسلام کے بگاڑنے کے لیے طرح طرح کی تدابیر مخفی
وظاہر کرتے ہین وہ درحقیقت دجال کذاب وصناع ہین اونکا حال قال دوسری حدیثون مین آیا ہے
اور یہ فرمایا ہے کہ قریب تیس نفر کے اس امت مین دجال پیدا ہونگے یعنے تا آخر دہر چنانچہ کسیقدر ان
مین سی دنیا مین ہوگئے اور باقی ہوتے رہتے ہین اسوقت مین بہی دو ایک آدمی اصلاح کے سنے دیکہے
گئے خدا ہر فتنہ وبلا سے بچاوے ؎ جابر نہین ہوتے ہین جنہین دستی ہین کالے ❊ اللہ کہین بچہ میرے

زنفون سنگے بدلے ٭ دوسری بات اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ اس امت مین قتل ہوتا رہیگا چنانچہ کتب
تواریخ ان واقعات کی شاہد ہین کہ ہر زمانہ مین بدولت سلاطین اسلام وغیرہ ہزارہا مسلمین بھی ہمیشہ
تہ تیغ ہوا کیے اور آپس مین ملوک اسلام کے بغرض ملک گیری بے فائدہ کشت و خون ہوا کیا اور
اب دوسری اقوام کے ہاتھہ سے ہوتا ہے اور قیامت تک ہوتا رہیگا جس نے ان واقعات کو فتنہ سمجھ کر
پناہ پکڑی وہ اچھا رہا اور جو کوئی شامل ہوا وہ ستیاناس ہوگیا عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا کہو تو کیا حال ہوگا تیرا جب بچا رہیگا تو اندر ناکارہ لوگون
کے جیسے بھوسی جو چاول کی قول و قرار و امانتین انکی بگڑ جاوینگی اور آپس مین مختلف ہوجاوینگی
اسطرح جیسے پھر اپنی انگلیان درمیان انگلیون کے کرکے بتا اختلاف کا بتایا مینے کہا مجھ کو کیا حکم
ہوتا ہے فرمایا تجھ کو لازم ہے کہ حقیقت کو جسے تو جانتا پہچانتا ہے پکڑ اور جسے نہین پہچانتا اسکو
چھوڑ اور خاص اپنی جان کی خبر لے اور عوام سے الگ رہ اور ایک روایت مین یون ہے اپنے گھر مین
بیٹھہ رہ اور اپنی زبان کو روک اور معروف کو پکڑ اور منکر کو چھوڑ اور اپنی جان کی خاص درستی کر
اور عام لوگون کے کام سے کچھ واسطہ نہ رکھہ رواہ الترمذی وصححہ اور ابو موسی رضہ نے کہا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے آنے سے پہلے فتنے ہونگے جیسے ٹکڑے اندھیری رات
کے صبح کرے گا آدمی اس مین مومن رہکر اور شام کرے گا کافر ہوکر اور شام کریگا حالت ایمان
مین اور صبح کو کافر ہوجاویگا قاعد اس مین بہتر ہے قائم سے اور ماشی بہتر ہے ساعی سے توڑ
ڈالو تم ان فتنون مین اپنی کمانون کو اور کاٹ ڈالو تم چلے ان کمانون کے اور مارو اپنی تلوارون
کو پتھر پے یعنے انکی باڑہ سوڑ دو پس اگر آوے کوئی کسی پر مارنیکو تو چاہیے کہ ہوجاوے مثل
بہترین دو پسر آدم علیہ السلام کے رواہ ابوداؤد اور دوسری روایت مین اسطرح پر آیا ہے کہ
صحابہ نے کہا ہمکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا تم گھر کے پرانے ٹاٹ مین جاؤ یعنے گھر سے باہر نہ نکلو
جسطرح پرانا ٹاٹ عمدہ فرش کے نیچے سے نہین اوٹھایا جاتا اور ایک روایت مین یون ہے
کہ گھرون کے اندر بیٹھہ رہو یعنے باہر نہ نکلو کہ فتنے مین گرفتار ہوجاؤ مراد پسران آدم علیہ السلام
سے اس جگہہ ہابیل قابیل ہین۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا وہ مظلوم مارے گئے یعنی اسطرح
تم بھی فتنے مین مظلوم ہوجاؤ تو ہوجاؤ بلا سے لکن ظالم نہ بنو تم کسی کو نہ مارو بلکہ اپنے ہتیار توڑ ڈالو انکی
باڑہ بگاڑ دو تم کو اگر کوئی آکر مار جاوے صبر کرو مرجاؤ ابو ہریرہ رضہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قریب ہے کہ ہوگا ایک فتنہ بہرا گونگا۔ اندھا جس نے اسکو جہانکا اوسنے اوسکو تاکا اور ازکرنا زبان

Marfat.com

کا اس مین ایسا ہی جیسا تلوار کا مارنا رواہ ابوداؤد یعنے گناہ اور وبال زبانی شرکت کا اس فتنے مین برابر گناہ
تیغ زنی کے ہے مطلب یہ ہے کہ زبان سی بہی فتنے مین شریک ہو دل اور ہاتھہ کا تو کیا ذکر ہے زبان سے
شامل ہونا اسیطرح پر ہوتا ہے کہ اسکا چرچا کرے اس مین اپنی راے ظاہر کرے اسکی اشاعت و حکایت
دوسرے کے سامنے کرے اسکا ذکر سنے اسکی تحقیق کے درپے ہو لکن کان سے اوسکی خبر سننے کا اسلیئے
کا ڈر ہے بچے مضائقہ نہین مقداد بن اسودؓ کہتے ہین مینے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ فرماتے
تہے نیک بخت وہ ہے جو الگ کیا گیا فتنون سے یہ کلمہ تین بار فرمایا اور جو پہنس گیا فتنے مین اور صبر کیا
پس افسوس ہے اسکے حال پر یعنے اسلیئے کہ فتنے سے دور نہ ہوا اور الگ نہ رہا رواہ ابوداؤد ابی ہریرہؓ
کی حدیث طویل مین آیا ہے قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ پیدا ہونگے دجال کذاب قریب تیس نفر کے
انکو گمان ہوگا کہ وہ پیغمبر ہین سنا گیا اسوقت مین بعض لوگون نے دعوی پیغمبری کا بہی کیا ہے اس
اعلم حذیفہ کی حدیث مین ہے مرفوعا کہ جو فتنہ آدمی کا اسکے اہل و مال و نفس و ولد و ہمسایہ مین ہوتا ہے
روزہ نماز صدقہ امر معروف نہی عن المنکر سے اسکا کفارہ ہو جاتا ہے متفق علیہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو
فتنہ انکے سوا ہے جو دریا کیطرح موج مارتا ہے اسکا کفارہ نہین اُس مین پہنسا دین دنیا کی تباہی بربادی
ہے اور جابر بن سمرہؓ کی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت سی پہلی کذاب
یعنے بڑے جہوٹے لوگ ہونگے انسے بچو رواہ مسلم ابو ہریرہؓ کہتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا قسم اسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے نہین جاویگی دنیا یعنے فنا نہ ہوگی یہانتک کہ گذریگا
آدمی قبر پر اور لوٹے گا اسپر اور کہیگا ہائے مین ہوتا اس قبر والے کی جگہہ اور نہین ہے یہ اسکی عادت
اسکا دین بلکہ بسبب بلا و مصیبت کی ایسی آرزو کریگا رواہ مسلم انس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہانتک کہ زمانہ قریب ہو سال مانند مہینے کے اور مہینا جیسے
جمعہ اور جمعہ جیسے ایک دن اور ایک دن جیسے ایک ساعت اور ایک ساعت جیسے ایک شعلہ آگ کا اٹہنا
رواہ الترمذی یعنے برکت زمانے کی کم ہو جاویگی اور فائدہ اسکا جاتا رہیگا اس تحذیر کا مصداق بہی اسوقت
بخوبی پایا جاتا ہے اور پچہلی امت اسلام کے حق مین یہ فرمایا ہے کہ بہت سخت زیادہ مجہہ سی محبت رکہنے
مین وہ لوگ ہین جو بعد میرے آوینگے ایک اُن مین کا چاہے گا کہ دیکہے مجہہ کو اپنا اہل و مال صدقے کرکے رواہ
مسلم عن ابی ہریرہؓ مرفوعا اور معاویہ کی حدیث مین ہے مرفوعا ہمیشہ میری امت مین سے ایک گروہ قائم رہیگا
خدا کے حکم پر نقصان نہ پہونچا دیگا اوسکو جو اسکو چہوڑ دیگا اور اسکی مدد نہ کریگا اور اس سے خلاف کریگا
یہانتک کہ آوے حکم خدا کا یعنے قیامت قائم ہو متفق علیہ اور انسؓ نے کہا رسول خدا نے فرمایا کہا وقت

Marfat.com

میری امت کی ایسی ہے جیسے مینہ معلوم نہیں پہلا پانی بہتر ہے یا پچھلا رواہ الترمذی علی بن حسین علیہ السلام کی روایت مین مرفوعاً آیا ہے کیسے تباہ ہوسکتی ہے وہ امت جسکے اول مین تو مَین ہون اور بیچ مین مہدی اور آخر مین مسیح علیہ السلام لکن اس درمیان مین ایک گروہ ہوگا کجرو کہ نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ مین ان مین سے ہون رواہ رزین اور فرمایا بہت پسند خلق مین مجھکو از روی ایمان کے وہ قوم ہے جو بعد میری ہوگی پاوینگی صحیفے المنین کتاب بھی ایمان لائینگی اسپر جو اُسمین لکھا ہے یعنی قرآن و حدیث کو مصحف مین پاکر غائبانہ عمل کرینگے اس حدیث مین فضیلت ہی ایمان بالغیب کی رواہ البیہقی نے دلائل النبوۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ اور نیز بیہقی نے کتاب مذکور مین عبد الرحمٰن بن العلاء الحضرمی سے روایت کیا ہے مرفوعاً قریب ہے کہ ہوگی آخر اس امت مین ایک قوم اونکو اجر ملیگا مثل اول امت کی وہ لوگ حکم کرینگے اچھے کامون کا منع کرینگے بری کامون سے لڑینگے فتنہ کرنیوالون سی یعنے باغی خارجی رفضی بدعتی وغیرہم سے یہ لڑائی شامل ہے ہاتھ سے اور زبان سی لڑنیکو جو ہوسکے اور قرہ بن ایاس کی حدیث مین یون آیا ہے کہ جب تباہ ہوونگے اہل شام تو پھر نہیں بھلائی تم مین اور ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت سی مدد کیا گیا ضرر نہ پہونچا دیگا انکو جو انکی مدد نہ کریگا یہانتک کہ قیامت آوی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح ابن المدینی جو شیخ ہین بخاری صاحب صحیح کے اونھون نے کہا کہ مراد اس گروہ سی اہل حدیث ہین یعنے اہل سنت وجماعت جو ہمیشہ ہر طرحکے فساد کو دنیا سے دور کرنے رہتی ہین اور جنہون نے ان احادیث حکم فتنہ کو اپنی کتابون مین روایت کیا ہے ابن عباس نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے معاف کیا بھول چوک کو میری امت سی اور اس کام کو جو زبردستی اوس سے کرایا گیا رواہ ابن ماجہ والبیہقی اس جگہہ مین یہ دعا کرتا ہون کہ اے اللہ حسب خطا و نسیان اور مکرہ ہونا اس امت کا تو نے معاف کیا تو جو کچھ بھول چوک اِستکراہ مجھ سے ہوا ہو اس کتاب مین یا دوسری کتاب مین قولاً اور جو کچھ خطا و نسیان و اکراہ عمل مین آیا ہو مجھ سے فعلاً تمام عمر مین روز تکلیف سی آجتک وہ سب تو اپنے فضل و کرم و عموم رحم سے معاف فرما اور مجھ کو میرے قصور و نیز نہ پکڑ اور خاتمہ میرا دنیا سے کلمہ شہادت پر باخلاص دل و زبان فرما

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب نایاب ترجمان وہابیہ تصنیف والاجاہ سید محمد صدیق حسن خان صاحب مرحوم مغفور بفرمایش خیرخواہ خلق اللہ عائذ باللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ در ماہ جمادی الآخر ۱۳۱۲ھ باتمام رسید او رمعاہدہ علماء حنفیہ و اہلحدیث شامل کردہ شد

بقلم حاکم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقل معاہدہ علمای اہلحدیث وفقہ مدخولہ عدالت کمشنری دہلی

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد چونکہ دہلی ودیگر امصار مین اکثر نافہم لوگون نے مسائل فرعیہ مین تنازعات بیجا برپا کرکے طرح طرح کے اشتہار ورسائل مشتہر کیے ہین بارہا وہ اشتہار ورسائل ہماری نظر سے گذری۔ ہرچند بطور خود اسکا انتظام وامتناع چاہا مگر نادان لوگ باز نہ آئے۔ اور خفیف امور پر نوبت بعدالت پہونچائی۔ ہر ایک فریق اپنے مخالف فریق کو گمراہ اور خارج از اہل سنت والجماعت تقریراً وتحریراً کہنے لگا۔ اور باہم فساد اور عناد بڑہتا گیا۔ اور یہان کے فساد سے اور بلاد وقصبات مین بھی نزاع ونکرار بین المسلمین واقع ہوئی اور نوبت بفوجداری پہونچی۔ حالانکہ یہ اختلاف سلف صالح سے چلا آیا ہے اور صحابہ کرام اور مجتہدین عظام مین فروعی مسائل مین اختلاف رہا ہے لیکن باوجود اختلاف کے ان حضرات مین بغض وعناد وفساد نہ تہا ایکدوسرے کو خارج از اہل سنت والجماعت نہ سمجھتا تہا اور آپس مین محبت واتحاد ..... اور آجکل لوگ انہین فروعی مسائل کے اختلاف کے سبب نااتفاقی حرکتون مین مبتلا ہو رہے ہین۔ کیونکہ ضد۔ اور کینہ۔ اور غیبت۔ اور عداوت۔ اور فساد بالاتفاق حرام ہے۔ جن مسائل مختلف فیہ مین اختلاف ہے وہ یہ ہین۔ نجاست آب۔ آمین بالجہر فی الصلوٰۃ۔ رفع الیدین فی الصلوٰۃ رفع سبابہ۔ ودیگر مسائل اختلافیہ۔ بعض نے انکو حرام سمجہا۔ اور بعض نے مثل ہو کردہ۔ غرضکہ جادہ اعتدال سے گذر گئے ایک فریق دوسرے فریق کے افعال نماز مین طعن وتوہین سے پیش نہ آوے اور نماز ایک فریق کی دوسرے کے پیچھے بشرط رعایت علم مفسدات جائز ہے۔ پس جو شخص کرے اسکو منع نہ کیا جاوے اور اسکے پیچھے بلاشبہ نماز پڑہنی چاہیے اور جو نہ کرے اسپر اعتراض نہ ہو اور فاعل افعال مذکورہ اسکے پیچھے نماز پڑہے۔ اور آپس مین محبت اور اتحاد رکہین۔ کوئی کسیکو برا اور بدمذہب نہ جانے۔ مساجد مین کسی فریق کا کوئی فریق فریقین سے مانع ومزاحم نہ ہو۔ جیسا کہ طریقہ سلف کا تہا اور عمل درآمد متقدمین کا رہا ہے عامل بالحدیث اپنے طور پر عمل کرے اور عامل بالفقہ اپنے طور پر۔ ہر ایک مسجد مین ہر ایک اپنی عمل بجالانیکا مجاز ومختار ہے پس ہم سب اصحاب کو اشتہار دیتے ہین کہ ہر واعظ اپنے وعظ مین دلائل تکراری ومسائل اجتہادی وغیرہ بیان نہ فرماوین۔ البتہ وقت تدریس حدیث شریف کے اسکے دلائل۔ اور کتب فقہ کی تدریس کیوقت اسکے دلائل بیان کیے جاوین اور طعن وتشنیع نہ کیا جاوے علی ہذا القیاس ہر موقع تحریر پر سوائے دلائل کتب کوئی بات خلاف تہذیب نہ لکہی جاوے۔ اور اب جو شخص کوئی اشتہار یا کتاب ایسے مضمون کا شائع کرے جس مین مذاہب ائمہ اربعہ یا محدثین علیہم الرضوان کی توہین شرعی ہو اسکی تدارک کے

Marfat.com

حکام والاشان سے استدعا کیجاوے ۔ غرضکہ جو آفات واختلاف واشتہارات ورسائل اور تکرار اماست اقتدا سے ہو رہے ہین انکا انسداد بخوبی ہونا چاہیے کہ آئندہ ایسے تنازعات پیدا نہوں ۔ اور مسلمانوں کی قلب سے کینہ وعداوت بالکل جاتا رہے اور جس شخص کو کسی مسئلہ کا دریافت کرنا منظور ہو اسکو اختیار ہے کہ خلاف وقت وعظ جس مولوی صاحب سے اسکو عقیدت ہو دریافت کرے ۔ اور یہ بھی اختیار ہے کہ کسی دوسرے مولوی سے بھی دریافت کرے لیکن منازعت وتکرار نکرے فقط تحریر بتاریخ بست وششم ذیقعدہ روز جمعہ سنہ ۱۲۹۸ھ

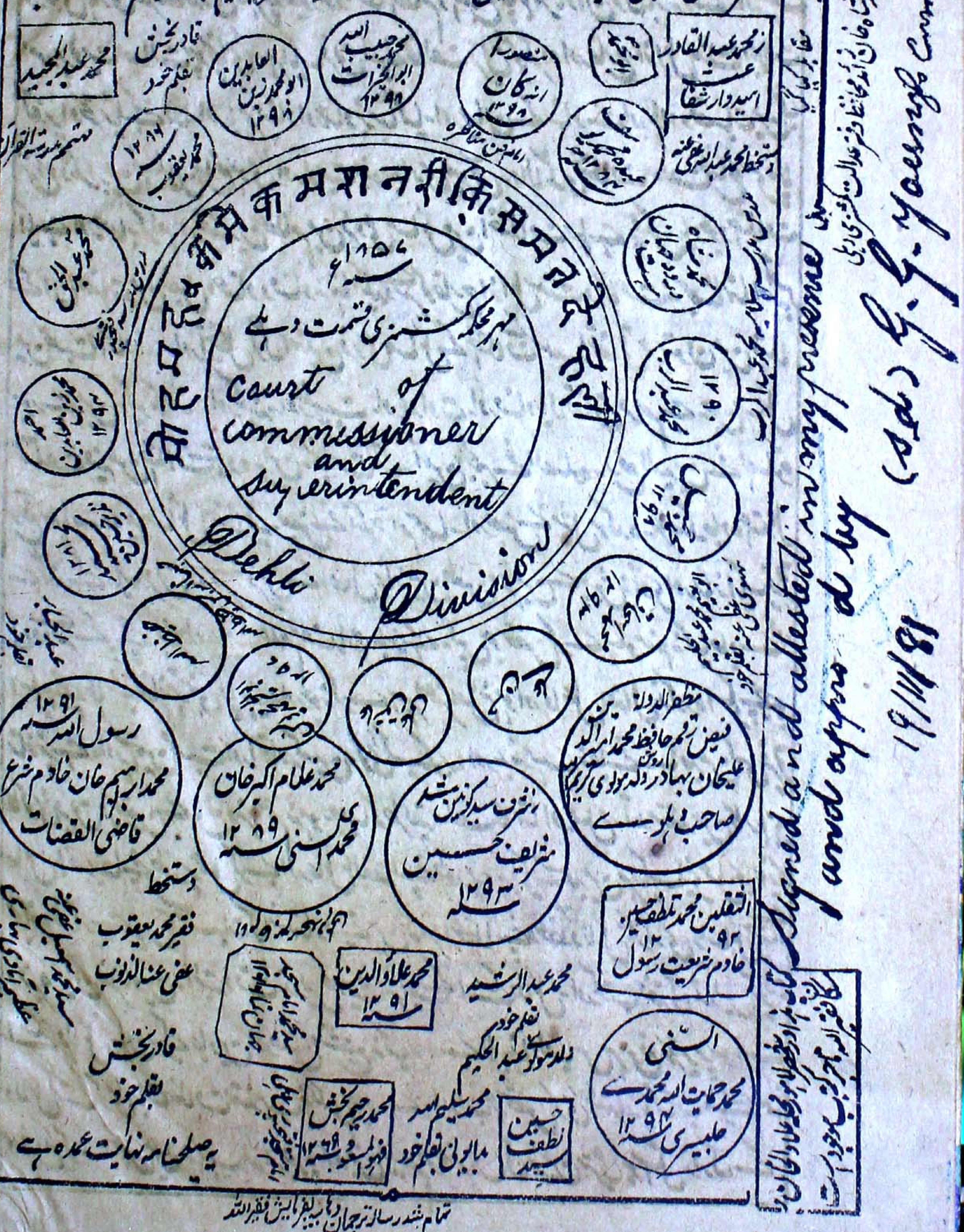

تمام شد رسالہ ترجمان وہابیہ بفرمایش فقیر الله

حکام والاشان کی استدعا کیجاوے۔ غرضکہ جو آفات وافساد اشتہارات ورسائل اور تکرار امامت اقتدا
سے ہو رہے ہین انکا انسداد بخوبی ہونا چاہیے کہ آیندہ ایسے تنازعات پیدا نہوں۔ اور مسلمانون کی قلب
سے کینہ وعداوت بالکل جاتا رہے اور جس شخص کو کسی مسئلہ کا دریافت کرنا منظور ہو اسکو اختیار ہے
کہ خلاف وقت وعظ جس مولوی صاحب سے اسکو عقیدت ہو دریافت کرے۔ اور یہ بھی اختیار ہے کہ کسی
دوسرے مولوی سے بھی دریافت کرے لیکن منازعت وتکرار نکرے فقط تحریر بتاریخ بست وششم ذیقعدہ روز جمعہ ۱۲۹۸ھ

Signed and attested in my presence and approved by (Sd) F. G. Yeoung Comm
19/11/81

تمام شد رسالہ ترجمان وہابیہ ... فقیر اللہ

Marfat.com

137.ن.ح
1783

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

ترجمانِ وہابیہ

تصنیف نواب والاجاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

مع معاہدۂ اہلحدیث وحنفیہ مسمّٰی بہ

معاہدۂ اتفاقیہ

بفرمائش خادم اہل اللہ فقیر اللہ غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

سنہ ۱۳۱۲ ھجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید

Marfat.com